

برقِ احمادی

حضرت علامہ
مولانا محمد حسن علی رضوی مدظلہ العالی

فتنہ شیطانی

فتنہ شیطانی

فتنہ شیطانی

البرہان سلی کتبہ

Click For More Books

یا اللہ جلّ جلالہ ۴۸۹
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تیرے اعداء میں رخصت کوئی بھی منصور نہیں
بے حیا کرستے ہیں کیوں شور بیا تیرے بعد

نام نہاد مناظر اسلام طال یوسف رحمانی کے ایسی افتراءات
و شیطانی خرافات کا مدلل و مسکت جواب

برق آسمانی فتنہ شیطانی

اہل علم و انصاف کی خدمت میں ایک اہم پیشکش اور دعوت غور و فکر

فاتح نجدیت مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی
رضا قاطع دیوبندیت

الرحمان سیدکبیر شاہ
marfat.com

Click For More Books

بسم اللہ الرحمن الرحیم	
الصلوة والسلام علیک یا رحمۃ للعالمین	
وعلی آتک واصحابک یا سید المرسلین	
برق آسمانی برفتنہ شیطانی	نام کتاب
علمبردارِ مسلکِ اعلیٰ حضرت - ضیغم اہلسنت علامہ	مصنف
مولانا محمد حسن علی رضوی مدظلہ العالی	
۲۰۸ صفحات	ضخامت
مکتبہ فریدیہ، جناح روڈ، ساہیوال	ناشر (طبع اول)
۲۵ صفر المظفر ۱۴۲۳ ہجری قمری / اپریل ۲۰۰۳ء	اشاعت حاضرہ
البرہان پبلیکیشنز، لاہور	ناشر
محمد سلیم جلالی قادری	زیر اہتمام
	۴۱

﴿ملنے کا پتہ﴾

- ☆ ناظم اعلیٰ بزمِ رضویہ، ۱۴/۳ ادا تا نگر بادامی باغ، لاہور
- ☆ مکتبہ اعلیٰ حضرت، گنج بخش روڈ، لاہور ☆ سنی کتب خانہ، گنج بخش روڈ، لاہور
- ☆ شبیر برادرز، اردو بازار، لاہور ☆ ضیاء القرآن پبلیکیشنز گنج بخش روڈ، لاہور
- ☆ مکتبہ رضویہ، آرام باغ روڈ، کراچی ☆ مکتبہ انوارِ رضا، مقام رضا، مدینہ ٹاؤن میلسی
- ☆ مکتبہ اہل سنت (انجمن انوار القادریہ) براٹ کارنر دوکان نمبر ۹ سبزی منڈی، کراچی
- ☆ الجامعہ نقشبندیہ بستان العلوم، کڈھالہ (مجاہد آباد)، ضلع بھمبر، آزاد کشمیر براستہ گجرات
- ☆ رضا اکیڈمی ۲۶/ کامبیکرا سٹریٹ، ممبئی نمبر ۳

marfat.com

Click For More Books

فہرست

صفحہ نمبر	نام عنوان	صفحہ نمبر	نام عنوان
۳۰	قطر استدلال	۹	عرض ناشر
۳۱	فضل اعتراض	۹	انتساب
۳۲	مرکز جہالت	۱۰	سببہ تالیف
۳۳	تضاد بیانی	۱۱	ارتقاء لیش تضادات
۳۴	کذب و افترا کی انتہا	۱۲	دجل کس کا
۳۵	عاجی امداد اللہ پر افتراء	۱۳	محمد پر مقدمہ چسپاؤ
۳۶	نفسہ	۱۴	شیطان لذت
۳۷	نفسہ	۱۵	تکلیفی افشاء
۳۸	نفسہ	۱۶	غلام خاں کا قہر
۳۹	نفسہ	۱۷	کاغذی کون ؟
۴۰	سوال	۱۸	الزام یا عقیدت
۴۱	سیاں شیر محمد علیہ الرحمۃ پر افتراء	۱۹	انگریزی و طیف
۴۲	گھر کی خبر نہیں	۲۰	آئینہ اخلاق
۴۳	بانی اسلام کا ثانی ؟	۲۱	کاغذی سس کی سند
۴۴	رب العینین	۲۲	عقائد البرکات پر افتراء
۴۵	عیسے دیوسف علیہما السلام	۲۳	عقائد حسنت علی علیہ الرحمۃ
۴۶	سید احمد ساکن راستے بریلی	۲۴	حسین احمد کاغذی کا فتویٰ
۴۷	پاک سنی تنظیم کے صدر	۲۵	سوال
۴۸	تھانوی صاحب کے پاؤں کا فساد	۲۶	فتویٰ پر فتویٰ
۴۹	دیوبندیوں کی نجات انگریزوں کا سبب ہے	۲۷	تجلی کا تبصرہ
۵۰	خط ذخیرہ آخرت	۲۸	سرستید پر فتویٰ
۵۱	خواجہ غلام بخش کے مرید کا عقیدہ	۲۹	انگریزوں کو تعویذ
۵۲	مولوی محمد یار کا عقیدہ	۳۰	نصاری کی طرف داری
۵۳	اپنے منہ پر اپنا طالع	۳۱	معلوم ہوا
۵۴	نفسہ	۳۲	اعظمت کے فتویٰ کا سیاسی پہلو
۵۵	تضاد ثابت نہیں ہوا	۳۳	ماہنامہ فاران کراچی
۵۶	تضاد یہ بھی ہے	۳۴	غفر حسن ایم اے
۵۷	بانی مجدد دیوبند اور مسئلہ حاضر ناظر	۳۵	بے بسی کا اعتراف
۵۸	ارواح شمشاد کی روایت	۳۶	مرفوع القلم
۵۹		۳۷	فرط محبت

صفحہ نمبر	نام عنوان	صفحہ نمبر	نام عنوان
۸۶	فاطمہ جناح کا نماز جنازہ	۶۳	نبی کریم کی امامت کا افتراء
۸۷	مولانا عبدالحمید بدایونی علیہ الرحمہ کا مکتوب	۶۴	بے ادبی و گستاخی یہ ہے
۸۸	کلمۃ عظمیٰ کا فہرست	۶۵	گستاخانہ خرابوں کی فہرست
۸۹	دوبیت کا اعتراف نمبر	۶۶	معاذ اللہ حضور علیہ السلام مقتدی
۹۰	تھانوی صاحب کا فتویٰ	۶۷	تخت پر وعظ اور امام الانبیاء علیہ السلام نیچے
۹۱	خیر المدارس کا فتویٰ	۶۸	معاذ اللہ قرآن پر پیشاب
۹۲	اسپینے اکابر کی خبر لو	۶۹	خاندان کعبہ کی چھت پر
۹۳	علماء بریل کی اقتدا میں نماز کا حکم	۷۰	اللہ تعالیٰ کی گود میں ؟
۹۴	تھانوی کا فتویٰ	۷۱	حضور علیہ السلام نے اردو زبان دیوبند سے سیکھی
۹۵	محمد احسن نانوتوی کا فتویٰ	۷۲	مدرسہ دیوبند اور بہشت کے چھپرے
۹۶	بانی دیوبند محمد قاسم کا فتویٰ	۷۳	معاذ اللہ تھانوی کی مریدنی سے حضور علیہ السلام
۹۷	مفتیان خیر المدارس کا فتویٰ	۷۴	کا بغل گیر ہونا۔
۹۸	علمائے دیوبند محدث اعظم پاکستان کی نماز جنازہ میں	۷۵	سیدہ فاطمہ نے سینے سے چٹایا
۹۹	مولوی حسین احمد کا طمانچہ	۷۶	سیدہ عائشہ صدیقہ کی شان میں مہرمانہ بکواس
۱۰۰	ناموں پر فتویٰ کا فراڈ	۷۷	صفین بچانا اور تھانوی کی اقتدا میں تراویح پڑھنا
۱۰۱	دیوبندی حکیم الامت کا فتویٰ	۷۸	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کھانا پکوانا
۱۰۲	علامہ ابن نجیم اور علامہ خوارزمی کا فتویٰ	۷۹	حضور علیہ السلام گرنے سے بچا لیا
۱۰۳	رشتہ احمد گنگوہی کا عقیدہ	۸۰	حضور علیہ السلام پیچھے پیچھے
۱۰۴	دیوبندی دجل نمبر	۸۱	حضور علیہ السلام مقتدی اور مرید کے پیچھے
۱۰۵	دوسرا دیوبندی دجل	۸۲	تھانوی کلمہ اور تھانوی درود
۱۰۶	دیوبندی تاویل	۸۳	مسند حاضر ناظر پر عبارت کے ٹکڑے
۱۰۷	جواب	۸۴	حضرت سلطان مامون علیہ الرحمہ کے نام پر فراڈ
۱۰۸	تضاد بیانی	۸۵	کرکشن و کنیا
۱۰۹	تیسرا دجل	۸۶	ابیس مشرق سے مغرب ایک لحظہ میں
۱۱۰	جواب	۸۷	دیوبندی دہائی ہیں
۱۱۱	یوسف رحمانی کی امام اعظم سے ہیزاری	۸۸	”قاضی احسان احمد کا نماز جنازہ“
۱۱۲	چوتھا دیوبندی دجل	۸۹	کاغذی صاحب کا مکتوب
۱۱۳	دیوبندی تاویل	۹۰	ایوب خاں کی والدہ کی نماز جنازہ
۱۱۴	جواب	۹۱	صاحبزادہ فیض الحسن صاحب کا مکتوب
۱۱۵	مفتی دیوبند کا فتویٰ	۹۲	اعتشام الحق تھانوی کا کردار
۱۱۶	پانچواں دیوبندی دجل	۹۳	جناب کوثر نیازی کی شہادت
۱۱۷	مولوی گنگارام کی تاویل	۹۴	دوسری شہادت

صفحہ نمبر	نام عنوان	صفحہ نمبر	نام عنوان
۱۴۸	سرسید کے متعلق فتویٰ	۱۱۴	جواب
"	حقہ کے متعلق فتویٰ	۱۱۹	وما غ میں دیوبند
۱۴۹	عزیز کوہین سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	۱۱۹	بے وضو نماز
۱۵۲	دیوبندیوں کی لڑکی شیعہ کے نکاح میں	"	شراب اور نماز
۱۵۳	تغزیہ بنانے کی اجازت	"	روزہ قززد
"	نماز جنازہ	۱۲۰	حرام مال کی دعوت
۱۵۴	مولوی دستید احمد گنگوہی	"	رہی کی کمانی اور حرام شہائی
"	حضرت ابو الحسن خرقانی سے تسخر	۱۲۱	حرام و حلال کیلئے پھرتے ہو
۱۵۶	دو حسد کا تصور	۱۲۲	بغیت انقلاب کے اشعار
۱۵۷	حضرت فیض بن حیاض اور امام جعفر پرافتخار	۱۲۳	ہندوؤں کے اوتار نبی ولی
۱۵۸	امام شعرانی اور سیدی علی خواص کا رد	"	علامہ الحسنات قادری پر فتویٰ
۱۵۹	گندہ ذہنی	۱۲۶	مولانا غلام جہانیاں کی بیعت
۱۶۱	ولی بندی حکیم الامت کا چورن	"	جسم جسم میں سہاگیا
۱۶۲	بائی دیوبند کا چورن	"	مردودی پر فتویٰ کی بحث
	سیدی عبدالوہاب و سیدی کبیر احمد بدوی	۱۲۸	عید میلاد پر فتویٰ کی بحث
۱۶۳	کی شان میں دریدہ دہنی	۱۲۹	عید میلاد اور اکابر دیوبند
۱۶۴	فوت زمان سیدی عبدالعزیز و باغ پر بن طین	"	بائی در دیوبند و حکیم الامت دیوبند
۱۶۹	حیات نبوی کا انکار اور امام زرقانی سے تصادم	۱۳۰	حاجی امداد اللہ
۱۷۱	حکیم الامت کا چورن	"	تھانوی کا کاروباری عقیدہ
۱۷۲	قرآن مجید کی توہین	۱۳۱	گنگوہی کی ڈانٹ ڈپٹ اور تھانوی کا
"	الزام میں جیتے تھے قصور اپنا نکل آیا		بہ فریب جواب
۱۷۳	معراج شریف مع تعلیم کی بحث	۱۳۲	مسجد مدینہ دیوبند میں میلاد
۱۷۴	آخری گفارشش کا پوسٹ مارٹم	"	تمغہ القلندرین کے نام پر دھوکہ
۱۷۶	انگریز کی معنوی اولاد	۱۳۶	رضا خانی گھر شریف کا افتراء
۱۷۸	اکابر دیوبند	۱۳۷	حقیقت حال کی وضاحت
۱۸۰	چیلنج	۱۳۸	گھر کی شہادت
"	استادوں کی تقریظ	۱۳۹	سرفراز گھر دوی کی شہادت
۱۸۱	جھوٹا شاگرد جھوٹا استاذ	۱۴۰	رضا خانی درود شریف
۱۸۳	مولانا غلام خاں صاحب کا فتویٰ	۱۴۱	آخری وصیت
۱۸۴	الوداعی معروضات	۱۴۲	اپنے کذاب ہونے کا اقرار
۱۸۷	مصنف سیف رحمانی "اپنے برادر بزرگوار کی نظر میں	۱۴۶	حضرت حسین بن منصور پرافتخار
		۱۴۷	اپنے گھر کا نفر

عرضِ ناشر

ہرگز نہیں دانت کہ دشمن زندہ شد بعشق

ثبت است بر جریدہ عالم دوام است

اس وقت عالم اسلام کو ایک مکمل اتحاد اور پاکستان کو بالخصوص قومی یکجہتی کی شدید ضرورت
واشد حاجت ہے اس لئے کہ عدم اتحاد کے باعث عالم اسلام کو متعدد سنگین مسائل و مشکلات کا
سامنا ہے اور یہود و ہنود برسرِ پیکار ہیں۔ مسئلہ فلسطین و کشمیر وغیرہ ہر دردمند باغیرت مسلمان
کے لئے ایک چیلنج ہے ایسے نازک دور میں چاہیے تو یہ تھا اسلام کے پیروکار اور مسلمانی کے
دعویٰ دار اپنی جملہ مساعی عالم اسلام کے اتحاد کے لئے وقف کر دیتے اور ہمارے اربابِ قلم
عالم اسلام کے اتحاد و اپنے مسائل کے حل اور ان کی ضرورت و اہمیت کے موضوع پر لکھتے
اور برادر اسلامی ممالک میں بولی جانے والی زبانوں میں ایک دوسرے کی تصانیف و تالیفات
کے ترجمے ہوتے لیکن گذشتہ چند سالوں سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ برصغیر پاک و ہند میں سرکار
برٹش کے قدیم رفادار علماء کا گروہ متحدہ ہند میں کانگریس کی ذیلی تنظیم جمعیت العلماء ہند کے
قدیم و جدید والبتگان نئے رنگ و روپ میں اختلاف و انتشار کو اپنا شعار بنائے ہوئے
ہیں مغربی و فرنگی تہذیب کا سیلاب تیزی سے نئی نسل کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے لیکن
افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ صدر ولویہند حسین احمد کی معنوی اولاد جنہوں نے کبھی پاکستان
کو دل سے تسلیم نہیں کیا۔ یہاں قرآن و سنت کی بجائے "تقویت الایمان" کے قوانین کے نفاذ
و تبلیغ کے لئے جہد مسلسل کر رہی ہے۔ قومی اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کے لئے بکثرت کتب و
رسائل شائع کئے جا رہے ہیں اور نظریہ پاکستان کے حامل علماء کو بدنام کرنے کے لئے الزامات
کی بوچھاڑ کی جا رہی ہے علماء اہل سنت کی عظیم خدمات تحریک پاکستان کا ایک روشن باب

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہیں برصغیر پاک و ہند میں دو قومی نظریہ کے اولین معماروں (علماء اہل سنت) کے خلاف الزام تراشی پاکستان کے بنیادی نظریہ پر ایک ضرب ہے اس لئے ہم نہ صرف اپنے ملک کے دفاع بلکہ قومی اتحاد اور نظریہ پاکستان کی بنیاد کے تحفظ کے جذبہ سے سرشار ہو کر اس وقت ایک ایسی کتاب کا جواب پیش کر رہے ہیں جس میں نہایت بے ہودگی کے ساتھ اکابر علماء اہل سنت پر جی بھر کر الزام تراشی کی گئی تھی اور ملک کے طول و عرض سے اس پر مغالطہ کتاب کے جواب کے لئے مسلسل اصرار ہو رہا تھا۔

ہم اپنے محترم فاضل مصنف مولانا محمد حسن علی صاحب قادری رضوی بریلوی مدظلہ کے نہایت شکر گزار ہیں جنہوں نے نہایت دیانتداری کے ساتھ حقائق کو منظر عام پر لانے میں ایک ذمہ دار مصنف کا کردار ادا کیا، اور اس کتاب کا تحقیقی تجزیہ کرتے ہوئے مدلل و مسکت جواب دیئے اور اپنا یہ گراں قدر شاہکار مکتبہ فریدیہ سہیل پور کو عنایت فرمایا۔

ہم محدث نعمت کے طور پر یہ بات کہنے میں فخر محسوس کرتے ہیں کہ مولیٰ تعالیٰ نے مولانا موصوف مصنف کتاب ہذا کو رد و ہابیہ دیا بنہ کا جو ملکہ تمام بخشا ہے اور وہابیہ کے نقیب و فرانہ سے جس طرح انہیں آگاہی ہے وہ اعظم حضرت امام اہل سنت مجدد دین و ملت الامام احمد رضا خاں صاحب قبلہ قدس سرہ العزیز اور مصنف کے مرشد برحق شیخ طریقت حضرت شیخ الحدیث مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب قبلہ محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ الزمان کا روحانی فیض اور خاص نگاہ کرم ہے۔

وہابیہ نے مختلف ادوار میں نئے رنگ بدلے اور حسین سے حسین تر سائین بورڈ سہائے اور مخلوق خدا کو گمراہ کرنے کے لئے جلسازیوں کے جال پھیلائے۔ وہابیہ کبھی نجدیت کے روپ میں ظاہر ہوتی، تو کبھی حنفیت کا رنگ اختیار کیا۔ کبھی غیر مقلدیت کا روپ دھار تو کبھی مودودیت کا مکھڑا اپنایا۔ مسلمانان برصغیر کی اجتماعی قوت کو منتشر کرنے اور مسلمانوں کو مکڑیوں میں باٹھنے کے لئے جمعیت العلماء ہند، جمعیت العلماء اسلام۔ اور پھر

جمعیت العلماء اسلام کے مختلف دھڑے جمعیت العلماء اسلام ہزاروی گروپ۔ جمعیت العلماء اسلام تھانوی گروپ۔ جمعیت العلماء اسلام محمود گروپ۔ جمعیت العلماء اسلام حقیقی قاسمی گروپ وغیرہ وغیرہ اور احرار اسلام مجلس تحفظ ختم نبوت تنظیم اہل سنت اور تبلیغی جماعت اس سے علاوہ ہیں۔ ایک اقلیتی فرقہ کی اس قدر جماعتوں کا مقصد اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ جس طرح بھی ہو مسلمانوں کو اپنے سچے دین قدیم مذہب اہل سنت و جماعت کے برگشتہ کر کے ولایت کی طرف مائل کیا جائے اس لئے زہر کو مختلف رنگوں کی مختلف بوتلوں میں مختلف لیبلوں سے پیش کیا گیا۔ ایک ہی فرقہ کی اتنی جماعتوں کا بیک وقت پروان چڑھنا اس بات کی دلیل ہے کہ سرکار برٹش کا ان پر خاص کرم رہا ہے جیسا کہ ان کی کتب سے ظاہر ہے۔

مسلمانانِ پاکستان کی اجتماعی قوت کو منتشر کرنے اور قومی اتحاد میں رخنہ ڈالنے کے لئے مال ہی میں سیف رحمانی کا بم بھی پھینکا گیا۔ اور حیرت ہے کہ ولایت کے پاکستانی مرکز رلہ کی ”ر“ کے رفیق رائے ونڈ میں بظاہر صلح کی تبلیغی دہائیوں نے اپنے عالیہ سالانہ اجتماع کے موقع پر اس کتاب کی اشاعت کا خاطر خواہ انتظام کیا رائے ونڈ میں سالانہ اجتماع کے موقع پر جبکہ اس کی اشاعت کیلئے اشال لگائے اور مبلغین کی جو ٹکڑیاں ملک کے مختلف حصوں میں ولایت کا بیج بونتی پھیر رہی ہیں ان کو بطور خاص ”سیف رحمانی“ دی گئی اسیلئے ہمیں واقف اسرار در موز ولایت کاشف کو الف دیوبندیت مجاہد اہلسنت مولانا محمد حسن علی صاحب رضوی بریلوی مدظلہ کا یہ مدلل مسکت تحقیقی جواب شائع کرنا پڑا اور انشاء اللہ العزیز یہ جواب اس دور میں چھپنے والی بہت سی یوبندی دہائی کتب کو محیط ہوگا۔ مولیٰ تبارک تعالیٰ حق پر استقامت بخشے اور ضد و عناد سے بچائے اور اعداء دین کو شر سے خیر کی طرف لائے قومی اتحاد کا خواب درخشندہ تعبیر ہو۔ آمین

فقیر ابوالعطاء حافظ نعمت علی حسینی میاوی
مکتبہ فریدیہ جناح روڈ ساہیوال

انتساب

دنیاۓ اسلام کے اُس بطل حبیل کے نام

جس نے مسلمانانِ برصغیر کو ایسی ہی توحید کے فرزندوں کے نام نہاد
فتاویٰ کفر و شرک سے نجات دلا کر حقیقی ایمان و اسلام کی حلاوت اور
عشق رسالت سے آشنا کیا۔

جن کی تاریخ ساز و ناقابلِ فراموش عظیم خدمات دینیہ کے باعث
ہزاروں مدارس دینیہ و مشائخِ کرام کے آستانہ جات آباد ہیں جن کو عرب و
عجم میں ضیاء الدین کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور شرق و غرب کے
علماء و مشائخِ امام اہل سنت مجددین و ملتِ اعظم حضرت مولانا شاہِ امام
احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آداب و القاب اور
کیف و سرور سے بھرپور نام گرامی سے یاد کرتے ہیں

جن کی ضرباتِ قاہرہ سے برٹش و کانگریسی علماء و تڑپ اور ہلک
رہے ہیں اور تاقیامِ قیامت سسکتے رہیں گے۔ اور یہ کہنا حق ہے
سے گردنوں پر دشمنانِ دین کی
تیرا خنجر چل گیا احمد رضا

محمد حسن علی رضوی بریلوی خادمِ حنفیہ غوثیہ الزوارِ رضائیسلی

marfat.com

Click For More Books

سبب تالیف

اس دور میں شری پسندی و فتنہ پروری سستی شہرت حاصل کرنے کا ایک اچھا ذریعہ ہے جو بھی
دو ٹکے کاٹاں اپنی دوکان چمکانا چاہتا ہے کوئی شرانگیز و پُرفتن کتا بچہ لکھ مارتا ہے اور پھر نظریہ پاکستان
کے اُن باغی علماء کا تلو کہنا ہی کیا جن کی جڑیں کانگریس کے مرکز اور نظریہ پاکستان کے مخالفین کے گڑھ مدرسہ
دیوبند میں ہیں اور شاخیں پاکستان تک پھیلی ہوئی ہیں۔ یہ اہل پاکستان کی بدقسمتی کہ قائد اعظم کو کافر اعظم
کہنے والے حسین احمد اچودھیا باشی کی معنوی اولاد آج پاکستان میں بے شرمی و ہٹ دھرمی سے اس
کانگریسی ایجنٹ کو شیخ العرب والعجم منوانا چاہتی ہے اور سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ،
جیسے علماء ربانین جو برصغیر میں دو قومی نظریہ کے اولین معمار ہیں اُن کی ذوات قدسیہ پر رکیک و ذلیل حملے
ہوتے ہیں۔ گزشتہ دنوں ”دھماکہ“ ”سیف حقانی“ ”سوانح اعلیٰ حضرت“ ”سیف رحمانی“ جیسی متعدد شرانگیز کتب
اس کانگریسی ٹولہ کی طرف سے شائع ہوئیں۔ تعجب و حیرت ہے کہ حکومت نے بھی ان کانگریسی کٹھ پتلیوں
کے منہ میں لگام نہ دیا۔

اس لئے مجبوراً ہمیں تلم اشکار اس شیطانی فتنہ کی اعتقادی مذہبی و سیاسی بد عملیوں کا ظلم
توڑنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ اہل پاکستان کو ہر فتنہ و شر سے نجات دے اور اندرونی و بیرونی سازشوں سے
مملکت خدا و پاکستان کو دائمی وابدی تحفظ عطا فرمائے۔ آمین۔

محمد حسن علی رضوی بریلوی

مہتمم مدرسہ انوار رضا میلسی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تَحْمَدُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ وَكُلِّ آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

حرفِ اول دیوبندی دہائی جہالت کی ایک نئی رستاویز ”سیفِ رحمانی علیٰ حقِ رضا خانی“ کے نام سے منظرِ عام پر آئی ہے۔ جو کسی مولوی یوسف رحمانی کا جہالتِ افزہ ”تحقیقی شاہکار“ ہے۔ اس کے رد میں ذیل نظر رسالہ تحریر کرنے کی چنداں ضرورت تو نہ تھی لیکن چونکہ ”سیفِ شیطانی“ نام نہاد ”سیفِ رحمانی“ کے آفریں مولوی محمد شریف کشمیری صدر مدرس و شیخ الحدیث مدرسہ خیر المدارس طتان اور مشہور دیوبندی مبلغ و مناظر اور بزمِ خود شیخ القرآن مولوی غلام خاں راولپنڈی کی تقریظ ہے، اور رضا کے مقدم میں جاہل و مجہول مصنف نے اعتراف کیا ہے کہ اس کا یہ کتابچہ اس کے ”استاذِ کرم حضرت مولانا محمد عبدالستار صاحب لاہپوری کی نظرِ شفقت اور حوصلہ انزائی“ سے معرضِ وجود میں آیا ہے ورنہ محمد (یوسف رحمانی) جیسے بغض امتِ انسان کیا کر سکتا تھا۔“

لہذا اس کتابچہ کی تمام تر یا زیادہ تر ذمہ داری مولوی محمد شریف و مولوی غلام خاں اور مولوی عبدالستار صاحب لاہپوری پر پڑتی ہے۔ اسی لئے ہم اس کے جواب کے لئے قلم اٹھا کر دیوبندی جہالت و حماقت اور پیشہ ورازہ خیانت کا راز طشتِ اذہام کر رہے ہیں۔ ورنہ ہم نہیں جانتے مولوی یوسف رحمانی کون ہے اور کیا ہے۔

”سیفِ شیطانی“ کے نام نہاد مصنف نے اپنے آبائی و طیرہ کو اپناتے ہوئے نہ صرف الزام تراشیوں بہتان طرائیوں بے نیکی سب سے ڈھنگی خرافات کا ارتکاب کیا ہے بلکہ شدید ترین لفظی و معنوی تحریف کا ارتکاب بھی کیا ہے۔ حد یہ کہ اردو الفاظ کے استعمال کا شعور اور قیصر بھی اس جاہل مطلق کو نہیں ہے۔

رسالہ ”تکفیری افسانہ“ کے نعرہ حق کی گونج سے دیوبند و نجد لرزہ برانداز ہیں۔ یہ رسالہ ۱۹۶۱ء سے آج تک متعدد بار ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوا۔ ایک ایک شہر میں ہزار ہزار کاپیاں تک گسیں۔ عوام و خواص میں مقبول ہوا۔

الغرض اہلِ نظر و ادب اب بصیرتِ معترف ہیں کہ اس کتابچہ ”اکابر دیوبند کے تکفیری افسانہ“ نے دیوبندیوں کو کہیں راہ فرار نہ چھوڑی۔ اہلِ علم و تجیدہ طبقہ میں یہ رسالہ جس قدر مقبول ہوا۔ اس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے۔ ماہنامہ ”نوری“ کہ ”بریلی شریف و ماہنامہ ”المعترف“ بریلی شریف اور ”سائلک“ راولپنڈی۔ ”رضوان“ و ”سوادِ اعظم“ لاہور جیسے معروف رسائل و جرائد نے اس کے مد قلم مضامین کو قسط وار

marfat.com

Click For More Books

شائع کیا۔ اور متعدد اکابر و اصغر دیوبند کو بذریعہ رجسٹری یہ رسالہ ارسال کیا گیا اور پیہم جواب کا مطالبہ کیا گیا۔ لیکن ۱۹۶۱ء سے آج ۱۹۶۶ء تک یہ رسالہ لا جواب ہے اور انشاء اللہ العزیزہ تا قیام قیامت لا جواب رہے گا۔ کیونکہ

وہ رضا کے نیزہ کی مار ہے کہ عدد کے سینہ میں غار ہے
کیسے چارہ جوئی کا دار ہے یہ وار وار سے پار ہے

یوسف رحمانی کا نام نہاد جواب اس کی نادانی اور بے ایمانی پر دلالت کرتا ہے

۴۸ تضادات

اہل نظر سے یہ حقیقت مخفی نہیں اور جن لوگوں نے تکفیری افسانہ کو ملاحظہ کیا ہے وہ بخوبی جانتے ہیں کہ ۴۸ صفحات کے اس مختصر رسالہ میں تقریباً ۴۸ بند ہیں جن میں دیوبندی وہابی اکابر کی کتب سے بلا تبصرہ و تصرف نہ صرف ۴۸ تضادات بلکہ ۴۸ کفریات ثابت کئے گئے ہیں۔ ہر عقیدہ و فتویٰ کا مستند حوالہ نقل کیا گیا ہے۔ سیف شیطانی اس کا برائے نام بھی جواب نہیں بلکہ تکفیری افسانہ کی حقانیت و صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مولوی یوسف رحمانی نے مصنف و مناظر بننے کے شوق میں اپنی دیوبندیت کی ننھی سی جان پر بھری پھیر دی۔ مولوی یوسف رحمانی کا اپنے رسالہ کو ”تکفیری افسانہ“ کا جواب کہنا اس کی بے شرمی اور ہٹ دھرمی اور اپنی دیوبندی قوم کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے مترادف ہے۔

یوسف رحمانی کی بے بسی و بے کسی تو یہیں سے آشکار ہے کہ اس نے تکفیری افسانہ میں اہل دیوبند کے تقریباً ۴۸ تضادات و کفریات میں سے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر صرف پانچ بندوں کا جواب دینے کی کوشش کی ہے اور صرف ایک بند پر اپنے مخصوص خرافاتی انداز میں جا ملنا تبصرہ کیا ہے۔ اب اور کوئی نہیں خود مصنف ”سیف شیطانی“ کے مؤیدین مولوی محمد شریف کشمیری۔ مولوی غلام خاں۔ مولوی عبدالستار۔ خود بتائیں کہ کیا ص ۶۳ تا ص ۶۷ بعنوان ملا محمد حسن علی الرضوی کا دجل۔ دوسرا دجل۔ تیسرا دجل۔ چوتھا دجل۔ پانچواں دجل لکھ دینے سے تکفیری افسانہ کا جواب ہو گیا اور مچھل کا وہ کانا جو دیوبندیت کے گلے میں پندرہ سولہ سال سے پھنسا ہوا تھا باہر آ گیا؟ مصنف شیطانی کو حق تھا کہ جس طرح ہم نے دیوبندی تضادات سے ان کے کفریات ثابت کئے۔ اسی طرح وہ بھی ہمارے اکابر کے تضادات ثابت کرتا۔ لیکن امانت کا تقاضا یہ تھا کہ پہلے وہ اپنے اکابر پر سے کفر و تضاد کا بوجھ اٹھاتا اور برائے نام پانچ نہیں بلکہ ایک ایک کر کے ہمارے جملہ ۴۸ دلائل کا جواب دیتا۔ بقائمی ہوش دجو اس کو نہ ہے وہ جو سیف رحمانی کو تکفیری افسانہ کا جواب تسلیم کرے گا۔

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

دجل کس کا | پھر اس میں فیر کا کیا تصور ہے جو ہمارے دمر دجل کی سُرخیاں لگا کر اپنی خبیث روح کو تسکین پہنچائے۔ فیر راقم الحروف تو صرف ناقل ہے۔ مہارت کی نقل میں میرا پنا ذاتی کوئی دخل یا تعارف نہیں مگر مصنف سیف شیطانی کو یہ پانچ دجل معلوم ہوئے ہیں تو یہ اس کے اپنے ہی اکابر کے دجل ہیں جنہوں نے ایسی ہیرا پھیری کی ہے۔ کہیں کچھ اور کہیں کچھ لکھ مارا ہے۔ اور جن پانچ بندوں کا نام نہاد جواب دیا گیا وہ ہمیں نہیں اپنے اکابر کو دیا گیا ہمیں نہیں ان کو جھٹلایا گیا ہم تو صرف ناقل ہیں۔ ہمیں کفر اعظم یا ہماری نقل کو دجل کچھ کا سوال تو جب پیدا ہوتا جب ہم نے خود اپنی طرف سے کوئی کفر کا فتویٰ دیا ہوتا۔ مگر وہ دجال اگر کوئی ہے تو اس کے اپنے اکابر ہیں اور ہم تو پہلے لکھ چکے تھے کہ وہ کافر ہوئے جو آپ تو میرا تصور کیا جو کچھ کیا وہ تم نے کیا ہے خطا ہوں میں

اعلیٰ حضرت۔۔۔ سے بغض کیوں؟ | نیز تحفیری افسانہ کا مرتب تو فیر راقم الحروف ہے۔ امام اہل سنت مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت ممدوح علماء عرب و عجم مولانا امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر علماء و مشائخ اہل سنت کے خلاف خرافات و بد مذہبانی کا مظاہرہ کرنے کا کیا مقصد؟ کیا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کا یہی تصور ہے کہ آپ نے شانِ اویہیت و عظمت رسالت کا تحفظ فرمایا اور دیوبندیوں کے عقائد بدو باطل اور شدید ترین گستاخوں کے خلاف کلمہ حق بلند فرما کر بارگاہِ رب العزت و دربارِ رسالت کا ادب سکھایا۔

بتایا جائے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا کیا جرم ہے۔ کہ بندگانِ دیوبند ایک عاشق صادق، عالم ربانی و محقق رہنمائے ملت کے خلاف بازاری انداز میں دروغ گوئی و بد مذہبانی کا مظاہرہ کر کے اپنا نامہ اعمال سیاہ سے سیاہ تر کرتے ہیں۔ کیا ایسی بازاری خرافات و کذب بیانیوں و شہنام طرازیوں سے رضا کے نیزہ کی مار کا جواب ہو جائے گا؟ کیا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ضرباتِ قاہرہ کے زخمِ کھلے پڑ جائیں گے؟ امام اہل سنت نے جن جن گستاخوں بد مذہبوں کے عقائدِ باطلہ و نظریاتِ فاسدہ کا دامن چاک کیا ہے اس کی بیوند کاری ہو سکے گی؟

اخبارِ اختلاف علی سطحِ پر متانت و سنجیدگی سے بھی ہو سکتا ہے مگر جن کے پاس دلائلِ کُوت نہ ہوں ان کا زیادہ تر انحصار بوکھلاہٹ و غلیظ اندازِ گفتگو پر ہی ہوتا ہے جس کا ”سیف شیطانی“ ایک واضح ثبوت ہے۔

marfat.com

Click For More Books

مجھ پر مقدمہ چلاؤ | ہم اکابر و اصغر دیوبند کو ڈنکے کی جوتھ پہنچا کر رہے ہیں۔ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ ہم

نے اُن کے اکابر کی عبارات میں کاٹ چھانٹ یا کتر۔ یونت کی سہ یا بے موقع دسے محل نقل کی ہیں۔ یا اس نوع کی کوئی اور جھلسازی کی ہے تو وہ ہم پر مقدمہ چلائیں اور ہم سے ثبوت لیں۔ محض ”بجواب تکفیری افسانہ“ لکھ دینے سے جواب نہیں ہو جاتا۔

مبلغ علم | ہر ذی علم و باشعور اور ہوشمند قاری جو ”سیف شیطانی“ کو ملاحظہ کرے گا وہ لازماً اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ یہ ذیل کتاب محض نسبی شہرت حاصل کرنے اور دیوبندیت میں اپنی دوکان

چمکانے کے لئے باگل پن کے عالم میں جہالت و حماقت کے جڑوں کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ جس کی نہ ترتیب صحیح ہے نہ الفاظ و محاورات کی بندش درست ہے۔ اور نام نہاد دلائل کا زیادہ تر دار و مدار ہفت روزہ ”چٹان“ اور ہفت روزہ پاکستان کے پُرلے حوالوں پر ہے جن کی اسی زمانہ میں تردید ہوتی رہتی تھی۔

نام نہاد یوسف رحمانی کے علم و تحقیق کا بھانڈا تو اسی سے پھوٹ جاتا ہے کہ قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی کے ایک فتویٰ کا حوالہ ”ارشاد الطالبین“ ص ۷۷ سے نقل کرتے وقت لکھتا ہے ”منقول از چٹان“ ۱۱ مارچ ۱۹۹۳ء۔ یہ ہے دیوبندی نام نہاد مناظر اسلام کی استعداد و قابلیت کہ وہ کسی مسئلہ کے حوالہ و ثبوت کے لئے بھی ”چٹان“ جیسے عامی ہفت روزہ کا محتاج ہے۔ ”ارشاد الطالبین“ سے براہ راست حوالہ نقل کرنا اس کے بس کا روگ نہیں۔

تسمیہ کی بات | اور اندھے پن کا یہ عالم ہے کہ باوجود اس کے کہ ”اکابر دیوبند کا تکفیری افسانہ“ کے ٹائٹل کے صفحہ پر چاند میں واضح طور پر اللہ اکبر لکھا ہے اور صفحہ اول پر ابتدائے

۹۲ اور آیت کریمہ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاثَرُ ذَرِّطِهِمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ سے کی گئی ہے لیکن نام نہاد رحمانی اپنی ”سیف شیطانی“ کے ص ۷۷ کے مقدمہ کے تحت لکھتا ہے ”تکفیری افسانہ“ کے ابتدائے میں نہ تسمیہ ہے اور نہ ہی حمد و صلوة حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو کام بِسْمِ اللّٰہِ یا الْحَمْدُ لِلّٰہِ کے بغیر شروع کیا جائے وہ بے برکت اور خسارے میں ڈالتا ہے بلکہ شیطان اس میں شریک ہوتا ہے۔“ اندھے کذاب کو نہ ۹۲ (بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَا) نظر آئی اور نہ آیت کریمہ۔ یہ ہے اندھے رشید کا حق نیابت کہ کچھ نہیں سو جھٹتا ہے

بے حیادوں کا گلہ کیا ان کو دن بھی رات ہے

جان کے بنتے ہیں گنگوہی یہ کیسی بات ہے

یہ صحیح ہے کہ جس کام میں بسم اللہ شریف نہ پڑھی جائے۔ شیطان شامل ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کہ دیوبندی شیخ القرآن طاق غلام خاں نے اپنی تقریظ ص ۱۲ کی ابتداء میں کہیں بسم اللہ نہیں لکھی اور یقیناً ان کی تقریظ میں شیطان شریک ہے اور کون نہ ہو وہی ان کا حقیقی رہنما ہے اور شیخ نجدی کا لغوی معنی بھی شیطان ہے۔ ۱۰۔ حضرت ہریر ذوالقنات اور شیخ نجدی محمد بن عبد الوہاب امام الوہابیت رشیدیہ گنگوہی کے نزدیک عامل بالمذہب ہے اور اس کے عقائد عمدہ ہیں (فتاویٰ رشیدیہ)۔

شیطان لذت یاد رہے جس طرح شیطان بغیر بسم اللہ کے ہر کام میں شریک ہو جاتا ہے اور یہ بات حدیث شریفہ سے ثابت ہے اسی طرح یہ بات بھی حدیث شریفہ سے ثابت ہے کہ جب آدمی جھوٹ بولتا ہے تو شیطان اس کے لبوں پر شہد نگاہ بتلے اور وہ جھوٹ بیٹنے میں لذت محسوس کرتا ہے۔ مصنف سیف شیطانیؒ نے یہ جھوٹ بولا اور سینہ زوری کے ساتھ ہم پر افتراء کیا کہ ہم نے تکفیری افسانہ کی ابتداء میں بسم اللہ شریف نہیں لکھی حالانکہ بسم اللہ موجود ہے اللہ اکبر موجود ہے اور نمایاں طور پر لکھا ہوا ہے۔

جہت سیف شیطانیؒ نے جھوٹ بولا کہ ہم نے بسم اللہ نہیں لکھی تو شیطان نے اس کے لبوں پر شہد نگاہا اور پھر یہ جھوٹ پر جھوٹ بولنا چلا گیا جن کی نقاب کشائی اللہ العزیز آئینہ اوراق میں مغل ہوگی۔

مکفر کون ارباب بصیرت سے یہ حقیقت مخفی نہیں کہ اکابر دیوبند کا تکفیری افسانہ کی اشاعت کا مقصد ہی صرف یہ تھا کہ علمائے اہل سنت پر سے اس ناپاک الزام کا دفع کیا جائے کہ وہ معاذ اللہ بات بات پر وجہ مسلمانوں کو کافر بتاتے ہیں اور تکفیر کا شغل رکھتے ہیں۔ حالانکہ جلنے کی حد تک سب جلتے ہیں اور اہل علم سے یہ حقیقت پوشیدہ نہیں کہ علماء اہل سنت بلا وجہ اور بات بات پر کسی کی تکفیر نہیں فرماتے اور اس باب میں شرعی ضابطوں کو مکمل طور پر نظر رکھتے ہیں۔ اگر کوئی توہین نہ کرے تو تکفیر کا سوال ہی پیدا نہ ہو مگر دنیا جانتی ہے کہ اہل دیوبند نے تمذیر آئناں۔ براہین قاطعہ حفظ الایمان۔ فتاویٰ رشیدیہ۔ تقویۃ الایمان۔ مراد مستقیم جیسی گستاخانہ و رسوا د زمانہ ناپاک کتب شائع کیں جن میں اللہ عزوجل اور انبیاء و صل علیہم السلام خصوصاً سید الانبیاء حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ارفع میں جی بھر کر گستاخیاں۔ بے ادبیاں کیں تو علماء اہل سنت نے ایسے عقائد باطلہ کو کفر بتایا۔ اگر اللہ و رسول وجل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توہین و تمقیض بھی کفر نہیں تو پھر آخر کفر کس چیز کا نام ہے؟ ہم نے تکفیری افسانہ جس بحوالہ کتب دیا بند یہ ثابت کیا کہ جن عقائد و نظریات کو علماء اہل سنت کفر قرار دیتے ہیں وہ کسی نہ کسی طرح خود اکابر دیوبند کے قلم سے بھی کفر ثابت ہوتے ہیں نیز دیوبندی

علماء تکفیر کا ایسا پرجوش مشغلہ اختیار کئے ہوئے ہیں کہ وہ اپنیوں کو بھی مُباف نہیں کرتے انہیں حکم کفر لگانے میں کوئی باک نہیں بات بات پر کفر و شرک کے فتاویٰ صادر کرنا آپ کے اپنے اکابر کا پیشہ ہے کفر کی مٹی بریلی شریف نہیں دیوبند میں مٹی ہوئی ہے۔

”تکفیری افسانہ“ | تو آپ کے اپنے اکابر کے فتاویٰ کفر و شرک دارِ عداوت کا مجموعہ ہے اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں اس مجموعہ میں مصنف ”تکفیری افسانہ“ یا میرے حضور امام اہل سنت

مجدد دین دلت سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی فتویٰ یا عبارت نہیں ہے۔ ہم نے ”تکفیری افسانہ“ کے مستشرق عام چیلنج بھی کیا تھا کہ حوالہ غلط یا حوالوں میں کتر جو نت ثابت کرنے والے کو مبلغ پانچ صد روپیہ انعام دیا جائے گا۔ دم ادائیگی کی صورت میں یہ ۵۰۰ روپیہ بذریعہ عدالت مقدمہ کر کے بھی وصول کیا جاسکتا ہے۔ لیکن مصنف ”سیف شیطانی“ یوسف رحمانی غلام خانی میں حوالہ غلط ثابت کرنے یا جوڑ توڑ ثابت کرنے کی قہرات نہ ہوئی اور نہایت بے شرمی دھٹ دھری سے مل پر لکھ دیا کہ ”چند مہینے ہوئے مجلسی کے بریلویوں کی طرف سے ایک بنگلہ سٹی یہ“ اکابر دیوبند کا تکفیری افسانہ“ شائع ہوا۔ اور نظر سے گزرا جس میں علماء دیوبند اہل سنت والجماعت کو کفر کا نشانہ بنایا گیا ہے حالانکہ ہم نے اپنی طرف سے قطعاً کوئی کفر کا فتویٰ تکفیری افسانہ میں شائع نہیں کیا محولہ بلا عدوت سے یہ بھی ثابت ہوا۔ دیوبندی وہابی جھوٹ بولنے میں خصوصی ترخنگ رکھتے ہیں۔ تکفیری افسانہ کم و بیش پندرہ سولہ سال سے چھپ رہا ہے۔ یہ کتنا ہے چند مہینے ہوئے ہیں۔

غلام خاں کا تھپیڑ | مگر اس کے ساتھ ہی اس کا استاد غلام خاں اپنی صفت کی تقریظ میں اس کے مذہب پر زنا نے دارِ تھپیڑ لگاتا ہے کہ ”بمجموعہ جلدی ۱۳۸۸ھ

میں نو دھراں کی تحصیل بغرض تبلیغ حاضری کا اتفاق ہوا تو اکابرین علماء دیوبند کے خلاف ایک رسالہ محمد حسن علی: مجلسی کے چند مقامات دیکھنے کا موقع ملا“.....

اب طاں غلام خاں راولپنڈی کی تقریظ کو دیکھا جائے تو کہتی ہے ”تکفیری افسانہ“ جھوٹا نوٹ ہے | ۱۳۸۸ھ سے ان کے علم میں ہے لیکن مصنف ”سیف شیطانی“ اپنے آبائی پیشہ کے

مطابق دیدہ دلیری سے جھوٹ بولتا اور حقیقت پر پردہ ڈالتا ہوا لکھتا ہے کہ ”چند مہینے ہوئے تکفیری افسانہ“ شائع ہوا ہے۔ ثابت ہوا۔ ان دونوں میں ایک جھوٹا ضرور ہے۔ اور یہ جھوٹ پر جھوٹ کیوں بولا جا رہا ہے وجہ صرف یہ جیسا کہ ہم چند ورق پہلے عرض کر چکے ہیں کہ ”حدیث شریف“ میں ہے ”جب آدمی جھوٹ بولتا ہے تو شیطان اس کے لبوں پر شہد لگا دیتا ہے اور وہ جھوٹ بولنے میں لذت محسوس کرتا ہے“

ترصفت ”شیطان“ نے ہم پر تجفزی افسانہ کی ابتداء میں بسم اللہ شریف نہ کہنے کا بہتان باندھ کر جھوٹ بولا شیطان نے اس کے اور اس کے شیخ القرآن کے بیوں پر شہد لگایا اور اب یہ جھوٹ پر جھوٹ بول رہا ہے۔ اور ہم ثابت کریں گے کہ کتاب کے خاتمہ تک دیدہ دلیری اور سینہ زداری سے جھوٹ بولے گا اور یہ جھوٹ کیوں نہ بولے۔ ان کے مذہب نامذہب میں تو معاذ اللہ خدا کا جھوٹ بولنا بھی ممکن ہے۔
”فتاویٰ رشیدیہ“ و ”برہین قاطعہ“۔

کانگری کون؟ | کہنے کو کانگاہا جائے تو وہ چڑتا ہے۔ حقیقت کا منہ چڑانا دیوبندی ملاؤں کی قدیم روایات میں سے ایک روایت ہے۔ برصغیر پاک و ہند کی تاریخ سے ادنیٰ واقفیت رکھنے والا بھی جانتا ہے کہ مولوی ابوالکلام آزاد دیوبندی (سابق وزیر تعلیم بھارت)۔ مولوی حسین احمد کانگری مدنی صدر مدرس دیوبند۔ مفتی کفایت اللہ دہلوی۔ امیر شریعت دیوبند یہ عطاء اللہ بخاری۔ مولوی حبیب الرحمن لدھیانوی۔ مولوی حفظ الرحمن سیوہاروی وغیرہم کانگریس کے ایجنٹ ہندوؤں کے دریوزہ گرد و دست نگر تھے۔ مدرسہ دیوبند کانگریس کا گڑھ اور نظریہ پاکستان کے مخالفین کا مرکز تھا۔ یہ دعویٰ ایک ایسی حقیقت ہے جو کسی دلیل کا محتاج نہیں۔ اس بات کا واضح ثبوت دیوبندی شیخ الاسلام مولوی شبیر احمد عثمانی کے ”خطبات عثمانی“ مکالمۃ الصدرین اور دیوبندی شاعر و صحافی مولوی ظفر علی ایڈیٹر ”مسیندار“ لاہور کے ”چستان“ سے بھی ہو سکتا ہے۔

محمود الحسن کی جے | حد یہ کہ خود دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نے ”الافاضات الیومیہ“ ج ۶ ص ۲۵۵ میں لکھا کہ ”جس وقت حضرت مولانا محمود الحسن کا موٹر چلا تو ایک دم اللہ اکبر کا نعرہ بلند ہوا۔ اور اس کے بعد گاندھی جی کی جے“۔ مولوی محمود الحسن کی جے کے نعرے بلند ہوئے“ اور امیر شریعت دیوبند یہ عطاء اللہ بخاری احراری نے تو دنیا ج پور جیل میں اپنا نام پنڈت کرپا رام برہمچاری دکھایا تھا۔ ملاحظہ ہو کتاب ”عطاء اللہ بخاری“ ص ۳۷

مولوی ظفر علی خاں | ایڈیٹر ”مسیندار“ چستان“ ص ۱۹۷ پر صدر دیوبند مولوی حسین احمد کانگری

مدنی ابورصیا باشی کے متعلق لکھتے ہیں کہ

حسین احمد سے کہتے ہیں خوف دینے سے مدینے کے

کہ لٹو آپ بھی کیا ہو گئے سنگم کے موتی پر

اور دیوبندی امیر شریعت عطاء اللہ بخاری اور کانگریس کی ذیلی تنظیم احرار پارٹی

marfat.com

Click For More Books

کے متعلق لکھتے ہیں :-

ہندوؤں سے نہ سکھوں سے نہ مہکار سے ہے
گورسوائی اسلام کا احسار سے ہے
پابنچ لگوں کا ہے پابند شریعت کا امیر
اس میں طاقت ہے تو کرپان کی جھنکار سے ہے
آج اسلام اگر ہند میں ہے خوار و ذلیل
سب یہ ذلت اسی طبقہ غدار سے ہے

”چغتائی“

الزام یا حقیقت | ان واضح اور ناقابل تردید حقائق کے باوجود طاں یوسف رحمانی آنکھوں پر بے شرمی
کی پٹی باندھ کر نہایت ڈھٹائی سے ”سیف شیطانی“ پر لکھتا ہے ”علاء
دیوبند پر کانگریسی ہونے کا الزام“ گویا یہ الزام ہے حقیقت نہیں۔

چاہیے تو یہ تھا کہ طاں یوسف رحمانی دیوبندی اکابر کے کانگریس کے ایجنٹ اور نظریہ پاکستان
کے مخالف نہ ہونے کا ثبوت پیش کرتا لیکن کہیں جگہ نہ پا کر اندھے کنویں میں گرتے ہوئے کہتا ہے ”جواباً
عرض یہ ہے کہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی اور مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی وغیرہم کیا دیوبندی
علاء تھے یا کہ بریلوی؟“

انگریزی وظیفہ | طاں جی یہ لکھتے وقت آپ کی شرم اور حیا کہاں رخصت ہو گئی تھی یہ جواب ہے؟
کہ اشرف علی تھانوی اور شبیر احمد عثمانی وغیرہم کیا دیوبندی علاء تھے۔ یا کہ
بریلوی؟ سوال کیسا اور اس کا کیا مطلب؟

اچھا سنئے۔ جی ہاں اشرف علی تھانوی دیوبندی تھے بلکہ دیوبندیوں کے حکیم الامت تھے، ہم
ان کو جانتے ہیں۔ یہ وہی ہیں جن کے متعلق آپ کے مؤخر الذکر ممدوح مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب نے
یہ لرزہ خیز انکشاف فرمایا تھا کہ ”دیکھئے حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے
اور آپ (حسین احمد مدنی وغیرہ) کے مسلم بزرگ و پیشوا تھے۔ ان کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا
گیا کہ ان کو چھ سو روپیہ حکومت (برطانیہ) کی جانب سے دیئے جاتے تھے“ (مکالمۃ الصدرین ص ۱۱)
اگر آپ کے پاس کسی بات کا کوئی جواب نہیں ہے تو جواباً عرض یہ ہے کہ کہہ کر اپنے دھول کا
پول تو نہ کھولیں۔ کیا آپ کے یہ کہہ دینے سے جواب ہو گیا کہ جواباً عرض یہ ہے ”رہے مولوی شبیر احمد عثمانی“

marfat.com

Click For More Books

تو کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے نام نہاد شیخ العرب والعجم حسین احمد مدنی نے ان کا کیا حشر کیا۔ اور
سبے چارے شبیر احمد عثمانی نے انہیں جہنم کے کون سے طبقے میں رسید کیا۔ ملاحظہ ہو

آئینہ اخلاق آپ کے عثمانی صاحب آپ کے مدنی صاحب سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ
دارالعلوم دیوبند کی طرف سے گندی گالیاں، فحش اشتہارات اور کارٹون ہمارے
مستحق چپاں کئے گئے جن میں ہم کو ابو جہل تک کہا گیا اور ہمارا جنازہ نکالا گیا۔ میرے دشمن عثمانی کے قتل
تک کے حلف اٹھائے گئے اور وہ فحش اور گندے مضامین میرے دروازہ میں پھینکے گئے کہ اگر ہماری
ماؤں بہنوں کی نظر پڑ جائے تو ہماری آنکھیں شرم سے جھک جائیں ”(مکالمۃ الصدوق ص ۳۳)

اب آپ اپنی زبان میں بتائیے مولانا شبیر احمد عثمانی کیا دیوبندی سقے یا کہ بریلوی؟ ”شیخ العرب والعجم“
دیوبندی سقے یا کہ بریلوی؟ ع۔ شرم تم کو مگر نہیں آتی

جہالت و حماقت یہاں یہ امر بھی قابل غور ہے کہ نام نہاد دیوبندی مناظر اسلام یوسف رحمانی
لکھتا ہے کہ ”مولانا اشرف علی صاحب تھانوی اور مولانا شبیر احمد صاحب
عثمانی وغیرہم کیا دیوبندی علماء سقے یا کہ بریلوی؟ ”(سیف شیطانی ص ۱۲)

مجھے کچھ آپ یوسف رحمانی نے اپنے صرف دو مولویوں کے لئے وغیرہم بھیغٹی جمع لکھا ہے حالانکہ
ایک معتدی طالب علم بھی جانتا ہے کہ دو کے لئے ہمارا استعمال ہوتا ہے (وغیرہما) نہ کہ ہم (وغیرہم) یعنی
اس جاہل دیوبندی مناظر اسلام کو تشبیہ اور جمع کا فرق بھی معلوم نہیں اور اس جہالت و حماقت کے
بل بوستے پر یہ ”تکفیری افسانہ“ کا جواب لکھنے بیٹھ گیا۔ ع۔

بریں عقل و دانش بیاہ گریست

سیف رحمانی بات صرف تشبیہ جمع کا فرق معلوم نہ ہونے تک ہی محدود نہیں بلکہ اس جاہل مطلق
کی کتاب کا نام ہی اس کی جہالت کا بھانڈا پھوڑ رہا ہے یعنی ”سیف رحمانی“ علی غنیمت۔
رضا خانی

کیا ہے کوئی ماں کا لال۔ دیوبندی مولوی جو عربی یا فارسی گرامر کے مطابق اس نام اور اس کی ترکیب
کو صحیح ثابت کرے۔ اور بتائے کہ ”سیف شیطانی“ کا یہ نام عربی میں ہے یا عجمی میں۔ اردو ہے یا فارسی یا
محض مجنون مرکب؟ یوسف رحمانی کی جہالت و حماقت کا حال تو اس کی کتاب کے ایک ایک صفحہ سے
ظاہر ہے۔ تعجب تو اس کے ان اساتذہ (مولوی غلام خاں، محمد شریف کشمیری اور عبدالستار لاٹھی پوری)
پر ہے جنہوں نے اس کتاب کی تائید و تصدیق اور اس کی حوصلہ افزائی فرمائی ہے اور ایسے جاہلانہ نام

marfat.com

Click For More Books

کی اصلاح کی بھی ضرورت محسوس نہیں کی۔ کیا اس سے یہ صاف ظاہر نہیں کہ محبوب خدا ﷺ کی وسعت علم پر نکتہ چینی کرنے والے یہ سارے کے سارے چھوٹے بڑے دیوبندی مولوی جہل مرکب میں مبتلا ہیں اور جہالت و حماقت میں۔ ایں خاندان ہمہ آفتاب است۔ کا نمونہ پیش کر رہے ہیں۔
والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

کانگریس کی سند تعجب ہے کہ ص ۱۲ پر تو ملاں رحمانی علمائے دیوبند پر کانگریسی ہونے کا الزام کی سُرخ جھاکر جواب ہضم کر جاتا ہے اور تھانوی و عثمانی کی بڈیوں کو قبروں سے نکال پیش کر رہا ہے اور اپنے کانگریسی علماء کو زندہ درگور کر دیتا ہے لیکن ص ۱۵ پر اپنے ان کانگریسی ایجنٹوں کی یوں دسے پاؤں دلائی کرتا ہے کہ ”کانگریس و مسلم لیگ آپس میں ایک دوسرے کے خلاف کیوں رہے تو یہ اختلاف کوئی شرعی اختلاف نہ تھا۔۔۔۔۔۔ ہر سیاستدان نے اپنی استصواب رائے کے مطابق کسی پارٹی میں حصہ لیا۔ الخ (ص ۱۵)

یہ سارا سفون معصوف ”سیف شیطانی“ کی جہالت و ذہنی انتشار کا آئینہ دار ہونے کے علاوہ اس کے پیشواؤں کی کانگریسیت کی واضح سند ہے۔ ورنہ اسے اپنے کانگریسی علماء کی دلائی و ایجنسی کی کیا ضرورت تھی؟

صاحبزادہ فیض الحسن دیوبندی احراریوں کی پاکستان کے خلاف بدعالیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے لکھتا ہے ”اگر احراری وغیرہ نظر یہ پاکستان کے خلاف تھے تو پھر میں یہ پوچھتا ہوں کہ احرار کی حمایت بریلوی علماء نے کیوں کی جن میں سرفہرست صاحبزادہ فیض الحسن ہیں“ (ص ۱۳)

حالانکہ صاحبزادہ صاحب کسی سُستی گروپ میں سرفہرست نہیں تھے۔ بذات خود احرار میں شامل تھے اور اس وقت علمائے اہلسنت کی بجائے دیوبندیوں احراریوں ہی سے ان کا معاملہ تھا۔ اور وہ دور ہمارے لئے محبت نہیں۔ علماء اہلسنت ہے صاحبزادہ فیض الحسن کے اصل مراسم اس وقت شروع ہوئے جب ۱۳۲۹ھ میں انہوں نے باقاعدہ ”حسام الحرمین“ پر دستخط کئے۔ ہذا صاحبزادہ صاحب کا احرار کے زمانہ کا حوالہ دینا غلط اور بے مقصد ہے۔ کیا سیدنا فاروق اعظم کے سابقہ عقائد کا حوالہ دینا درست ہوگا؟

علاوہ ازیں ”سیف شیطانی“ کے ص ۱۲ پر صاحبزادہ صاحب سے ایک اخباری بیان منسوب کیا ہے کہ ”تحریک پاکستان میں مولانا شبیر احمد عثمانی کی قیادت میں علماء نے بھرپور حصہ لیا۔“

حالانکہ صاحبزادہ صاحب نے اپنے ایک مکتوب میں ”کوسستان“ کے اس بیان کی بدی الفاظ تردید کی ہے کہ ”یہ بیان غلط طور پر مجھ سے منسوب کیا گیا ہے۔ برصغیر کی آزادی و قیام پاکستان کا سہرا علماء اہلسنت

جماعت کے سر ہے اکبر دیوبند نے تو اسلامی نظریہ قومیت کی مخالفت کر کے مسلمانوں کے تشخص ہی کو محنت قصاص پہنچا ہے۔ بہر حال یہ بیان غلط طور پر مجھ سے منسوب کیا گیا ہے۔

بہر حال یہ جھوٹ کیوں نہ بولے ان کے مذہب نامہ مذہب میں تو خدا کا جھوٹ بولنا بھی ممکن ہے اور پھر اپنی کتاب کی ابتداء میں جھوٹ بول چکا ہے۔ شیطان نے اس کے ہونٹوں پر شہد لگایا۔ اب جھوٹ بولنے میں اس کو لذت محسوس ہو رہی ہے۔ لہذا ضرور جھوٹ بولے گا۔

علامہ ابوالبرکات پرافترار | سیف شیطانی کی بنیاد ہی کذب بیانی پر رکھی گئی ہے۔ اس لئے اس سیاہ باطن دروغ گو مصنف کو جھوٹ بولتے اور افترا پردازی

کرتے ہوئے قطعاً کوئی حیا محسوس نہیں ہوتی۔ اپنی ناپاک کتاب کے ص ۱۶ پر بعنوان ”ابوالبرکات سید احمد کانگریسی کا فتویٰ“ فاتح نجدیت، استاذ العلماء مولانا ابوالبرکات سید احمد شاہ صاحب قادری کا مسلم لیگ کے متعلق ایک پرانا فتویٰ ص ۱۷ تا ص ۱۸ بحوالہ ہفت روزہ پاکستانی ”ٹاپیور الجوابات الشنیہ“ سے نقل کیا ہے۔ کاش کہ اس بد بخت بے حیا مصنف کے پاس ”الجوابات الشنیہ“ ہوتی تو علامہ ابوالبرکات صاحب کو معاذ اللہ کانگریسی بکنے کی جرات نہ کرتا۔ مگر کیا کرے بے چارہ نہ استعداد و قابلیت ہے نہ اپنا کتب خانہ رکھتا ہے۔ دینی مسائل و فتاویٰ کے لئے بھی ہفت روزہ پاکستانی و ہفت روزہ چٹان کا محتاج ہے جو کھیاں آج سے اٹھارہ سال پہلے ہفت روزہ پاکستانی نے ماری تھیں ان کا خون چوس کر اپنی غلیظ روح کو تسکین پہنچا رہا ہے۔ اس غریب کا خیال یہ ہے کہ جو مسلم لیگ کے خلاف ہو وہ یقیناً اس کے اکابر کی طرح کانگریسی ہے۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

علامہ کہ یہ دنیا جانتی ہے علماء و مشائخ اہل سنت میں سے کوئی ایک بھی کانگریسی نہ تھا سیف شیطانی کا اندھا مصنف جس ”الجوابات الشنیہ“ سے علامہ ابوالبرکات صاحب کا لیگ وغیرہ کے متعلق فتویٰ نقل کر رہا ہے کاش اپنی آنکھوں کا آپریشن کر داکر کانگریس کے متعلق اسی ”الجوابات الشنیہ“ میں علامہ ابوالبرکات صاحب کا یہ فتویٰ ملاحظہ کرتا کہ :

”اس میں کچھ شک نہیں کہ کانگریس کھلے ہوئے کفار و مشرکین کی جماعت ہے جس کا مخالف احکام شرعیہ و منافی اصول دینیہ ہونا اس کی کاروائیوں سے ظاہر و باہر ہے۔ کانگریس اپنی اکثریت کے لحاظ سے کفار و مشرکین کی جماعت ہے۔ اس میں مسلمان کہلانے والے جو شامل ہیں وہ عموماً فکار مذہب و ملت و دین فروش ہیں جو حکام دنیا کے عوض کانگریس کے ہاتھوں بک چکے ہیں اور اپنے مہاتما گاندھی کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بنے ہوئے ہیں ان مسلمان کہلانے والے ممبران و حامیان کانگریس میں حسین احمد

اجردھیا باشی رعد مدرسہ دیوبند اور نائی من اسلام کفایت اللہ شاہ بھبان پوری، مسٹر ابو الکلام آزاد و عبد الغفار سرحدی گاندھی اور ان کے متبعین و مابینہ دیوبندیہ مرتدین و نیا چر محمدین کی اکثریت ہے۔
”الجوابات السنیۃ“ ص ۲۹-۳۰۔

اب مصنف ”سیف شیطانی“ ہزاروں مرتبہ لَحَنۃُ اللہ عَلٰی اِنکاذِ بَیِّن پڑھ کر اپنے سینہ پر دم کرے تاکہ شیخ نجدی دُور ہو اور علامہ ابوالبرکات پر کانگریسی ہونے کے جھوٹے الزام سے علی الاعلان توہ شائع کرے۔

علامہ حسنت علی علیہ الرحمۃ | مصنف ”سیف شیطانی“ ص ۱۹ و ص ۲۲ پر قاتل المرتدین شیعہ بیشتر اہل سنت فاتح دیوبند علامہ ابوالفتح عبید الرضا مولانا محمد حسنت علی خاں صاحب قدس سرہ کا بھی فتویٰ نقل کیسے اور کال بے حیائی سے آپ کو بھی کانگریسی لکھا ہے کیا دیوبندیت کی حقانیت کا معیار دروغ گوئی و افتراء پر دازی ہے۔ کیا اس جھوٹ پر جھوٹ کی کوئی حد ہے؟

مسلم لیگ سے اختلاف رائے اور بات ہے اور کسی کانگریسی ہونا اور بات ہے۔ دونوں کو ایک لاشی سے ہانکنا دیوبندیت کی حماقت ہے۔ کاشش ”سیف شیطانی“ کا کذاب و مقری مصنف آنکھوں سے بے حیائی کی پٹی اتار کر ”الجوابات السنیۃ“ کو دیکھتا تو مولانا محمد حسنت علی خاں صاحب قدس سرہ العزیز کو کانگریسی قرار دے کر اپنا نامہ اعمال سیاہ سے سیاہ تر نہ کرتا۔

ملاحظہ ہو مولانا حسنت علی قدس سرہ کانگریس کے متعلق فرماتے ہیں ”دوسرے یہ کانگریس کھلے ہوئے کفار و مشرکین کی جماعت ہے اس کے حلوں سے عوام و مسلمین بھی خبردار ہو چکے ہیں اور اس کی کاروائیوں کو اسلام و مسلمین کے حق میں مضر و مہلک سمجھ رہے ہیں۔“ ”الجوابات السنیۃ“ ص ۱۹۔

مصنف ”سیف شیطانی“ کو ایسا اندھا نہیں ہونا چاہیئے کہ اس کو اپنے مطلب کی بات تو نظر آ جائے اور مجمع بات کے وقت آنکھوں میں موتیا اتر آئے۔ اور جب خود مصنف ”سیف شیطانی“ اعتراف کرتا ہے ”کانگریس و مسلم لیگ آپس میں ایک دوسرے کے خلاف کیوں رہے تو یہ اختلاف کوئی شرعی اختلاف نہ تھا..... یہ ایک سیاسی اور نظریاتی اختلاف تھا“ ”سیف شیطانی“ ص ۱۵۔

جب یہ تسلیم ہے تو پھر علامہ ابوالبرکات سید احمد صاحب اور مولانا حسنت علی خاں صاحب علیہ الرحمۃ کا مسلم لیگ سے اختلاف کرنا اور کانگریس و مسلم لیگ دونوں سے علیحدہ رہنا کون سا جرم ہے؟ مصنف ”سیف شیطانی“ کو علامہ ابوالبرکات سید احمد صاحب مدظلہ اور شیعہ بیشتر اہل سنت

مولانا محمد حشمت علی خاں صاحب علیہ الرحمۃ کے فتاویٰ نقل کرنے سے پہلے اپنے گھر کی قبر لینی چاہیے
ملاحظہ ہو۔

حسین احمد کانگریسی کا فتویٰ | "نئی دہلی، ۲۷ اکتوبر ۱۹۴۵ء مولانا حسین احمد صاحب (صدر مدرسہ
دیوبند) نے مسلم لیگ میں مسلمانوں کی شرکت کو حرام قرار دیتے اور
قائد اعظم کو کافر اعظم کا لقب دیتے ہوئے حال ہی میں جو فتویٰ دیا تھا۔ اس کا جواب مولانا شبیر احمد صاحب
رحمٰنی دیوبندی نے اپنے مکتوب میں دیا۔" (مجموعہ مکالمات الصدرین ص ۳۸)
اب مصنف "سیف شیطانی" بتائے کہ مسلم لیگ میں مسلمانوں کی شرکت کو حرام اور بانی پاکستان
محمد علی جناح کو قائد اعظم کی بجائے کافر اعظم قرار دینے والے کون تھے؟
کہو اور گاندھی جی کی بے محمود الحسن کی بے کافروں کا کہو صدر دیوبند مولوی حسین احمد کانگریسی
مدنی احمد صیاباشی:-

یاد رہے قائد اعظم کو کافر اعظم کہنے والے یہ وہی حسین احمد ہیں جس کو مصنف "سیف شیطانی"
نے اپنی ناپاک کتاب کے صفحہ ۵ پر شیخ العرب والہم حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی مرحوم
لکھا ہے:- بڑے پاک باز اور بڑے پاک طبیعت
جناب آپ کو کچھ ہم ہی جانتے ہیں
حق رحمانی صاحب! آپ دانی سے پیٹ نہیں چھپا سکتے۔ بتائیے۔ آپ کے مدد شیخ العرب
والہم کے بعد اب آپ کو کون سے اپنے بڑے کے فتویٰ کی ضرورت ہے جس سے آپ کی
خردمانی دُور ہو؟

سوال | دیوبندی دہلی فرقہ کے ہر فرد سے علوًا اور ظلاً یوسف رحمانی اور اس کے استاذ ظاں
غلام خاں، عبدالستار لاپیوری اور دیگر نانا ماموں وغیرہ ظاں محمود کانگریسی۔ ظاں غلام غوث
کانگریسی۔ عبداللہ درخواستی کانگریسی۔ عبید اللہ انور کانگریسی۔ خیر المدارس کے صدر مدرس شریف کاشمیری وغیرہ
سے خصوصاً پوچھتا ہوں کہ تمہارے شیخ العرب والہم حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کا یہ فتوے کہ
قائد اعظم کافر اعظم ہے صحیح ہے یا نہیں؟ تم اس فتویٰ کو حق سمجھتے ہو یا نہیں؟ اگر یہ فتویٰ غلط ہے تو حسین احمد
کے مطابق تم کافر اعظم کو کافر اعظم نہ مان کر خود بھی کافر اعظم ہوئے یا نہیں؟

الجھاس ہے پاؤں یا رکاز لعل و دراز میں
لو آپ اپنے دام میں مستیاد آگ

marfat.com

Click For More Books

فتویٰ پر فتویٰ | یہ تو حسین احمد کانگریسی کا کانگریسی ذہنیت کا آئینہ دار فتویٰ تھا۔ اب سینے اس کے فتویٰ پر مولوی شبیر احمد عثمانی کا فتویٰ فرماتے ہیں۔ پرلے درجہ کی شقاوت شقاوت ہے کہ قائد اعظم کو کافر اعظم کہہ جائے ”(مکالمۃ الصدیقین ص ۳۲)۔ یعنی حسین احمد کانگریسی کے فتویٰ کے مطابق قائد اعظم، کافر اعظم اور شبیر احمد عثمانی کے فتویٰ کے مطابق حسین احمد پرلے درجہ کا احمق و شقی۔ کیوں ملاں رحمانی صاحب کچھ تسلی ہونی یا نہیں؟ اسے کہتے ہیں کہ

جادو وہ جو کسر چڑھ بولے

تنبیہ | گزشتہ اوراق میں یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ الحمد للہ علماء اہل سنت میں سے کوئی بھی عالم ہندوؤں مشرکوں کا ہمنوا اور کانگریس کا حامی نہیں تھا۔ اگر بعض علماء اہل سنت نے اپنی تحقیق کے مطابق مسلم لیگ سے اختلاف کیا تو محض اپنی شرعی تحقیق کے مطابق نہ کہ کانگریس کی حمایت میں۔ اس کے برعکس علماء و مشائخ اہل سنت کی غالب اکثریت نظریہ پاکستان کے پیش نظر مسلم لیگ کی حامی و نظریہ پاکستان کی داعی تھی جن میں سے امیر ملت پیر سید جامع علی صاحب محدث علی پوری، حضرت مولانا سید محمد محدث کچھو چھوی، حضرت صدر الانا فاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی، حضرت مولانا ابوالحسنات محمد امجد قادری، حضرت مولانا عبدالحامد بدایونی، حضرت مولانا عبد الغفور صاحب ہزاروی، حضرت مولانا عبد العظیم صاحب میرٹھی، حضرت پیر صاحب مانکی شریف، حضرت خواجہ قمر الدین صاحب سیالوی، حضرت مولانا عبدالستار خاں نیازی کا نام سرفہرست ہے۔ اور تفصیل ”اکابر تحریک پاکستان“ میں مذکور ہے۔

اس کے برعکس | مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی شبیر احمد عثمانی جیسے بعض دیوبندی علماء کے علاوہ علماء دیوبند کی غالب اکثریت گاندھی و کانگریس کی ہمنوا و آلہ کار تھی اور دیوبندی جس درجہ کی تعبد و خوائ کرتے اور اس کی طرف نسبت کو باعث فخر سمجھتے ہیں وہ پورے کا پورا درجہ دیوبند کانگریس کا گڑھ اور مسلم لیگ و قیام پاکستان کے مخالفین کا مرکز تھا۔ اور یہ حقیقت کسی باخبر شخص سے پوشیدہ نہیں کہ ان ہی دیوبندی احراری وہابی کانگریسی مولویوں کی قناری کے باعث سابق و متحدہ پنجاب تقسیم ہوا، ضلع گورداسپور کٹ گیا اور کشمیر کا مسئلہ پاکستان کے لئے درد سر بنا۔ ورنہ اگر یہ احراری دیوبندی وہابی کانگریسی مولوی پاکستان کی مخالفت اور کانگریس کی حمایت نہ کرتے تو پاکستان کے لئے مذکورہ مشکلات پیدا نہ ہوتیں۔

تنبیہ | مولوی حسین احمد مدنی کے شاگرد اور ماہنامہ ”تعلیٰ دیوبند“ کے مدیر عام عثمانی فاضل دیوبند کے نظر میں نہ دیوبند کانگریس کا گڑھ ہے۔ بلکہ کہ جمعیتہ العلماء ہند کا گڑھ ہے۔

ہے۔ صدر جمعیت حضرت مولانا الحاج حسین احمد صاحب مدنی کے قیام سعادت نظام کا شرف اے
حاصل ہے..... دایکشن میں کانگریس کی طرف سے ٹھاکر پھول سنگھ صاحب کھڑے ہوئے، ادا شیخ
العرب والہم حضرت مولانا حسین احمد مدنی..... نے جلسہ عام میں تقریر فرمائی اور دلائل قطعیہ و
براین قاطعہ کے ساتھ لوگوں کو سمجھایا کہ کانگریس ہی کو ووٹ دو اسی میں بہتری ہے یہی ضروری ہے...
مگر چند روز بعد نتیجہ جو برآمد ہوا ہے تو..... کانگریسی امیدوار ہار گئے جی ہار گئے۔ اور کمال یہ کہ اپنے
خاص دیوبندی میں قریباً چودہ سو ووٹوں سے پیشپال صاحب و مقابل امیدوار جمعیت میں رہے۔ اس
دیوبند میں جہاں حضرت شیخ نے اپنا فرض تبلیغ (کانگریست) ادا فرمایا تھا۔ ”تجلی دیوبند اپریل ۱۳۵۵ء“
ہم نے تکفیری افسانہ میں ص ۱۹ تا ص ۲۲ سرسید احمد پر مولوی اشرف علی تھانوی۔
مولوی انور کا شمیری۔ ستر حالی کے فتادی الزامات پیش کئے تھے اور ہر ذی فہم و
تذکرہ ایسی طرح بکھتا ہے کہ تکفیری افسانہ کی اشاعت کا مقصد ہی یہ ظاہر کرنا تھا کہ علماء اہل سنت کو
مکفر قرار دینے والے دیوبندی طائفہ خود بڑے پائے کے مکفر ہیں۔ اگر وہ ارتداد کے فتوے دیتے رہتے
ہیں اور اگر ان کے عقائد کے معاطہ میں ایک دوسرے سے فتادی حاصل کئے جائیں تو بے دریغ کفر و شرک
و ارتداد کا فتویٰ جاری کر دیتے ہیں۔ نہ یہ کہ معاذ اللہ سرسید سے ہمیں کوئی ہمدردی و تعلق ہے۔ مگر
”شیف شیطانی کے خردماغ الحق مصنف نے ہمارے پیش کردہ فتادی کی نہ تو تردید کی نہ تاویل بلکہ اٹا ص ۲۳
پر سرسید کے متعلق امام اہل سنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا فتویٰ نقل کر ڈالا۔ اور غور فرمائیے کی سُرخی لگا کر
بے رمودہ گنگو شروع کر دی کہ ”محمد حسن علی صاحب کو اس لئے ڈکھ پہنچا ہے۔ کہ سرسید اس کا پیشوا ہے
إِنَّا لَنَشُدُّ وَابِنَا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔ یہ ہے نام کار عمالی اور کام شیطانی۔ بسج ہے کہ ع۔

گر ولی این است لعنت بر ولی

انگریزوں کو تعویذ | اور کچھ نہیں سوچا تو سرپرست تحریک پاکستان امیر ملت پیر سید جامت علی
شاہ صاحب علی پوری علیہ الرحمۃ پر انگریزی فوج کے سپاہیوں کو تعویذ بھیجنے
کے ناپاک الزام سے اپنی غلط روح کو تسکین پہنچانے کا سامان پیدا کیا۔ بحوالہ ”انصاف منقول از“ رضائے
مُصطفیٰ ”گو جزالوالہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۵۵ء“ پاکستانی ۱۵/۱۶ دسمبر ۱۹۵۵ء حالانکہ رضائے مُصطفیٰ گو جزالوالہ
نے غیر متعلقہ ہفت روزہ الاعتصام کے اس ذیل افتراء کی تردید کی تھی جو افتراء اس نے حضرت پیر سید
جامت علی صاحب علی پوری علیہ الرحمۃ کی ذات گرامی پر گڑھا تھا۔ ”الاعتصام منقول از رضائے مُصطفیٰ“۔
اس کا مطلب تو یہ ہو گا کہ یہ بات ”رضائے مُصطفیٰ“ سے ثابت ہے اور الاعتصام نے رضائے مُصطفیٰ

marfat.com

Click For More Books

سے نقل کی ہے۔ یہ کتنی بڑی بددیانتی اور بے ایمانی ہے کہ اس ناپاک الزام کے ثبوت میں اس مردود الزام کی تردید اور غیر مقلدوں کو چیلنج کرنے والے "رضانے مصطفیٰ" کو ہی پیش کیا جائے۔

ملاں یوسف رحمانی بتائے کہ پیر جماعت علی شاہ صاحب نے کیا یہ توہید اشرف علی تھانوی کے ذریعہ بھیجے تھے جو تم کو پتہ چل گیا کہ تھانوی چھ سو روپیہ ماہوار انگریزوں سے لے کر یہ اہم کام انجام دے رہا ہے

نصاری کی طرفداری | اس عنوان کے تحت لکھا ہے "مولوی احمد رضا خاں بریلوی کے صاحبزادہ صاحب لکھتے ہیں لیڈر ہم غریبا، اہل سنت کو نصاریٰ کا طرفدار اور دشمن

نزار اور ترکوں کا دشمن بتاتے تھے "تمہید حمید ص" پر مطبوعہ حسنی پریس بریلی) اور یہ کہ اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے ہندوستان بفضلہ تعالیٰ دارالاسلام ہے "عرفان شریعت" ص ۱۱ "احکام شریعت" ص ۱۴۱) ان دونوں باتوں کو بھی اپنے دیوبندی ہفت روزہ اخبار "پاکستان" ۱۵ جولائی ۱۹۵۸ء سے نقل کیا۔ گویا الزام اپنے منہ سے اور ثبوت اپنے گھر سے۔ کاش کہ یہ فاضل مصنف تصنیف و تالیف کا شوق اختیار کرنے

اور بقلم خود مناظر اسلام بننے سے پہلے امام اہلسنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی اور اپنے دیوبندی

اکابر ملاؤں کی کتب کو بغور مطالعہ کرتا تو بات بات پر ذلت اٹھانے کی نوبت نہ آتی۔ تمہید حمید میں جس

بات کو صاحبزادہ صاحب لیڈر دوں کا افتراء قرار دے کر اس کی تردید کر رہے ہیں وہی الزام انہی صاحبزادہ

صاحب سے منسوب کر کے بے حیائی سے مصنف "سیف شیطانی" بطور ثبوت پیش کر رہا ہے۔ شرم شرم شرم!

باقی رہا دارالاسلام کا معاملہ کہ اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دارالاسلام | نے ہندوستان کو دارالاسلام ہونے کا فتویٰ دیا۔ تو میں کہوں گا کہ فتویٰ کی نوک پلک

اور دارالحرب اور دارالاسلام کی بحث کو سمجھنا آپ جیسے جاہل مطلق کا کام نہیں جو ابلا بھی صحیح نہ کہہ سکتا ہو

جو فرقہ اور محاذ سے بھی صحیح نہ بنا سکتا ہو۔ اور نظم و نشر کو بھی نہ سمجھ سکتا ہو۔ رحمانی جیسے جاہل مطلق کے سامنے

ایسی باتیں جینس کے آگے بین بھانسنے کے مترادف ہیں۔ ملاں یوسف رحمانی اور اس کے استاذ خانہ ساز

شیخ القرآن کو سلوم ہونا چاہیے کہ ان کے اکابر نے بھی اعلیٰ حضرت کے اس فتویٰ کی تائید کرتے ہوئے

ہندوستان کے "دارالاسلام" ہونے ہی کو ترجیح دی ہے۔ سنئے :

• ہندوستان نہ تو صاحبین کے قول پر "دارالحرب" ہے اور نہ امام را عظم ابوحنیفہ کے قول پر

"دارالحرب" ہے۔ (تمہید ریالخواں اشرف علی تھانوی ص ۱۷)

• "ترجیح اہندوستان کے" "دارالاسلام" ہونے ہی کو ہی جادوے کی اس صورت میں بھی

ہندوستان "دارالاسلام" ہوگا۔ (تمہید ریالخواں ص ۱۷)

● ”تھب ہے بعض اہل اسلام ہندوستان کو ”دارالحرب“ قرار دے کر آمدنی بنک کو حلال سمجھتے ہیں“
”(تہذیر الاخوان ص ۱۷)

● ”امام ابو حنیفہ صاحب نے جو ”دارالحرب“ کی تفریق کی ہے۔ اس کا ہندوستان پر صادق آنا عمل نظر سے کیونکہ امام صاحب کے پاس ”دارالحرب“ ہونے کی یہ شرط ہے کہ کوئی حکم مسلمانوں کا باقی نہ رہے اور یہاں ہندوستان میں بہت سے احکام مسلمانوں کے جاری ہیں“ (تہذیر الاخوان ص ۱۷)
● ”ہندوستان کو بہت سے علماء نے ”دارالاسلام“ کہا ہے“ (تہذیر الاخوان ص ۵۵)

مولوی اشرف علی تھانوی کی کتاب ”تہذیر الاخوان“ کے ان پانچ حوالوں کے بعد مولوی رشید امجد گنگوہی کا فتویٰ سنئے! لکھتا ہے کہ

”دارالحرب ہونا ہندوستان کا مختلف علاقے حال میں ہے اکثر دارالاسلام کہتے ہیں اور بعض دارالحرب کہتے ہیں۔ بندہ اس میں فیصلہ نہیں کرتا“ (فتاویٰ رشیدیہ ج ۱ ص ۱۷)

معلوم ہوا کہ صرف حکیم الامت ہی نہیں علماء کی اکثریت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ ہی کی موئد ہے۔ مگر یہ صرف رحمانی اور اس کے نام نہاد شیخ القرآن کو نہ اپنے حکیم الامت کی تصریحات کی خبر ہے نہ علماء کی اکثریت کے موقف کا علم ہے اور اپنی اس جہالت کے بل بوتے پر اعلیٰ حضرت کو خواہ مخواہ نشانہ بنا رہے ہیں۔ اس سادگی پر کون نہ مر جائے اسے خدا رستے ہیں اور اٹھ میں تلوار بھی نہیں

اعلیٰ حضرت کے فتویٰ کا سیاسی پہلو | اعلیٰ حضرت کا زیر بحث فتویٰ ملی و تحقیقی لحاظ سے صحیح و صواب ہونے کے علاوہ سیاسی لحاظ سے بھی مسلمانوں کی بہتری و ضاحت کا ضامن تھا اور ہندوستان کو دارالحرب قرار دینے والے دیوبندی علماء کا نظریہ مسلمانوں کی تباہی و انگریز کی تقویت کا باعث تھا۔ چنانچہ

ماہنامہ ”فاران“ کراچی | مئی ۱۹۶۵ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے کہ۔
”انگریز کے دور میں ہندوستان کے بعض علماء نے جن میں علماء دیوبند کے نام سرفہرست نظر آتے ہیں۔ ہندوستان کو دارالحرب قرار دے کر اس پر فتویٰ دیا۔ کہ یہاں کے مسلمان ہجرت کر کے کس دارالاسلام میں چلے جائیں۔ اس فتویٰ کے جو پریشان کن نتائج برآمد ہوئے۔ اس کا حال جناب ظفر حسن ایم۔ اے سے سنئے۔ جو اپنی دینداری فکر و عمل اور انگریزوں کے خلاف مزاحمت باغیانہ جدوجہد میں خاصی شہرت رکھتے ہیں۔

marfat.com

Click For More Books

ظفر حسن ایمان | کہتے ہیں کہ ہندوستان کو دارالحرب قرار دینے کا نتیجہ ہوا کہ ہزاروں سادہ لوح

مسلمان اپنے گھر بار سے محروم ہوئے۔ افغانستان پر مالی بوجھ پڑا۔ ہندوستانی

مسلمان افغانوں سے اور افغان ہندوستانی مسلمانوں سے کبیدہ خاطر ہوئے۔ اگر کسی نے فائدہ اٹھایا۔ تو وہ

انگریز تھے۔ ”نادران“ حوالہ مذکور)

کیوں ایمن آبادی ملاں جی کچھ سمجھے یا نہیں۔ دیوبندی قاذوں پر اطمینان کی اس علمی تحقیقی سیاسی
بعصیرت کی برتری کے پیش نظر اب تو نبرہ لگا دیکھئے کہ

دین کے ایمان و حرمت کے نگہبان زندہ باد

زندہ باد اے مفتی احمد رضا خاں زندہ باد

گر تم جیسے ہٹ و حرم معاند اور بددیانت و کینہ ور شخص سے انصاف و شرافت کی توقع کہاں۔

بے بسی کا اعتراف | ”سیف شیطانی“ کا جاہل مصنف اپنی علمی بے بضاعتی سے مجبور ہو کر تکفیری افسانہ
کے مندرجات کا نبردوار مکمل و مدلل جواب دینے کی بجائے ص ۲۵ پر ”جہالت کا

ازالہ“ کے زیر عنوان لکھتا ہے کہ مصنف ”تکفیری افسانہ“ نے ص ۵ سے ص ۱۲ تک بعض اشعار نقل کیئے ہیں۔

ان کے مد مقابل بغیر سوچے سمجھے اکابر دیوبند کی وہ عبارتیں جو کسی اور مقام سے تعلق رکھتی ہیں درج کر کے تقاض

ہی نہیں بلکہ کفر ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا ”ص ۲۵ حالانکہ ہم بغیر سوچے سمجھے نہیں بکو پورے

غور و خوض کے بعد عبارات و اشعار و فتاویٰ اکابر دیوبند کی کتب سے نقل کئے ہیں۔ کیا مصنف ”سیف شیطانی“

کو قیاب کا علم ہے کہ ہم نے غور نہیں کیا؟ اور یہ کہنا کہ وہ عبارتیں کسی اور مقام سے تعلق رکھتی ہیں۔ بتایا جائے

وہ کون سا مقام ہے؟

کیا کفر و شرک کے فتاویٰ اور یہ ذلیل عبارتیں اہل سنت و جماعت کے لئے ہیں۔ اگر خود دیوبندی

وہابی ایسے عقائد اختیار کر لیں جو اہل سنت کے ہیں تو ان پر یہ فتویٰ کفر نہ لگے گا جو اہل سنت پر لگ جاتا ہے

ہم نے کفر یا تعارض ثابت کرنے کے لئے ہرگز ایڑی چوٹی کا زور نہیں لگایا ہم نے تو صرف اور صرف بعینہ

عبارات و فتاویٰ اکابر دیوبند کی کتب سے نقل کئے ہیں اور کچھ نہیں۔

مرفوع القلم؟ | زبان رکلام سے ”سیف شیطانی“ کے جاہل مصنف کی ناواقفیت و جہالت ملاحظہ ہو

مزید لکھتا ہے ”اول الذکر قویہ بات ہے کہ فتویٰ اعتقاد پر ہوتا ہے نہ کہ ہر لفظ پر

خواہ وہ کسی حالت میں ہو چونکہ حدیث پاک میں خود نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نابالغ بچے

مجنوں اور غینہ کرنے والے پر شرعی حکم نافذ نہیں ہوتا چنانچہ ادنیٰ سی مثال پیش خدمت ہے۔ انسان

رات کو نیند میں بحالت خواب دیکھتا ہے کہ میں فلاں عورت سے ہمبستری کر رہا ہوں چنانچہ احتلام بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن اس پر حد نہیں لگتی..... الخ ”سیف شیطانی“ ص ۲۶۔ قارئین کو کرام ملاحظہ ہو۔ کیا گنواروں اور جاہلوں کی سی زبان ہے۔

دریافت طلب یہ امر ہے کہ ہم نے تکفیری افسانہ میں کب کسی لفظ پر یا کسی کے عقیدہ پر فتویٰ دیا ہے؟ ہمارا کون سا فتویٰ اس میں شامل ہے؟ باقی رہی یہ دلیل کہ نابالغ بچے مجنوں اور نیند کرنے والے پر شرعی حکم نافذ نہیں ہوتا۔ بتایا جائے کہ کیا دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے جب حفظ الایمان ”کھسی وہ بیچتے تھے؟“ بانی مدرسہ دیوبند نے جب ”تذیر الناس“ تصنیف کی وہ مجنوں تھے؟ مولوی رشید احمد گنگوہی اور فاضل احمد انیسٹروی نے ”براہین قاطعہ“ تحریر کی اس وقت وہ نیند کر رہے تھے؟ خواب میں نہ ناکا حد نہیں لگتی؟ تو کیا دیوبندی ملاؤں نے ”حفظ الایمان“ ”تذیر الناس“ ”براہین قاطعہ“ ”فتاویٰ رشید“ یہ کلام کا ذاتا خواب میں کیا تھا؟

یوسف رحمانی کی اس گفتگو سے ثابت ہوا کہ وہ اکابر دیوبند کی عبارات کو کفر تو سمجھتا ہے لیکن وہ کہتا ہے کہ ان پر تکفیر کا شرعی حکم اس لئے نہیں لگایا جاسکتا کہ اشرف علی صاحب تو بچے تھے نافذوی صاحب مجنوں تھے گنگوہی صاحب اور انیسٹروی صاحب نیند کی حالت میں تھے۔ بلکہ رحمانی نے بقلم خود مناظر و مصنف بن کر دیوبندی ملاؤں کی ناک کاٹ دی یا نہیں ان کے کفر کو تسلیم کر لیا یا نہیں؟

فرط محبت | مولوی یوسف رحمانی اپنے اکابر دیوبند کی گستاخانہ کفریہ عبارات کو کفریہ تو تسلیم کرتا ہے لیکن وہ کہتا ہے ”اگر کوئی شخص چند کلمات کسی کی مدح میں کہہ بیٹھے یا فرط محبت میں ایسے الفاظ نکل جائیں جو کہ ظاہری طور پر شریعت کے خلاف معلوم ہوتے ہوں تو اول اس کی تاویل کر لی جائے گی اگر تاویل نہ ہو سکے تو پھر تائل کا اعتقاد پوچھا جائے گا اور وہ ظاہر معنی کا معتقد نہیں ہے تو پھر اس پر حکم تکفیر فایذ نہ ہوگا۔“

مذکورہ بالا عبارت نے دیوبندیت کا سقیاناس کر ڈالا۔ اول اس نے تسلیم کیا اس کے اکابر کی عبارات ظاہری طور پر ہی شریعت کے خلاف ہیں۔ دوم۔ یہ کہ تاویل کرنے کا قائل ہے۔ سوم۔ یہ کہ وہ ظاہر معنی کا معتقد نہیں ہے تو پھر اس پر حکم تکفیر فایذ نہ ہوگا۔

ہمیں یہ بتایا جائے ہم نے دیوبندی اکابر ملاؤں کی جن کتابوں کے حوالے نقل کئے ہیں۔ دیوبندی ان کے ظاہری معنوں کے قائل ہیں یا نہیں؟ وہ کتابیں جن کے ہم نے حوالے دیئے ستراتی سال سے بار بار چھپ رہی ہیں کیا دیوبندیوں نے ان کے ظاہری معنوں کے برعکس مخفی یا باطنی معنوں

کا ذکر ان کتابوں کے متن یا حواشی میں کیا۔ اگر نہیں کیا تو بطور تاویل اس کا کوئی معقول و صحیح مفہوم واضح کیا؟
اگر نہیں تو پھر حکم تکفیر میں کیا تردید ہے؟

باقی رہی یہ بات کہ ”اگر کوئی شخص چند کلمات کسی کی مدح میں کہہ بیٹھے یا فرط محبت میں ایسے الفاظ نکل جائیں..... تو حکم تکفیر عائد نہ ہوگا“ تو بتایا جائے کہ خود مصنف ”سیف شیطانی“ نے ص ۲۸ پر سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا شعر ہے

ذی تصرف بھی ہے ماذون بھی مختار بھی ہے

کار عالم کا مدبر بھی ہے عبد القادر

اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی مدح کے اشعار جو ص ۲۸ پر منقول ہیں۔

مشکلیں میری آسان فرما سیے

میرے مشکل کشا شاہ احمد رضا

وغیرہ فرط محبت میں نہیں بلکہ فرط غیظ و غضب اور دشمنی میں لکھے گئے ہیں ان پر کون سے

ضابطہ شریعت سے کفر و شرک کے احکام جاری کئے جاتے ہیں پوچھئے حال منہ نام راولپنڈی سے
یا خود بتائیے کہ ان اشعار کو نقل کرنے کا مقصد کیا ہے؟

مصنف ”سیف شیطانی“ نے ص ۲۲ پر مولانا احمد سعید کاظمی صاحب کی کتاب
غلط استدلال | تسکین الخواطر ص ۲۸ اور ص ۱۲۴ سے بھی دو حوالے نقل کر کے اپنے اکابر کو تکفیر کے

حکم شرعی سے پہلے کی کوشش کی ہے حالانکہ کاظمی صاحب نے صاف لکھا ہے ”اللہ تعالیٰ سے نزدیکی
حاصل کرنے والا بندہ محبوب ہونے کے بعد اپنے معنو یا حق سے کوئی گناہ نہیں کرتا اور وہ اپنے کان

آنکھ وغیرہ سے جو کام کرتا ہے وہ سب جائز اور شرع کے مطابق ہوتے ہیں۔ لیکن ان معنی کو جب الفاظ
حدیث پر پیش کیا جاتا ہے تو کوئی لفظ ان کی تائید نہیں کرتا“ (تسکین الخواطر ص ۲۸) دوسری جگہ لکھتے ہیں

”اور پھر وہ اپنے باطن کے ساتھ حق تعالیٰ کی طرف پوری طرح متوجہ ہو جاتا ہے تو اس کے لئے وجد اور سرور
اور شوق اور عشق اور سبے معنی کا ظہور ہونے لگتا ہے“ (تسکین الخواطر ص ۱۲۴)

مصنف ”سیف شیطانی“ نے یہ عبارات خود نقل کی ہیں۔ عرض یہ ہے کہ کاظمی صاحب نے یہ اہل سنت
کا مسلک بیان کیا ہے لیکن دیہندیوں و ہابیوں کو وجد، ذوق، مسک، عشق و محبت وغیرہ سے کیا واسطہ؟

اور پھر وہی سوال پیدا ہوگا کہ کیا بانی مدرسہ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی نے ”تذییر الناس“ مولوی اشرف علی
تھانوی نے ”حفظ الایمان“ مولوی رشید دہلوی نے ”برہین قاطعہ“ اسماعیل دہلوی نے ”تقویت الایمان“

”مراد مستقیم کی مرید گستاخانہ جملات و جہد و شوق۔ ذوق و سُکر کی حالت میں لکھی تھیں جو لانا کاغذی صاحب نے اہل اللہ کی شان و بیان کی ہے یا عجب بان خدا کے گستاخوں بے ادبوں کی۔ آخر اس اُلٹی کھوپڑی کا بھی کچھ ٹھکانہ ہے! نام نہاد و عافی، کاغذی صاحب کی کتابوں میں پناہ تلاش کر رہا ہے۔ وہ اپنے اکابر کا مسلک دیکھے وہ کیا کہتے ہیں۔ ملاحظہ ہو مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں۔

”یہ بات محض بے جا ہے کہ ظاہر میں لفظ بے ادبی کا بولنے اور اس سے کچھ اور معنی مراد لیجئے۔ معتاد و پہلی بولنے کی اور جگہ میں ”(فقوت الایمان“ ص ۲۵)

لیجئے! تاویل کرنے والوں اور ظاہری معنوں کے برعکس باطنی یا معنی معنوں پر عمل کرنے والوں کی زعمیہ المسلمین نے گردن کاٹ دی ہے۔

فصول اعتراض | مصنف ”سیف شیطانی“ کا سیدنا اعلیٰ حضرت یا دیگر علماء کرام و شعرا اہل سنت سے امداد و استعانت پر مشتمل اشعار نقل کر کے یہ بکواس کرنا کہ ”یہ نہ سوچا کہ شاید یہی فتویٰ احمد رضا کی ذمہ داری کے لئے سیف بے نیام بن کر رہ جائے گا“ (ص ۲۵)۔ بھلا ہم اہل سنت پر یہ فتویٰ کس طرح فائدہ ہو سکتا ہے یا سیف بے نیام بن سکتا ہے ہم تو انبیاء و رسل علیہم السلام اور بزرگان دین سے امداد و استعانت طلب کرنے کے قائل ہیں۔ سیف بے نیام تو بننے گا ان کے لئے جو اپنے مولویوں اور درویشوں سے امداد و اعانت بھی طلب کرتے ہیں۔ اور شرک و کفر کا فتویٰ بھی دیتے ہیں جو گھر گھر میں کام آ جائے۔ ہمارے لئے سیف بے نیام جب ہوتا جبکہ ہمارے اکابر نے انبیاء و رسول علیہم و آلہم و رضی اللہ عنہم سے امداد کو شرک و کفر قرار دیا ہوتا اور ہم امداد طلب کر رہے ہوتے۔ کہتے ہیں دُنیا بے وقوفوں سے پاک ہو گئی۔

مصنف ”سیف شیطانی“ نے ص ۲ و ص ۲۵ پر حضورِ فوٹ اعظم و سرکارِ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ ہم سے امداد کے بعض اشعار بکوالہ چٹان“ ۱۸ نقل کرنے کے بعد مزید ایک اور بے وقوفی اور جھوٹ کا مظاہرہ کیا ہے۔ بعنوان ”احمد رضا خاں بریلوی کا فتویٰ“ لکھا ہے جو لوگ حضرت علی کے بارے میں ذیل کے شعر کا عقیدہ رکھتے ہیں وہ بھی مرتد اور کافر مطلق ہیں۔

علی مشکل کشا شیرِ خدا تھا اور حسیدِ رقتا
دو بالا مرتد تھا راکبِ دوشش پیمرِ رقتا

”اعلام الاعلان بان ہندوستان دارالاسلام“ بکوالہ چٹان“ ۱۸

حالانکہ اس شعر میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا فتویٰ مشکل کشا کہنے پر نہیں بلکہ دو بالا مرتد تھا

marfat.com

Click For More Books

راکب دوش پیمبر تھا پر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا فتویٰ ہے۔ یعنی جو لوگ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کو راکب دوش پیمبر کا مرتبہ نبوت و رسالت سے دو بالا قرار دیتے ہیں وہ کافر و مرتد ہیں نہ کہ مشکل کشا کہنے والے۔ لیکن مصنف ”سیف شیطانی“ اپنے اند سے پن کے باعث یہ صحیح بات سمجھنے سے قاصر ہے۔ اور پھر استعداد و قابلیت اور علم تحقیق کا یہ عالم ہے کہ ہر کجواس کے ثبوت میں ہفت روزہ ”چٹان“ لاہور کا حوالہ دے رہا ہے۔ کتنا مستند و معتبر راوی ہے۔

اور کجواس نے اور بے ایمانی کی دلدی بجی۔
صریح جہالت و بہتان | احمد رضا خاں بریلویوں کے ”خدا“ ہیں کے زیر عنوان ص ۱ پر لکھا ہے

یہ دُعا ہے یہ دُعا ہے یہ دُعا
 تیرا اور سب کا خدا احمد رضا
 لیکن کمال خیانت اور بے ایمانی ہے اس سے آگے کا شعر ہضم کر گیا۔ دوزں شعرا اس طرح ہیں۔
 یہ دُعا ہے یہ دُعا ہے یہ دُعا
 تیرا اور سب کا خدا احمد رضا
 تیری نسل پاک میں پیدا کرے
 کوئی تجھ سا دوسرا احمد رضا (لاحظہ ہو فقرہ الروح)
 مالا نکہ ان اشعار میں شاعر اعلیٰ حضرت قدس سرہ کو خدا نہیں کہہ رہا بلکہ اعلیٰ حضرت اور سب کے خدا سے دُعا کر رہا ہے۔

بتائے خیانت اور بے ایمانی کے سوا دیوبندیت کے پٹے میں کیا ہے؟ ہر بات میں جلسازی اور فریب ان کا محبوب مشغلہ ہے۔

لاحظہ ہو ص ۲۹ پر تو سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کو بریلویوں کا خدا قرار دیا تھا۔ ص ۹
تضاد بیانی | ملاحظہ ہو اپنے شیطانی تخیلات سے ایک اور رضا خانی خدا تجویز کر لیا لکھا ہے
 ”رضا خانی خدا“

فرید با صفا ہستی - محمد مصطفیٰ ہستی
 چھا گویم چھا ہستی - خدا ہستی خدا ہستی
 ”دیوان محمد“ کا حوالہ بغیر صفحہ کے دیا گیا ہے۔ نا معلوم یہ کتاب کب اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمائی تھی اور کب دیوبندیوں کے وہی خیالی پریس صدارت سیتاپور میں چھپی تھی۔ سوال یہ ہے کہ کیا ایک

وقت میں دود و خدا ہو سکتے ہیں۔ یہ یوں کے دود و خدا بیک وقت گھر کر انہیں مسلمان بھی تسلیم کر رہا ہے۔
”دیوان محمد کے ان اشعار سے قبل لکھتا ہے۔ یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرما میں یہود۔ بھلا جو دود و انسانوں کو
خدا مانتا ہو کیا وہ بھی مسلمان ہو سکتا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ یہ ملاں رحمانی کی دروغ گوئی و دل کی بھڑاس ہے۔
مصنف ”سیف شیطانی“ نے تکفیری افسانہ کا انداز اختیار کرتے ہوئے کچھ نقالی بھی فرمائی اور
مس طرز پر ہم نے ان کے اکابر کے عقائد و کفریات و تضادات پیش کئے تھے اس کو بھی یہ شوق پڑا یا
ہے ص ۲۹ پر احمد سعید کاظمی کا فتویٰ کے زیر عنوان مولانا کاظمی صاحب کا فتویٰ نقل کرتا ہے ”جس شخص
کا یہ عقیدہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو وصف الوہیت عطا فرما دیا ہے وہ مشرک و ملحد ہے۔“ (تسکین الخواطر ص ۲۵)
معلوم نہیں کاظمی صاحب کی یہ عبارت نقل کرنے سے جاہل مصنف کو کون سا فائدہ پہنچا اگر وہ
۵۔ یہ دُعا ہے یہ دُعا ہے بد دُعا - تیرا اور سب کا خدا احمد رضا

لکھنے والے شاعر پر مشرک و ملحد کا فتویٰ لگا چاہتا ہے تو یہ غلط ہے کہ اولاً قوشا عمر نے اعلیٰ حضرت کو
خدا کہا ہی نہیں بلکہ اعلیٰ حضرت اور سب کے خدا سے دُعا کر رہا ہے۔ مصنف مردود نے بے ایمانی کر کے آخری
شعر نقل نہیں کیا کہ اگر بالفرض تسلیم کر لیا جائے کہ شاعر نے خدا کہا ہے تو مولانا کاظمی صاحب اپنے بیان
میں وصف الوہیت ماننے والے کو ملحد و مشرک فرما رہے ہیں۔ وصف اور ذات میں فرق ہے لہذا
کوئی تضاد نہ ہوا۔ دوم یہ کہ شاہ جاہل مصنف مولانا علامہ کاظمی صاحب کی تسکین الخواطر ص ۲۵ سے
مندرجہ ذیل عبارت نقل کر کے تضاد ثابت کرنا چاہتا ہے اور خود کاظمی صاحب کو اپنے ہی فتویٰ سے
ملحد و مشرک بنانا چاہتا ہے تو یہ بھی زری حماقت اور پوسے درجہ کا پاگل پن ہے۔ مولانا علامہ کاظمی صاحب
”تسکین الخواطر ص ۲۵“ کی عبارت میں فرما رہے ہیں: ”اللہ تعالیٰ اپنے بعض بندوں کو جنہیں وہ چاہتا ہے
اپنی کل صفات جمع کر دیتا ہے۔“ یہ مصنف جاہل کی بے ایمانی ہے وہ کاظمی صاحب کی عبارت میں تضاد
ثابت کرنے کے لئے اس جگہ صفات کے درمیان برکت بند کر کے صفات (الہیہ) لکھ کر مفہوم بدل رہا
ہے اور پھر مولانا کاظمی صاحب اپنی اس عبارت کی وضاحت میں کہ کل صفات جمع کر دیتا ہے اس کے
حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں: ”لفظ کل سے وہ کل صفات مراد ہیں جن کا مظہر ہونا بندہ کے حق میں
شرعاً و عقلاً ممکن ہے“

لیکن جاہل دیوبندی خائن مصنف کاظمی صاحب کا وضاحتی حاشیہ ہضم کر گیا اور اپنے زعم باطل
میں تضاد ثابت کر دیا جو سراسر بددیانتی و بے ایمانی پر مبنی ہے۔ سب مقصد و سبے ربط باتیں بنانا
مصنف ”سیف شیطانی“ کا محبوب مشغلہ ہے۔ مفتی احمد یار گلپانی کا عقیدہ کے زیر عنوان ص ۳ پر لکھتا ہے

”حقیقت محمد کو رب ہی جانے“ (جاء الحق ص ۹۹) بھلا اس کے نقل کرنے سے کیا فائدہ یا تو اس عقیدہ پر خود علماء اہل سنت سے فتویٰ کفر یا تضاد ثابت کرتا۔ بعض عبارات نقل کر دینے سے کیا فائدہ ہے۔ بھلا کیا یہ ”تکفیری افسانہ کی طرز ہے؟“ بالی مدرسہ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی نے بھی لکھا ہے

سے رہا جمال پر تیرے جواب بشریت
نہ حبنا کچھ بھی کسی نے تجھے بنجر ستار ”(تضاد قاسمی)
نانوتوی صاحب معروفہ ثانی میں یہ بتا رہے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بنجر ستار یعنی اللہ تعالیٰ کے کسی نے بھی کچھ نہ جانا۔ یہی مفتی احمد یار خان صاحب مرحوم فرما رہے ہیں کہ حقیقت محمد کو رب ہی جانے
بتائیے مفتی صاحب نے کون سی بات غلط کہی ہے؟

ص ۳۱ پر سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے رسالہ صلیہ خالص الاعتقاد ص ۳۱ سے بعنوان احمد رضا
خان کا فتویٰ یہ نقل کیا ”ہم نہ ظلم الہی سے مساوات مانیں نہ غیر کے لئے علم بالذات جانیں اور عطا الہی
سے بھی بعض علم ملنا ہی ملتے ہیں نہ کہ جمیع اس سے بڑھ کر جس امر کا اعتقاد میری طرف کوئی کرے
مفتی و کذاب ہے۔“ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی اس عبارت کے مقابلہ میں بعنوان احمد سعید کاظمی
کا عقیدہ تسکین الخواطر ص ۱۳۱ پر نقل کیا ”حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام علوم ظاہر و باطن اول و آخر کا
احاطہ فرمایا ہے“

اور اس کے ساتھ پھر اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ”نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب اگلوں
بچھلوں کا علم جانتے ہیں اور تمام گزشتہ و آئندہ سے آگاہ ہیں“ (بحوالہ الدولۃ المکیہ ص ۲۴)
”نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام اشیاء کو جانتے ہیں اللہ کے کام احکام اور صفات اور اسماء اور
افعال اور آثار تمام علوم ظاہر و باطن و اول و آخر کا احاطہ فرمایا۔“ (بحوالہ الدولۃ المکیہ ص ۲۶۹)
اگرچہ ان عبارات میں مصنف کا تصرف ذاتی معلوم ہو رہا ہے لیکن پھر بھی اس کا بطل مراد
پوری نہیں ہوتی۔ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کے اپنے کلام اور مولانا کاظمی صاحب کے بیان میں قطعاً
کوئی تضاد نہیں ہے تضاد اس وقت ہوتا جبکہ اعلیٰ حضرت علم میں مساوات اور علم بالذات کی نفی کرتے
اور مولانا کاظمی صاحب یا خود سرکار اعلیٰ حضرت کسی بھی جگہ علم میں اللہ تعالیٰ سے مساوات و نبی پاک صلی
اللہ علیہ وسلم کے علم غیب بالذات کا اقرار فرماتے تو تضاد ثابت ہوتا۔ کاظمی صاحب اور خود اعلیٰ حضرت
علیہ الرحمۃ کی مورخ الذکر عبارات میں نہ تو علم میں مساوات کا ذکر ہے نہ علم بالذات کا بیان ہے نہ جمیع
معلومات الہیہ کے عقیدہ کا اظہار ہے اگر کچھ ہے تو وہ نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم

کے لئے ظاہر و باطن اول و آخر کے علوم کا احاطہ کرنے کا ذکر ہے۔ انگوں پھلوں کے علم جاننے کا عقیدہ بھی تضاد پیدا نہیں کرتا۔ کیونکہ اول و آخر ایک جگہ ہے اس کا علم جاننے سے مساوات یا مماثلت نہ ہو گی۔ اللہ تعالیٰ کا علم ذاتی غیر متناہی جس کی کوئی انتہا نہیں قدیم اور غیر حادث اور حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا علم شریف اول و آخر کے حالات ابتدائے آفرینش سے تا قیام قیامت اور دخول جنت و روضہ سکے کے حالات پر مشتمل اور عطا ئی ہے۔ لہذا تضاد ثابت نہ ہوا۔ اگر اول و آخر کے علم سے مساوات یا مماثلت یا جمع معلومات الہیہ ثابت ہوتی ہیں تو پھر فتویٰ شرک کی زد میں بانی مدرسہ دیوبند مولوی محمد قاسم نانوتوی بھی آتے ہیں ملاحظہ ہو وہ کہتے ہیں ”علوم اولین مثلاً اور ہیں اور علوم آخرین اور لیکن وہ سب علوم رسول اللہ علیہ وسلم میں مجتمع ہیں“ (تکذیر الناس ص ۸) معنف ”سیف شیطانی“ نے ص ۳۱ کے نیچے اور ص ۳۲ پر ”قہر القادر“ ص ۲۸ فتاویٰ افریقیہ ص ۸۱ ”عرفان شریعت“ ص ۳۲-۳۳ سے بعض دیوبندی دہالی پجری قسم کے مولویوں اور بعض لیڈروں کی تکفیر ثابت کی ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ معنف اسی کتب میں مذکور دلائل کا جواب دیتا اور پھر ہم سے جواب کا مطالبہ کرتا لیکن معنف نے ان فتاویٰ کی نقل پر اکتفا کیا ان کتب میں مذکور دلائل کو چھوا تک نہیں اور نہ تضاد ثابت کرنے کے لئے متبادل عبارت نقل کی جس سے تضاد ثابت ہوتا کسی فتویٰ کا محض نقل کر دینا بے معنی ہے۔

اسی طرح ص ۳۲ و ص ۳۳ پر اعظمی حضرت علیہ الرحمۃ کے چند فتاویٰ ملفوظات ص ۳۴ ج ۲ - رسالہ تمہید ایمان ص ۴۳ ”عرفان شریعت“ ص ۳۱ ج ۲- ”عرفان شریعت“ ص ۳۱ ج ۲- سے نقل کئے گئے ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اعظمی حضرت امام اہل سنت نے مولوی اسماعیل دہلوی اور یزید پیر کی تکفیر سے امام اعظم علیہ الرحمۃ کے اتباع میں سکوت فرمایا۔ یہ فتاویٰ اپنی جگہ حق اور سچ ہیں۔ اسماعیل دہلوی کے قائد کفر ہیں جن کا رد ”الکوئیتہ اشہابیہ“ میں فرمایا۔ لیکن اسماعیل کی تو بہ مشہور ہونے کے باعث اس کی تکفیر و لعن سے توقف و سکوت فرمایا۔ اس سلسلہ میں معنف ”سیف شیطانی“ کو چاہیے تھا کہ وہ تضاد ثابت کرنے کے لئے متبادل فتاویٰ نقل کرتا جس سے ثابت ہوتا کہ ایک طرف تو اسماعیل و یزید کی تکفیر سے توقف ہے اور دوسری طرف تکفیر و لعن کے قائل ہیں لیکن معنف نے ایسا ثابت نہیں کیا نہ ہو سکتا ہے۔

کذب افتراء کی انتہا | معنف ”سیف شیطانی“ ص ۳۲ پر لہجوان احمد رضا خاں بریلوی کے والد ماجد کا فتویٰ ”لکھا ہے“ مولانا مفتی احمد صاحب مرحوم لکھتے ہیں

marfat.com

Click For More Books

”مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی محمد قاسم نانوتوی علمائے دین اور مومنین صادقین میں سے ہیں“ تحفۃ المقلدین ص ۱۵ منقول از رسالہ صدائے حق ص ۱۳۷۔ یہ وہ بدترین شیطانی جھوٹ اور ایسی افتراء ہے جس کی نظیر نہیں ملتی۔ نہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کے والد بزرگوار کا نام نامی مولانا نقی احمد صاحب ہے نہ دنیا میں ان کی تحفۃ المقلدین کے نام سے کوئی کتاب ہے، نہ وہ مطبوعہ صمدی سیتاپور میں چھپی ہے، نہ اس کا کوئی وجود ہے۔ ”صدائے حق“ رسالہ دیا نیہ کا اپنا چرچہ ہے اور اس کے معینہ و شمارہ نمبر کا بھی حوالہ مذکور نہیں محض ص ۱۳۷ لکھ دینا کافی نہیں۔ آج سے بہت پہلے اور یوسف رحمانی کی ولادت سے بہت پیشتر اس جعلی کتاب کا خالص الاحقاد ص ۱۱ اور ”شہاب الثاقب“ ص ۱۱ فاضل اجل علامہ مولانا محمد اجل مفتی سنبھل علیہ الرحمۃ اس شیطانی افتراء اور من گھڑت کتاب کی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے والد گرامی کی طرف نسبت کی تردید فرما چکے ہیں اگر مصنف ”سیف شیطانی“ ہیں یہ کتاب دکھا دے تو ایک ہزار روپیہ انعام پیش کر دیں گے۔ اس من گھڑت فرضی کتاب کے فرضی حوالہ کی بنیاد پر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے خلاف غلیظ بازاری خرافات کا مظاہرہ کوئی جدی پشتی حرامی ہی کر سکتا ہے جس کی رگوں میں شیطانی خون گردش کر رہا ہو۔ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کے خلاف جن ذلیل ترین خرافات کا مظاہرہ کیا کوئی کبھی بھی یہ زبان استعمال نہیں کر سکتا ہے۔ اسی طرح اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے پیر بھائی کا عقیدہ بیان کرتے ہوئے اس من گھڑت کتاب ”تحفۃ المقلدین“ کا نام لینا اپنے کذاب اعظم ہونے کا اعلان کرنا ہے۔ لھذا اللہ علی الذین

دیوبندی طاں اپنے بڑے بڑھوں کا اسلام ثابت کرنے کے لئے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے والد گرامی پر افتراء کرنے میں شرم و حیا اور قطعاً غیرت محسوس نہیں کرتا اور جھوٹ پر جھوٹ مارتا جا رہا ہے۔ دیوبندی طاں نے رشید گنگوہی اور قاسم نانوتوی کو مسلمان ثابت کرنے کے لئے ”تحفۃ المقلدین“ نامی کتاب تو گھڑ لی اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے والد گرامی علیہ الرحمۃ کے ذمہ لگا دی لیکن اس جابل طاں کو اپنے گھر کی خبر ہی نہیں دیکھئے کتاب ”مولانا محمد احسن نانوتوی ص ۸۸-۸۹ اس پر مدرسہ دیوبند کے سابق مفتی اعظم مفتی محمد شفیع دیوبندی ساکن کراچی کی تائید و تصدیق موجود ہے اور ص ۱ پر مفتی محمد شفیع دیوبندی نے اس کتاب کا تعارف لکھا ہے۔ اس میں لکھا ہے ”مولانا محمد احسن نانوتوی نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے والد محترم مولوی نقی علی طاں کو عید گاہ سے یہ پیغام بھجوایا کہ میں نماز پڑھنے کو آیا ہوں پڑھانا نہیں چاہتا آپ (مولانا نقی علی) تشریف لائیے جسے چاہیے امام کیجئے میں اس کا اقتدار کروں گا“ پھر چند سطر بعد لکھتے ہیں ”مگر مولوی (نقی علی طاں) صاحب نے براہ مسافر نوازی کوئی غلطی تو ثابت

ذکی اور نہ مجھ کو اسکی اطلاع دی بلکہ اول ہی کفر کا حکم شائع کر دیا..... مولوی نقی علی خاں صاحب نے ایک استفتاء رام پور سے منگوایا جس کی رد سے میری تکفیر مشہور کی۔
یاد رہے کہ یہ تکفیر مولوی قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کی تہذیر الناس کی تائید و حمایت کی بنا پر کی گئی تھی (لاحظہ ہو کتاب "مولانا محمد احسن نانوتوی" ص ۸۹-۹۰)۔ ملاں یوسف رحمانی کو اپنے گھر کی تو خبر ہی نہیں اُن کے اکابر تو کہہ رہے ہیں کہ الموصوف علیہ الرحمۃ کے والد بزرگوار مولانا مفتی نقی علی خاں صاحب قدس سرہ نے تہذیر الناس کے عقیدہ ختم نبوت کے انکار کی بنا پر مولوی احسن نانوتوی اور قاسم نانوتوی کی تکفیر کی لیکن مصنف "سیف شیطانی" اُس کے مقابلہ میں فرضی کتابیں گھڑ کر اپنے اکابر کا ایمان و اسلام ثابت کرتا ہے۔ کیا اس طرح ہی دیوبندیت کا دفاع ہوگا؟

حاجی امداد اللہ صاحب پرافتراء | مصنف "سیف شیطانی" اور تو اور اپنے اکابر دیوبند کے پیرو مرشد حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کی علیہ الرحمۃ پر بھی افتراء سے باز نہیں آیا۔ لکھتا ہے "حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کی مولانا (رشید) گنگوہی کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں مولوی رشید احمد صاحب عالم ربانی اور فاضل حقانی ہیں سلف صالحین کا نمونہ جامع بین الشریعت والطرقت ہیں شب روز خدا اور رسول کی رضامندی میں مشغول رہتے ہیں..... ہندوستان میں مولوی صاحب فرد واحد ہیں مسائل مشککہ کی عقدہ کشائی مولوی صاحب سے ہوتی ہے۔ اتباع سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں محو ہیں محبت رسول کریم اور عشق خداوندی میں مستغرق ہیں حق گو ہیں لَا يَخَافُونَ كُوفَةً لَا يَخُوفُ عَنِ اللَّهِ كَيْفَ دِينِ كَيْفَ حَمِيَّتِ وَاشَاعَتِ اَوْ تَبْلِيغِ فِي كَيْفِ طَاعَتِ كَرْنِ دَاوِے كَيْ طَاعَتِ كَا كُوْنِ دُرْ نِهِيں رَكْنِ كَيْ مَصْدَقِ هِيں۔ خدا كَيْ اُو پر پورا توكل رَكْنِ هِيں بدعات سے پورے خود پر محتجب ہیں۔ اشاعت سنت ان کا پیشہ ہے بدعتیں ان كَيْ خُوش عقیدہ بنانا ان کا طریقہ ہے ان كَيْ صحبت اہل اسلام كَيْ راسخ کیمیا اور اسیرار اعظم ہے ان كَيْ پاس بیٹھنے سے اللہ یاد آتا ہے۔ یہی اللہ والوں كَيْ علامت ہے اور تارک الدنیا ہیں راعب الی آخرت ہیں تصوف اور سلوک میں کامل ہیں..... فقیر ان كُو اپنے واسطے ذیل نجات تجتہا ہے۔۔۔۔۔ میرا اور مولوی صاحب کا ایک عقیدہ ہے..... الخ"

حاجی صاحب كَيْ نام سے منسوب اس قسم كَيْ پُر فریب و مغالطہ آمیز الفاظ پر مشتمل ایک طویل مضمون ص ۳۶۲ پر نقل کیا ہے لیکن اتنے بڑے دعوؤں پر حاجی امداد اللہ صاحب كَيْ اپنی تصانیف میں سے كوئی حوالہ نقل نہ کیا۔ "صدائے حق اور چٹان" کا حوالہ کیا اتنے بڑے دعوؤں كَيْلئے کافی ہو سکتا ہے

marfat.com

Click For More Books

”صدائے حق“ اور ”چٹانِ یونبندی“ کے اخبار ہیں۔ حاجی امداد اللہ صاحب وہ ہیں جنہوں نے اپنی شہرہ آفاق تصانیف ”فیصلہ ہفت مسئلہ“ اور ”شائم امدادیہ“ میں دیوبندی دھرم کی وہ لٹاڑ کی سہ ماہی قیامت یاد رہے گی۔
”مٹاں یوسف کو حاجی صاحب کا نام لیتے ہوئے شرم آنی چاہیے تھی مگر شرم ان کے پاس کہاں جب شرم و حیا رخصت ہو جائے تھی کوئی ایسی باتیں کرتا ہے۔ حاجی صاحب کے فرضی مکتوب کے چند دعوؤں پر نظر ڈالیے۔ خط کشیدہ عبارات و الفاظ کو ملاحظہ فرمائیے۔

نمبر ۱۔ مولوی رشید احمد گنگوہی خدا اور رسول کی رضامندی میں مشغول ہیں۔

حالانکہ مقتول السلیم مولوی اسماعیل دہلوی ”تقویت الایمان“ میں صاف لکھتے ہیں:
”رسول کے چاہنے (رضا) سے کچھ نہیں ہوتا“ (”تقویت الایمان“ ص ۵۵)

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں ”یوں کہنا کہ اگر رسول چاہے تو فلاں کام ہو جائے گا شرک ہے“ (”بہشتی زیور“ اول ص ۲۵)

جوابات رسول اللہ ﷺ کے لئے دہلوی اور تھانوی شرک کہتے ہیں وہ گنگوہی کے لئے کس طرح روا ہو گئی کہ خدا اور رسول کی رضامندی میں مشغول ہیں۔

نمبر ۲۔ مولوی رشید صاحب فرد واحد میں مسائل مشککہ کی عقدہ کشائی مولوی صاحب سے ہوتی ہے۔

اگر یہ صحیح ہے تو ماننا پڑے گا حاجی صاحب کے نزدیک تمام دیوبندی دہلوی ”مٹاں یوسف“ کا نام لے کر مولوی غلیل انبیٹھوی، اشرف علی تھانوی، انور کاشمیری، محمود الحسن دیوبندی، حسین احمد مدنی وغیرہ سب جاہل و بے علم ہیں کیونکہ حاجی صاحب لکھتے ہیں کہ مولوی رشید احمد صاحب فرد واحد ہیں مسائل مشککہ کی عقدہ کشائی ان سے ہوتی ہے۔ حاجی صاحب مولوی رشید کو فرد واحد لکھ کر دیوبندی ملاؤں کی جہالت اور علمی بے بضاحتی پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔

نمبر ۳۔ تارک الدنیا ہیں

اگر یہ صحیح ہے تو تارک الدنیا ہونا کس طرح سنت نبوی کے مطابق ہو سکتا ہے۔ کیا حضور اقدس ﷺ جلد دنیاوی امور کو (تعلیم امت کے لئے ہی سہی) انجام نہیں دیتے تھے؟

نمبر ۴۔ فقیر (یعنی حاجی امداد اللہ صاحب) ان (مولوی گنگوہی) کو اپنے واسطے ذریعہ نجات سمجھتا ہے۔

یہ بات بھی دیوبندی دھرم پر ایک بہت بڑی ضرب ہے ایک نئی مسلمان کہتا ہے میں حضور

فوتِ اعظم سرکارِ بلنداد یا حضورِ خواجہ غریب نواز یا سرکارِ داتا صاحبِ قدس کی ذواتِ قدسیہ کو
اپنے لئے ذریعہ نجات سمجھتا ہوں تو کفر و شرک کے خانہ ساز فتوؤں کے دریاؤں میں سیلاب آ جاتا ہے
لیکن خود مولوی گسنگوہی کو نہ صرف اپنے لئے بلکہ حاجی امداد اللہ صاحب کے لئے ذریعہ نجات مان رہے ہیں
طاں رحمانی نے یہ کلمہ کرگویا تاثر دیا ہے کہ حاجی امداد اللہ صاحب رشید گنگوہی کے لئے ذریعہ نجات
نہیں بلکہ طاں رشید حاجی صاحب کے لئے ذریعہ نجات ہیں۔ حاجی امداد اللہ صاحب رشید گنگوہی
کے پیر و مرشد نہیں بلکہ رشید احمد گنگوہیؒ حاجی امداد اللہ صاحب کے پیر و مرشد اور ان کے لئے
ذریعہ نجات ہیں۔

نہ ہر۔ میرا اور مولوی (رشید احمد گنگوہی) صاحب کا ایک عقیدہ ہے۔

یہ بات سراسر جھوٹ افتراء اور بکواس ہے۔ یقین نہ آئے تو کوئی بھی شخص حاجی امداد اللہ صاحب
کا فیصلہ ہفت مسئلہ اور شہنام امدادیہ اور رشید گنگوہیؒ کا فتاویٰ رشیدیہ اور ان کی تصدیق شدہ
”براہین قاطعہ“ لے کر بیٹھ جائے۔ رشید کے انگریزی فتوؤں سے حاجی امداد اللہ صاحب کا فرد و مشرک
و بدعتی قبر پرست نظر آئیں گے۔ زیادہ۔۔۔ جدوجہد کی ضرورت نہیں خود مولوی رشید احمد گنگوہی سے
پوچھئے کیا آپ کا اور حاجی امداد اللہ صاحب کا عقیدہ ایک ہے تو وہ گاندھی جی کی جے اور محمود الحسن کی
جے کا فرہنگاگر صاف صاف بتا دیں گے۔

”حجت قول و فعل مشائخ سے نہیں ہوتی۔۔۔۔۔ جناب حاجی (امداد اللہ) صاحب سلمہ اللہ کا ذکر
کہ ناموسولات شرعیہ میں سب سے جاسے“ واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہیؒ معنی عنہ
فہر رشید احمدؒ (فتاویٰ رشیدیہ جلد اول ص ۹۱)

بتائیے مولوی رشید احمد گنگوہیؒ تو کبہ رہے ہیں کہ سوالات شرعیہ میں حاجی امداد اللہ صاحب کا
ذکر کیا ہے یا۔ وہ شرعی مسائل اور دینی عقائد کو کیا جانیں۔ کیا مولوی گنگوہیؒ جی کے اس حوالہ سے یہ ثابت
نہیں ہوا کہ حاجی صاحب اور ان کے عقائد میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ وہ شرعی مسائل میں حاجی صاحب
کا نام لینا اور ذکر و سنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ ان کے نزدیک حاجی امداد اللہ صاحب شرعی مسائل میں جاہل
و سبے خبر ہیں۔ مگر اس کے باوجود طاں رحمانی کھینچا تانی سے حاجی امداد اللہ صاحب اور مولوی رشید احمد
گنگوہیؒ کا ایک عقیدہ بتا رہا ہے۔ اور سینے مولوی رشید احمد گنگوہیؒ صاحب حاجی صاحب کی مسائل شرعیہ
سب سے خبری یوں بیان کرتے ہیں:

سوال = رسالہ ہفت مسئلہ مطبوعہ نظامی جو کہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سے

marfat.com

Click For More Books

منسوب ہو کر شائع ہوا ہے یہ نسبت حاجی صاحب سلمہ کی غلط ہے یا نہیں؟
جواب :- ”یہ رسالہ ”فیصلہ ہفت مسئلہ“ ان (حاجی امداد اللہ صاحب) کا لکھا ہوا نہیں کسی نے لکھا
ان (حاجی صاحب) کو سنا دیا انہوں نے اصل مطلب کو دیکھ کر اباحت کی تصحیح کر دی اور (ان کو) حل
اہل زمانہ سے خبر نہ ہوئی“ واللہ تعالیٰ اعلم ”فتاویٰ رشیدیہ“ جلد اول ص ۹۴

جاننا چاہیے پہلے تو رشید احمد گنگوہی نے اپنے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ صاحب کا ذکر مسائل
شرعیہ میں بے جا بتایا تھا اور اب فرما رہے ہیں کہ انہوں نے ”فیصلہ ہفت مسئلہ“ کی تصحیح کر دی انہیں حال
اہل زمانہ سے خبر نہ ہوئی۔ بتائیے ایسے حالات میں کوئی کس طرح یقین کرے کہ حاجی امداد اللہ صاحب
اور مولوی رشید احمد گنگوہی کا ایک عقیدہ ہے۔ اور پھر شفاء امدادیہ اور فیصلہ ہفت مسئلہ اور
”فتاویٰ رشیدیہ“ و ”براہین قاطعہ“ سب کے سامنے ہے ہر ذی علم جان سکتا ہے کہ حاجی امداد اللہ
صاحب اور مولوی رشید احمد گنگوہی کے عقائد و نظریات میں زمین و آسمان کا فرق ہے مگر طاں یوسف
دنیا کی آنکھوں میں دھول بھونک رہا ہے دن کو رات اور رات کو دن بتا رہا ہے اپنی جلسازیوں کے
کرتب دکھا کر لوگوں کو بے وقوف بنانا چاہتا ہے تاکہ سادہ لوح انسان دیوبندیت کے حبال میں
پھنسے رہیں۔

شیر ربانی میاں شیر محمد شریقیوری علیہ الرحمۃ پر افتراء | سیف شیطانی کے ذیل مصنف نے
اپنے مقتدی ملاؤں اور جھوٹے اکابرین

کے مصنوعی تقدس کا بھرم قائم رکھنے کے لئے شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد صاحب شریقیوری علیہ الرحمۃ
کا نام بھی لیا ہے ص ۳۸ پر لکھتا ہے ”مولانا مولوی انور شاہ صاحب کشمیری صدر مدرس دیوبند
ہمراہ مولوی احمد علی صاحب مہاجر لاہوری شریقیور شریف حاضر ہوئے اور حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ
کو بڑی ارادت سے ملے آپ (میاں صاحب علیہ الرحمۃ) ان سے کچھ باتیں کرتے رہے اور (انور) شاہ
صاحب خاموش رہے پھر آپ نے مولانا انور شاہ صاحب کو بڑی عزت سے رخصت کیا موٹر کے
اڈے تک حضرت میاں صاحب خود سوار کرانے کے لئے ساتھ تشریف لائے۔ شاہ صاحب نے
میاں صاحب علیہ الرحمۃ سے کہا ”میری کمر پر ہاتھ پھیر دیں“ آپ نے ایسا ہی کیا۔ الخ

دنیا جانتی ہے اور یہ بات کسی وضاحت کی محتاج نہیں کہ آستانہ عالیہ نقشبندیہ شریقیور شریف
اہل سنت کا عظیم آستانہ ہے حضرت میاں شیر محمد صاحب قدس سرہ۔ حضرت ثانی صاحب اور
حضرت میاں جیل احمد صاحب کے عقائد حقہ اور مسلک اہل سنت کی ترویج و اشاعت کے سلسلہ میں

ان حضرات کی مساعی جمیل کسی سے مخفی نہیں مولانا حافظ محمد شفیع اوکاڑوی اسی آستانہ کے خادم اور سنییت بریلویت مسکبہ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کے سرگرم مبلغ و داعی ہیں۔ میاں صاحب علیہ الرحمۃ کے جامعہ میں شروع ہی سے سُنی بریلوی علماء کا تقرر ہوتا چلا آ رہا ہے لیکن اگر کوئی شخص جھوٹ اور بے ثمری پر کمر باندھ لے تو اس کا کیا علاج ہے؟

”خزینہ معرفت کا حوالہ کسی طرح بھی حق یوسف کے لئے مفید نہیں ہو سکتا ہے۔“

۱۔ اس میں مخلص ہے مولوی انور شاہ اور احمد علی سبزوئی شریف حاضر ہونے۔ شریفور شریف کہنا اور عاجز و نیاز مندی سے حاضر ہونا دیوبندیت و ہابیت کے منافی ہے۔

۲۔ حضرت میاں صاحب قبلہ کو یہ لوگ بڑی ارادت سے ملے۔ حالانکہ میاں صاحب یا رسول اللہ کافر و ننگانے اور گیارہویں شریف کرنے والے تھے۔ اور سیدنا مجدد اعظم سرکار العظمیٰ فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کو سرکارِ غوث اعظم شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا اس دور میں نائب سمجھنے والے تھے (ملاحظہ ہو ماہنامہ ”نور و ظہور“ تصور جلد اول شمارہ صفر المظفر)۔ ایسے صحیح العقیدہ سُنی بریلوی بزرگ کی بارگاہ میں حاضر ہونا بڑی ارادت سے متناہی بھی دیوبندیت و ہابیت کے منافی ہے۔

۳۔ حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ کا کچھ باتیں فرمانا درودہ باتیں عقائد اہل سنت عظمت شان رسالت اور اہل اللہ کے پاکیزہ ذکر پر مشتمل ہی ہوں گی) کہ نا اور مولوی انور کا شمیری کا خاموش رہنا عقائد حقہ قبول کرنے پر دلالت کرتا ہے۔ اس خاموشی کو اجماعی سکوتی تعبیر کیا جائے گا اور پھر حضرت میاں صاحب کو اپنا دہرودہ ہنار بزرگ و پیشوا سمجھتے ہوئے یہ عرض کرنا کہ ”میری کمر پر ہاتھ پھیر دیں“ یہ بھی دیوبندیت و ہابیت کے منافی ہے۔ انور کا شمیری اور احمد علی لاہوری کے اعتقاد و عمل میں ایسی انقلابی تبدیلیوں کے بعد اگر حضرت میاں صاحب ان کو لاری اڈا پر چھوڑنے تشریف لے آئے تو اس سے دیوبندیت و ہابیت کی کون سی تائید ہو گئی؟ تائید تو جب ہوتی اگر حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ ”حفظ الایمان“ ”راہین قاطعہ“ ”تذریع الناس“ جیسی گستاخانہ اور رسوا زمانہ کتابوں کی تائید فرماتے۔ حالانکہ سب جانتے ہیں کہ مناظر اسلام فاتح دیوبندیت و ہابیت مولانا محمد عمر صاحب اچھروی مرحوم اسی آستانہ کے فیض پر درودہ اور تربیت یافتہ مبلغ و مناظر تھے۔ کیا کل کو دیوبندی یہ کہیں گے کہ مولانا محمد عمر صاحب اچھروی بھی دیوبندی طاؤں کے مداح تھے؟ آخر کوئی تو ڈھنگ کی بات کرنی چاہیئے۔

ایسی بے سرو پا حکایات ”من گھڑت“ فرضی افسانوں اور بے ربط باتوں کی بسند یا دیوبندیت

marfat.com

Click For More Books

کاشیش محل آخر کتنے روز کھڑا رہے گا اور پھر ستم بلائے ستم یہ کہ حضرت میاں صاحب شر قپوری اور حاجی احمد
اللہ صاحب اور امام اہل سنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے والد گرامی مولانا مفتی نقی علی خاں صاحب
کے ذمہ جھوٹ باندھنا اُن پر افتراء کرنا سن گھڑت کتابوں فرضی صفحوں کے حوالے دینا اور پھر بے شرمی
وسبے حیائی سے ص ۳۸ و ص ۳۹ پر اعلیٰ حضرت کا فتویٰ کی سرخی جاکر یہ تاثر دینا کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
نے ایسے لوگوں پر یہ فتویٰ دیا ہے وہ فتویٰ دریا ہے ص ۳۹ کے خیانت افروز خلاصہ میں یہ بیان کرنا کہ خلاصہ
یہ ہوا کہ احمد رضا خاں کے نزدیک مولانا شیر محمد صاحب شر قپوری اُن کے پیر بھائی سید بدر الحسن صاحب
مولانا نقی احمد خاں صاحب (احمد رضا خاں کے والد) کافر ہوئے ان کی اولاد حرامی ہوئی العیاذ باللہ
حالانکہ ان حضرات پر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے فتاویٰ کا اطلاق اس وقت ہوتا جب ان حضرات
نے فی الواقعہ دیوبندیت و ہابیت کے عقائد بدرباطل کی تائید کی ہوئی ”حفظ الایمان“ ”براہین قاطعہ“
”تذریع الناس“ کے مصنفین کے کفریات کو اسلام سمجھا ہوتا لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ مصنف ”سیف شیطانی“ نے
ان حضرات کی طرف جو باتیں منسوب کی ہیں وہ جھوٹ ہیں خالص افتراء ہیں بلکہ یہی باتیں دیوبندی
دعویٰ کے منافی ہیں جب یہ سارا تانا بانا ہی جھوٹ اور افتراء کا تو پھر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ
کے مبارک فتاویٰ کا اطلاق ان بزرگوں پر نہ ہوگا اور مصنف ”سیف شیطانی“ کا جھلسازی سے تیار کردہ
خلاصہ جہنم رسید ہو جائے گا۔

نام نہاد ”سیف رحمانی“ کے بقلم خود مناظر اسلام نے ص ۲ پر مولانا غلام جہانیاں کا عقیدہ بیان
کرتے ہوئے لکھا ہے :۔

وہ مدنی محمد معین بن کے آیا - غضب کا جوان حسین بن کے آیا

(النج ”ہفت اقطاب“ ص ۱۹۸)

طالب خدا گواہ کہ نازک بحشم من - عین محمد است کہ عربی شنیدہ

(النج ”ہفت اقطاب“ ص ۱۹۸)

عالب اگر ہے حسن ثبلی کی دید کا - ادیکھ ز اہد اُرخ ذیبا فرید کا

نقش فرید نقش ہے رب مجید کا - اظہار ذات حق ہے سراپا فرید کا

(النج ”ہفت اقطاب“ ص ۱۹۸)

نام نہاد مناظر اسلام نے کمال بے حیائی سے یہ اشعار تو نقل کر دیئے اب چاہیے یہ تھا کہ
ان اشعار کو دلائل شرعیہ کی روشنی میں کفر و ارتداد یا شرک ثابت کرتا۔ یا پھر اکابرین اہل سنت کی کتب

سے اس کا تصدیق پیش کرتا لیکن دلائل اور تحقیقات اس جاہل مطلق کے بس کا رنگ نہیں لہذا اپنی آبائی جہالت کا راز طشت ازہام کرنے کے لئے مسٹر حلال کے اشعار میں پناہ لی۔ حال کے اشعار کوئی دمی خدا تھوڑا ہی میں خود جاہل معترف اپنی دلیل کے معجزہ پر بھونکتا ہے۔ اگر امام اعظم رحمۃ اللہ کا فرمان بھی قرآن و حدیث سے معارض ہو گا ہم اس کو بھی ٹھکرا دیں گے۔ جب اس بد بخت کو امام اعظم علیہ الرحمۃ کے اقوال و ارشادات پر ایسی بے اطمینانی ہے تو ہم حلال کے اشعار کو قرآن و حدیث کے برابر کیسے سمجھ سکتے ہیں؟ دلائل قرآن و حدیث و فقہ سے ہوتے ہیں یا سدس حال سے؟ کوئی بتائے کہ ہم بتائیں کیا

اور پھر حلال نے بھی یہی کہا ہے۔

کوسے غیر گربت کی بوجا تو کافر - جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر - کو اکب میں ملنے کر شتر تو کافر
بعض نقالی ہم اہل سنت بھی بُت یا کسی مزار کی پوجا کرنے، کسی کو خدا کا بیٹا ٹھہرانے، آگ پر
یا کسی قبر پر سجدہ عبادت، کو اکب میں کر شتر ملنے کو کفر کہتے ہیں۔ باقی حال صاحب جن مسلمانان اہلسنت
کو یہ کہتے ہیں۔

نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں

اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں

مزاروں پر دن رات نذریں چڑھائیں

شہیدوں سے جا بجا کے مانگیں دعائیں

اگرچہ علانے مسلمانان اہل سنت پر یہ افتراء کیا ہے کہ وہ نبی کو خدا کر دکھاتے ہیں یا اماموں
کا رتبہ نبی سے بڑھاتے ہیں یا شہیدوں سے دُعا مانگتے ہیں اس پر بجز لعنۃ اللہ علی الکاذبین
اور کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ شہیدوں سے دُعا کوئی بھی نہیں مانگتا بلکہ شہیدوں کے وسیلہ سے دُعا مانگی
جاتی ہے لیکن اس کے باوجود خود حالی اپنی موخر الذکر اشعار سے پہلے لکھتے ہیں۔

مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں

پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں

حالی بلا دلیل و ثبوت مسلمانان اہل سنت پر غیر خدا کی پرستش کا بلا دلیل و ثبوت جھوٹا الزام
لگانے کے ساتھ ساتھ ان کو مومن مان رہا ہے۔ بھلا غیر کی پرستش کرنے والا مومن کس طرح رہ سکتا ہے؟

marfat.com

Click For More Books

حالی تو گئے جہاں ان کا مقام تھا انہوں نے اپنے تمام اشعار میں مسلمانان اہل سنت پر غیر کی پرستش کرنے، نبیوں کو خدا کر دکھانے، اماموں کو نبی سے بڑھانے، شہیدوں سے دُعا مانگنے کا افتراء کرتے وقت کسی دلیل اور ثبوت کی ضرورت نہیں سمجھی لیکن لکیر کے فقیر نام نہاد مصنف ”سیف رحمانی“ نے بھی حال کی ماری ہوئی کتھیوں کا عرق نکالتے وقت کسی دلیل و ثبوت کی حاجت نہ سمجھی اور بے دریغ اس افتراء میں شریک ہو گیا۔ مصنف ”سیف رحمانی“ میں رتی بھر صداقت ہے تو وہ ثابت کرے کہ اکابر اہل سنت میں سے کس نے نبی کو خدا کے برابر کیا یا اماموں کو نبیوں سے بڑھایا؟

باقی رہے ہفت اقطاب کے متذکرہ بالا اشعار ان میں بھی وہ بات نہیں جن کی وہ حالی کے لشکر سے تردید کرنا چاہتا ہے۔ اگر مصنف ”ہفت اقطاب“ کے اشعار کو دلائل شرعیہ کی روشنی میں غلط ثابت کرے تو ہم اس کے دلائل کا تجزیہ کر سکتے ہیں لہذا اس پر لازم ہے کہ وہ ان اشعار پر مدلل گفتگو کرے۔ اور ہوائی باتوں سے دل نہ بیلائے۔ لیکن یہ بات ہر ذی فہم و شعور کی سمجھ سے باہر ہے کہ جب ہم تکفیری انسان میں حاجی امداد اللہ صاحب کے اپنے پیر و مرشد حضرت نور محمد صاحب کی مدح میں اشعار امداد اللہ الشاق سے نقل کرتے ہیں اور اسماعیل قلیل سے اس پر فتویٰ کفر و شرک ثابت کرتے ہیں تو وہ بے قراری و اضطراب کی کیفیت میں قرآن و احادیث سے ان اشعار کو ثابت کرنے کی بجائے لکھتا ہے ”حضرت مولانا حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر ملک کے وہ اشعار نقل کئے ہیں جو کہ آپ نے حالت وجد و ذوق میں تدابیر شروع کے تحت اپنے پیر و مرشد خواجہ نور محمد صاحب کے متعلق فرمائے ہیں“ (”سیف شیطانی“ ص ۴۲)

ہم پوچھتے ہیں کیا ذوق و وجد اور تدابیر شروع پر آپ کی اجارہ داری ہے جب آپ اپنے اکابرین کے پیر و مرشد کو فتویٰ کفر و شرک سے بچانے کے لئے وجد و ذوق اور تدابیر شروع کا بہانا بناتے ہیں تو پھر مولانا غلام جہاں نیاں کے اشعار کے متعلق بھی ایسا ہی سوچ لیا ہوتا۔ انہوں نے وجد و ذوق نہیں تو کون سا بغض و عناد میں محولہ بالا اشعار تحریر کئے ہیں کچھ تو دیا بنت چاہیئے۔

مصنف ”سیف شیطانی“ مولانا غلام جہاں نیاں کا عقیدہ کے طور پر مذکورہ بالا اشعار نقل کرنے کے بعد ص ۴۲ پر لکھتا ہے: ”یہی وہ اشخاص ہیں جو کہ ہود و نصاریٰ سے بھی بازی لے گئے انہوں نے صرف نبی کو خدا بنایا اور حلول و تشبیہ اور جزئیت کا عقیدہ رکھا مگر آج کا مسلم نما انسان تو دل کو نبی اور نبی کو خدا بنائے ہوئے ہے۔“

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو قدن میں ہنود
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شرعاً مائیں یہود

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

- مذکورہ بالا مختصری عبارت میں مصنف نے تین دعوے کئے ہیں لیکن ثبوت ایک کا بھی نہیں۔
- (۱) — یہود و نصاریٰ سے بازی لے گئے۔
- (۲) — انہوں نے نبی کو خدا بنایا حلول تشبیہ اور جزئیت کا عقیدہ رکھا۔
- (۳) — مگر آج کا مسلم نا انسان تو دلی کو نبی اور نبی کو حُند بنائے ہوئے ہے۔
- بتائیے اس سے زیادہ اور کیا بے شرمی اور بے حیائی ہوگی۔ بھلا اس کا کیا ثبوت ہے کہ ہم اہل سنت دلی کو نبی اور نبی کو خدا بنائے ہوئے ہیں۔ لعنة الله على الكاذبین
- دلی کو نبی بنانا اور نبی کو حُند اقرار دینا تو یقیناً کفر ہے۔ اگر یہ بات فی الواقع صحیح ہے تو پھر اکابر دیوبند نے اٹھفرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے ایمان و اسلام کی شہادت کیوں دی۔ جیسا کہ ہم آگے مفضل بیان کریں گے۔ اور تو اور اگرچہ شعر بے محل ہی بھی خود مصنف ”سیف شیطانی“ پر لکھتا ہے کہ
- یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شر مائیں یہود
- کچھ بھی جو بہر حال یہ شعر لکھ کر خود مصنف ”سیف شیطانی“ نے بھی ہم اہل سنت کو مسلمان تو تسلیم کر ہی لیا۔ آگے اس کی بے ایمانی ہے کہ وہ ہم پر دلی کو نبی اور نبی کو حُند بنانے کا افتراء کر کے اپنے کتاب و مفتزی ہونے کا ثبوت فراہم کر رہا ہے۔ بھلا جو شخص دلی کو نبی اور نبی کو خدا بتائے وہ بھی مسلمان ہوتا ہے؟
- کوئی بتائے کہ ہم بتائیں کیا۔
- مولانا غلام جہانیاں صاحب کے اشعار اگر واقعی مبنی بر کفر و شرک تھے تو یہ اشعار نقل کرنے کے بعد مسلمان تسلیم کرنے کے اعلان کا کیا مطلب؟ کہ
- یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شر مائیں یہود
- تجرب ہے کہ مصنف ”سیف شیطانی“ ان لوگوں کو مسلمان تسلیم کر رہا ہے جن کو چند سطور قبل خود ہی لکھتا ہے۔ ”یہ وہ اشخاص ہیں جو کہ یہود و نصاریٰ سے بھی بازی لے گئے“ یہ سچ ہے
- دروغ گو را حافظہ نباشد
- اور پھر ان کی محاورہ سازی کی صنعت ملاحظہ ہو لکھتا ہے آج کا مسلم نا انسان۔ کیا مسلم انسان نہیں ہوتے؟ یہ سب جہالت، ہاں ہاں یہ سب حماقت جس کے دماغ میں دیوبند ہو وہ اسی طرح پاگل پن میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور عقل و شعور سے عاری باتیں کرنے لگتا ہے۔ طنز یہ محاورے اس طرح بنتے ہیں۔
- گندم نا جو فردش۔ رہبر غار ہزن۔ یعنی تضاد چیز پیش کی جاتی ہے۔ مسلم نا انسان کا مطلب یہ ہوگا کہ مسلمان انسان نہیں ہوتے بے چارے نے اپنی جہالت سے مسلمان کی انسانیت ہی کا انکار کر ڈالا۔

جاہل مصنف نے مولانا غلام جہانیاں کے اشعار نقل کرتے وقت یہ نہیں بتایا کہ اسے ان اشعار پر کیا اعتراض ہے اور اس کی دلیل کیا ہے؟ یہ ہوتا تو ہم اس کا جواب دیتے۔ ممکن ہے اس کو اس پر اعتراض ہو کہ وہ مدنی محمد معین بن کے آیا۔ تو ہم کہیں گے یہ ذمہ معنی ہے۔ وہ مدنی صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (یعنی مددگار) بن کے آیا۔ اگر وہ یہ سمجھا کہ حضور مدنی تاجدار صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بعینہ معین بن کے تشریف لائے۔ تو ہم کہیں گے اس پر اعتراض کرنے سے پہلے بانی مدرسہ دیوبند کی ”سوانح قاسمی کا دونوں آنکھیں کھول کر مطالعہ کرے لکھا ہے:

”رسول اللہ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جسم مبارک مولانا دقاسم نافو قوی کے جسم مبارک میں سمانا شروع ہوا یہاں تک کہ رسول اللہ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہر عضو مولانا میں سما گیا اور سر مبارک ”سوانح قاسمی“ ص ۱۲۱۔
یہاں دیوبندیوں نے حضور نبی اکرم رسول محترم صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسم مبارک کے ہر عضو مبارک کو بانی مدرسہ دیوبند کے جسم میں سما دیا ہر عضو رسول اللہ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حضور نافو قوی بنا دیا۔ یہ کس قدر شدید ترین گستاخی ہے اور پرلے درجہ کی توہین ہے۔ مگر توہین انبیاء عَلِیْہِمُ السَّلَام و گستاخی سید الانبیاء صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو ان کا جدی پیشہ ہے۔ خود بابائے دہلیت مقتول المسلمین اسماعیل قلیل اپنی قرآن ثانی تقویت الایمان میں لکھتا ہے

”انبیاء اولیاء امام، امام زادے، پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بنوے ہیں وہ سب انسان ہیں..... اور بندے عاجز، ہمارے بھائی“ ”تقویت الایمان“ ص ۱۳

جب انبیاء کرام عَلِیْہِمُ السَّلَام تک کو بندے عاجز اپنے بھائی اور اپنی خلی بشربا جانتے تو پھر انہیں مولانا غلام جہانیاں کے اُس مفہوم پر بھی تعجب نہیں ہونا چاہیے جو ان کا من گھڑت ہے۔ اور مولانا کی مراد کے خلاف ان سے غلط منسوب ہے۔ یہ تو دیوبندیوں ہی کا عقیدہ ہے کہ وہ حضور اقدس صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے جیسا بشر اور بڑا بھائی قرار دیتے ہیں بلکہ یہاں تک کہتے ہیں:

”لفظ رحمۃ اللعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نہیں ہے“

”فتاویٰ رشیدیہ“ ص ۹۹ از مولوی رشید احمد گنگوہی

نہ صرف یہ بلکہ اپنے مولویوں کو بھی رحمۃ اللعالمین قرار دے لیتے ہیں مفتی محمد حسن اشرفی مشہور دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی کے خلیفہ اعظم تھے۔ اُن کے انتقال پر ایبٹ آباد کے (دیوبندی) مہتمم مدرسہ لکھتے ہیں۔ ”آج نماز جمعہ پر یہ خبر جانکاہ سن کر دل حزیں پر بید چوٹ لگی کہ رحمۃ اللعالمین دنیا سے سفر آخرت فرما گئے“ (”مذکرہ حسن“ بحوالہ تجلی دیوبند و فوری کرن“ فروری ۱۹۶۳ء)۔

دیوبندی طاق کو مناظر اسلام ہننے کے شوق کے پاگل پن میں شمر
طالب دہی، المستدہی احمد دہی نازک
اغیار کہاں سب یار کی جہلوہ گری ہے

یہ اعتراض سوچا ہے کہ تثلیث کا عقیدہ کافر عیسائیوں کا تھا لہذا کفر الدین قالوا ان الله
ثلاث ثلاثة (القرآن) اس بد بخت کو یہاں تثلیث نظر آئی لیکن اس کو کیا کہیے کہ مولوی عاشق الہی دیوبندی
یہ بھی تذکرۃ الرشید حصہ دوم ص ۱۲۲ پر لکھتے ہیں:

”ضامن علی جلال آبادی (دیوبندی) کی سہارنپور میں بہت دنڈیاں مری پھرتیں۔ ایک بار یہ سہارنپور
میں کسی دنڈی کے مکان پر ٹھہرے ہوئے تھے سب مریڈیاں اپنے میاں صاحب کی زیارت کے لئے حاضر
ہوئیں مگر ایک دنڈی نہیں آئی۔ میاں صاحب بوسے لٹائی کیوں نہیں آئی؟ دنڈیوں نے جواب دیا ”میاں
صاحب ہم نے اس کو بہتیرا کہا کہ چل میاں صاحب کی زیارت کو۔ اُس نے کہا کہ میں بہت گنہگار ہوں
اور بہت دوسیاہ ہوں میاں صاحب کو کیا منہ دکھاؤں میں زیارت کے قابل نہیں۔“ میاں صاحب نے
کہا ”نہیں جی تم اسے ہمارے پاس ضرور لانا چنانچہ دنڈیاں اسے لے کر آئیں جب وہ سارنے آئی تو میاں
صاحب نے پوچھا۔ ”کی تم کیوں نہیں آتی تھیں؟“ اُس نے کہا ”حضرت دوسیاہی کی وجہ سے زیارت کو
آئی ہوئی شرماتی ہوں۔“ میاں صاحب بوسے لٹائی تم شرماتی کیوں ہو کرنے والا کون اور کاسنے والا کون وہ تو
وہی دوسیاہ ہے۔“

بتائیے دنڈیاں اپنی سیاہ بختی کا اعتراف کریں لیکن دیوبندی پیر اللہ تعالیٰ سبح و قدوس کو
دنڈیوں اور ان کے افعال بد کا ذمہ وار قرار دیں کیا اس سے یہ ثابت نہیں کہ دیوبندی پیر کے نزدیک (معاذ اللہ)
اللہ تعالیٰ ان دنڈیوں اور ان کے آشناؤں میں حلول کر گیا تھا۔ جو ان کے افعال بد کی ذمہ داری اُس
سبحان سبحو پر ڈالی گئی اور یہ لکھا کہ کرتے والا کون اور کاسنے والا کون وہ تو وہی (المستد) ہے۔
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔

ثابت ہوا کہ دیوبندی پیر خود حلول ہیں۔ یہ جاہل مصنف کی سینہ زوری ہے کہ وہ اپنی بے شرمی
کے جی پر حلول ہونے کا الزام لگا رہا ہے اور ساتھ ہی اپنے کذاب ہونے کا سرٹیفکیٹ پیش کرنے کے
لئے لکھتا ہے ”تشبیہ حلول کے قائل کے متعلق خود مولوی احمد رضا خاں بریلوی لکھتے ہیں کہ تشبیہ کا
قائل کافر ہے۔“ (سیف شیطان ص ۱۲)۔ اس کے بعد اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا فتویٰ مبارک نقل کیا گیا ہے
جب یہ بد بخت خود معترف ہے کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ تشبیہ و حلول کے قائل پر حکم کفر

marfat.com

Click For More Books

صادر فرماتے ہیں تو پھر بریلویوں پر حلولِ تزللیت و تشبیہ کی انتراء پر دازی کا نتیجہ اس کے سوا اور کیا نکل سکتا ہے۔ مصنف ”سیفِ شیطانی“ مفتری ہے اور متفادِ دعویٰ کر کے اپنی فریب کاریوں اور تضادِ بیانیوں کا راز افشاء کر رہا ہے۔ مصنف ”سیفِ شیطانی“ نے جب خود صفحہ ۴۷ نصف تا صفحہ ۴۸ ”عرفانِ شریعت اور فتاویٰ افریقیہ“ سب کچھ ثابت کیا ہے تو پھر ہم پر الزام کیسا ہماری صفائی خود پیش کر چکا باقی ہمک مارنے سے کیا فائدہ؟

جابل مصنف نے صفحہ ۴۷ پر مولانا محمد یار صاحب گرامی شریف والوں کے بھی جذباتِ نقل کئے ہیں۔ لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ کیا کسی بزرگ کے شعر نقل کر دینا ہی کافی ہیں؟ ان کو دلائلِ شرعیہ کی روشنی میں غلط ثابت کیا جاتا اور پھر اپنے پاؤں پر جو کلباڑی خود مار چکا ہے اس کو بھی پیشِ نظر رکھنا یعنی مصنف خود حاجی امداد اللہ صاحب کے اشعار کی صفائی میں کچھ چکا ہے کہ یہ اشعار حالتِ وجد و ذوق میں لکھے گئے ہیں جب آپ حاجی امداد اللہ صاحب کو کفر و شرک کے اسماعیلی فتوؤں سے بچانے کے لئے وجد و ذوق کی پناہ تلاش کر سکتے ہیں تو پھر مولانا محمد یار صاحب مرحوم پر کیا اعتراض ہے اگر کوئی اعتراض ہے تو مدلل بیان کریں اور جواب لیں۔ مگر مصنف ”سیفِ شیطانی“ میں اتنی یاقوت کہاں کہ وہ مدلل گفتگو کرے۔

گھر کی خبر نہیں | دیوبندیوں کی مُردہ نفس میں نئی روح ڈالنے کے لئے ”سیفِ شیطانی“ کا عینہ مصنف بہر عنوان اعتراضات کے خط میں اس حد تک مبتلا ہے کہ اسے گھر کی خبر ہی نہیں وہ مولانا غلام جہانیاں صاحب اور مولانا محمد یار صاحب مرحوم پر تو ائمہ احناف کرنے نکلا ہے مگر اپنے اکابر کے عقائد و فتاویٰ سے واقفیت ہی نہیں جس قسم کے اشعار پر وہ اعتراض کر رہا ہے اس سے بڑھ کر دیوبندی شیخ الہند مولوی محمود حسن نے اپنے قطبِ عالم مولوی رشید احمد گنگوہی کے مرثیہ میں لکھے ہیں۔

لہذا ہم کہتے ہیں۔۔۔

یہ لوں نظر دوڑے نہ بر چھنی تان کر

اپنے بیگانے ذرا پہنچان کر

ملاحظہ ہو مرثیہ گنگوہی۔۔۔

زباں پر اہلِ بواکی ہے کیوں اہلِ وسئلِ شائد

بانی اسلام کا ثانی | اٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی (مرثیہ گنگوہی ص ۱)

یہاں مولوی رشید احمد گنگوہی کو بانی اسلام کا ثانی کہا جا رہا ہے۔ بانی اسلام کون ہے ظاہر ہے کہ حقیقی بانی اسلام اللہ تبارک و تعالیٰ ہے یا پھر حضور نبی اکرم رسولِ محترم ﷺ کو بانی اسلام کہہ سکتے

جس کو مولوی محمود الحسن کہتے ہیں وہ مرشد مولوی رشید احمد گنگوہی کو بانی اسلام اللہ تبارک تعالیٰ یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ثانی قرار دے رہے ہیں یہی نہیں بلکہ یہی مولوی محمود الحسن چند ورق اگے کہتے ہیں

رَبُّ الْعَالَمِينَ - خدا ان کا مرتبی وہ مرتبی تھے خلاق کے مرے مولا مرے ہادی تھے بیشک شیخ زبانی

یہاں مولوی رشید احمد گنگوہی کو مرتبی خلاق کہا گیا ہے جس کا معنی ہے رب العالمین۔ دیوبندی حکیم اہمست مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنے ترجمہ قرآن مجید مطبوعہ شیخ برکت علی اینڈ سنز لاہور کے صفحہ پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کا ترجمہ یوں کیا ہے سب تعریفیں اللہ کو لائق ہیں جو مری ہیں ہر ہر عالم کے یکستا عظیم اور داغِ شرک ہے کہ مولوی رشید احمد گنگوہی کو مری خلاق کہا جائے۔ خلاق جمع خلق کی ہے گویا مولوی رشید احمد گنگوہی ہر ہر عالم کے رب اور پوری خلقت کے پروردگار ہیں۔ لیکن کوئی شرک نہیں کوئی کفر نہیں۔

اگر یہی بات کوئی سنی مسلمان حضور سیدنا خوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق کہہ دے کہ

خُدا اُن کا مرتبی وہ مرتبی تھے خلاق کے

مرے مولا مرے ہادی تھے بیشک شیخ زبانی

فورا کفر و شرک کی مشین گنیں جو میں ہزار ہزار گولے فتادی کفر و شرک اگلے لگنسیں بیکن مولوی گنگوہی جی کے متعلق کرو پھر سب بھگم ہے۔

عیسیٰ و یوسف علیہما السلام دیوبندی شیخ العبد محمود الحسن اپنے پیرو مرشد رشید احمد گنگوہی کو رب العالمین اور بانی اسلام کا ثانی قرار دینے کے بعد دیگر

انبیاء کرام علیہم السلام میں سے رشید احمد گنگوہی کو سیمائے زماں (اپنے وقت کا عیسیٰ علیہ السلام) اور ماہ کنعانی (سیدنا یوسف علیہ السلام) قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں۔

سیمائے زماں پہنچا فلک پر چھوڑ کر سب کو

چھپا چاہ لحد میں واسے قسمت ماہ کنعانی (مرثیہ گنگوہی ص ۸)

اور قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں

بنید مود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی (مرثیہ گنگوہی ص ۸)

مولوی رشید احمد گنگوہی کے کالے کالے غلام بھی سیدنا یوسف علیہ السلام کے ثانی ہیں۔

ان ساری خرافاتوں اور جاہلانہ بکواسوں کا بقلم خود ملاحظہ فرمائیے اس کے پاس کیا جواب ہے؟

marfat.com

Click For More Books

اگر کچھ تو یہی کہ یہ اشعار حالت وجد و ذوق و سحر میں تدبیر مشرودہ کے تحت لکھے ہیں
جناب! اس کی دلیل کیا ہے دلیل کچھ نہیں ہمارا کہہ دینا ہی دلیل ہے ہم جو کہہ رہے
ہستہ نواز! اگر یہی اشعار حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ یا سرکار سلطان الہند خواجہ
غریب نواز کی مدح میں کہہ دیئے جائیں تو پھر.....

پھر یقیناً کفر و شرک میں اور یقیناً انبیاء و رسل علیہم السلام کی توہین و تنقیص ہے۔
اہل علم و انصاف کے لئے مقام غور و فکر ہے یہ جاہل قائل اپنے اکابر کا نگری ایجنٹوں ہندوؤں کے ٹھوڈوں
کو کیسے کیا بنا دیتے ہیں کس فراخ دلی سے رب العالمین بانی اسلام کا ثانی رستیدار یعنی و یوسف
علیہم السلام قرار دیتے ہیں لیکن اہل سنت حقیقی اولیاء اللہ و محبوبان خدا کی شان میں کہہ دیں تو فوراً
شرک و بدعت کا جان لیوا دورہ پڑ جاتا ہے۔

بتائیے مولانا محمد یار صاحب مرحوم نے اپنے اشعار میں کوئی اس قسم کی انتہا پسند اور شدید مبالغہ
آمیزی کی بات کہی ہے اگر کہی بھی ہوتی تو اس کی ذمہ داری امام اہل سنت اعظم حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ
پر کس طرح آسکتی ہے اور اس کو پوری دنیائے اہل سنت کا عقیدہ کیسے قرار دیا جاسکتا ہے؟
ملاں رحمانی کو یہ بھی گوارہ نہیں کہ کوئی مسلمان یہ کہہ دے ۔

کسی عارف سے پوچھا تھا خدا کی کیسی صورت ہے
خدا سے یہ آواز آئی میری صورت محمد کی (نعت نور محمد ص ۱۱)
حالانکہ خود سرکار رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں من رانی فقد را الحق
جس نے مجھے دیکھا اُس نے خدا کو دیکھا۔

یاد رکھو ۔ خدا کی پاک ہستی کو محمد میر کہتے ہیں
محمد بے کدورت کو خدا یا پیر کہتے ہیں (دیوان محمدی ص ۱۱)
پہلے مصرعہ میں خدا کی پاک ہستی کو محمد میر کہنا ہے وہ معنوی لحاظ سے ہو سکتا ہے محمد کا معنی بے حد
تعریف کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کی تعریف بھی بے حد کی گئی کی جاتی ہے کی جاتی رہے گی۔ پہلے مصرعہ میں محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نہیں کہا بلکہ خدا تعالیٰ کو محمد میر کہا گیا ہے لہذا نبی کو خدا سے بڑھانے کا افتراء غلط ثابت ہوا۔
اور مصرعہ ثانی محمد بے کدورت کو خدا یا پیر کہتے ہیں اس میں بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا
نہیں کہا گیا۔ شاعر کہتا ہے محمد بے کدورت کو اسے خدا پیر کہتے ہیں اور علاقائی زبانوں کے الفاظ میں ایسا
کہنا معنوی اعتبار سے غلط نہیں ہے۔

اسی طرح ۔ محمدؐ میں فنا ہو کر محمد بن کے نکلا ہے

حبیب کبریا کا شیخ فانی دیکھتے جاؤ

یہ بھی معنی اعتبار سے غلط نہیں یعنی حضور سیدنا محمدؐ کے عشق و محبت میں فنا ہو کر محمد بن کے نکلا ہے اور حبیب کبریا کا شیخ فانی دیکھتے جاؤ۔ اس میں حضور محمدؐ رسول اللہ ﷺ کی افضلیت اور برتری تسلیم کی جا رہی ہے اور حبیب کبریا کا شیخ فانی اُن کا پروردہ کیا جا رہا ہے رسول پاک ﷺ کا مثل یا ہمسر نہیں کیا جا رہا ہے جیسا کہ دیوبندی کہتے ہیں اور ابھی سوانح قاسمی جلد ۳ ص ۱۲۹ کے حوالہ سے گرا کہ رسول اللہ ﷺ کا ہر عضو عضو مولانا نانوتوی میں سا گیا۔ یہ کون سی دلیل شرعی ہے؟ کیا خدا کی شان ہے یا خود خدا ہے جلوہ گر

مٹی ہے اللہ سے تصویر میرے پیر کی ”دیوان محمدی ص ۱۱“

اس میں بھی خدا کی شان خدا کی جلوہ گری کہا ہے میں ذات خدا نہیں کہا گیا۔ بلاشبہ اولیاء اللہ

کی مقدس شانیں اللہ تعالیٰ کی شان کا مظہر ہیں اور انوار الہیہ ہی کے جلوہ کی اولیاء اللہ میں جلوہ گری ہے باقی رہا تصویر کہنا یعنی صورت ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے

میں نے اپنے رب کو اچھی صورت میں دیکھا

فان جی نے یہ شعر بھی نقل کیا ہے

برائے چشم بینا از مدینہ بر سر ملتان

بشکل صدر الدین خود رحمتہ اللعالمین آمد

فان جی نے نقل کرنے کو تو یہ شعر بھی نقل کر دیا ایک لمحہ کی تاخیر نہ کی مگر یہ نہیں بتایا اس شعر

کے کس حصہ سے اس کو کوئی سادہ دلائل ہو اسے شعر کا مفہوم اپنی جگہ واضح ہے۔ برائے چشم بینا از

مدینہ بر سر ملتان معروف شان بشکل صدر الدین خود رحمتہ اللعالمین آمد۔ پر ہی اس کو کچھ اعتراض ہو سکتا ہے

تو اہل سنت کا عقیدہ ہے ہاں شبہ جس وقت بھی چاہیں سرکارِ دو عالم رحمتہ اللعالمین ﷺ جس جگہ چاہیں جلوہ افروز ہو سکتے ہیں۔ ہم اہل سنت کا تو حضور اقدس ﷺ کے متعلق یہ

عقیدہ ہے۔ اور دیوبندیوں کا اپنے مولانا قاسم نانوتوی بانی مدرستہ دیوبند کے متعلق یہ عقیدہ ہے۔ ملاحظہ ہو

”ایک دفعہ نہیں متعدد مواقع پر مشاہدہ کرنے والوں نے وفات کے بعد دیکھا کہ مولانا (قاسم)

نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ جسد منہری کے ساتھ میرے پاس تشریف لاتے تھے“

”سوانح قاسمی جلد سوم ص ۱۵۱“ ”ارواح ثلاثہ ص ۱۸۵“

marfat.com

Click For More Books

سید احمد ساکن رائے بریلی * ایک مالدار مسلمان دائم الخمر (شرابی) نے آپ (سید احمد)

کی خدمت میں عرض کیا: حضرت میں شراب نوشی کا ایسا عادی ہوں کہ اس کے بغیر ایک لمحہ بھی جی نہیں سکتا اور تمام منہیات شرعی سے آپ کے ہاتھ پر توبہ کرتا ہوں مگر شراب نہیں چھوڑ سکتا۔ آپ نے فرمایا: ”اچھا ہمارے سامنے شراب نہ پیا کرو۔“ اس کے بعد وہ آپ کے ہاتھ پر بیعت ہو گیا۔ ایک روز شراب کے نشہ نے دُور کیا تو کمرے سے شراب مانگی وہ پیالہ میں ڈال کر شراب لے آیا۔ جوں ہی پیالہ منہ کے نزدیک لے گیا دیکھا دانتوں میں انگلی دبائے ہوئے (سید احمد وہاں) سامنے کھڑے ہیں فوراً پیالہ ہاتھ سے پھینک کر توبہ کر کے کھڑا ہو گیا۔ مگر پھر دیکھا تو سید صاحب وہاں نہیں ہیں سمجھا کہ شاید مجھ کو دہم ہو گیا تھا پھر نوکر کو حکم دیا وہ شراب پیالہ بھر کر لایا اور اس نے پینے کے لئے منہ کے قریب کیا مگر پھر سید صاحب کو حاضر اور موجود پایا پھر پیالہ پھینک کر حضرت حضرت کہہ کے آپ کی طرف دوڑا پھر دیکھا وہاں کوئی بھی نہیں۔ پھر کوٹھری میں گھس کر کل دروازوں کو مقفل کر دیا کہ شراب طلب کی منہ کے قریب پیالہ لگانے کے ساتھ ہی (مولوی سید احمد وہاں) کو سامنے کھڑا دیکھا تب پیالہ پھینک دیا۔ سید صاحب کو دھونڈا تو کچھ پتہ نہ چلا آخر لاچار ہو کر بیت الخلا (یا خانہ گاہ) میں شراب طلب کی تو وہاں بھی حضرت (مولوی سید احمد وہاں) کو سامنے کھڑا دیکھا اس وقت اس نے شراب سے توبہ کی“ (سوانح احمدی ص ۵۲ مولفہ محمد جعفر تھانوی)

حضور ﷺ کا ملتان شریف تشریف لانا تو علی تعجب و طعن ہے لیکن مولوی قاسم نانوتوی اور مولوی سید احمد ساکن رائے بریلی پیر و مرشد اسماعیل قتیل کا بعد انتقال بھی جسدِ فخر کے ساتھ آنا اور متعدد بار حاضر ہونا باعث تعجب نہیں بلکہ عین ایمان ہے۔ اس سے کیا یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان لوگوں کے قلوب میں اپنے طاؤں کی عظمت سے کار و دو عالم ﷺ کی عظمت سے کہیں زیادہ ہے۔ باقی رہا بشکلِ حد الدین توبہ بھی ذمہ معنی بات ہے اور پھر ہم ثابت کر چکے ہیں کہ دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ ”رسول اللہ ﷺ کا جسم مبارک مولوی قاسم نانوتوی کے جسم میں سما گیا ہر حضور رسول اللہ ﷺ ہر حضور مولا نانوتوی میں سما گیا“ (سوانح قاسمی جلد ۳ ص ۱۲۹)۔

بتائیے جب ان کا اپنے مولوں کے متعلق یہ عقیدہ ہے تو پھر اور کسی پر کس منہ سے اعتراض کر

سکتے ہیں۔

پاک مستی تنظیم کے صدر کا عقیدہ | اس عنوان کے تحت مصنف ”سیف شیطانی“ صفحہ ۴۵ پر لکھتا ہے: مولوی صلاح محمد ملتان مولوی خدابخش صاحب

marfat.com

Click For More Books

کے مرید تھے۔ مولوی صاحب نے اُن کو درج ذیل سند عطا فرمائی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

اما بعد یگو یہ فقیر خدا بخش کو مولوی صالح محمد بن مولوی درویش محمد کہ دامن گیر امی فقیر است

مناجات ایمان و شرم و درجہاں بذمہ امی فقیر است بہر جا کہ بخواند جواب ہم و دستگیر شوم

(بحوالہ "ہفت اقطاب" ص ۸۷)

بتائیے اس میں کیا خرابی ہے اور اس کی کیا دلیل ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے "فقیر خدا بخش کہتا ہے کہ

مولوی صالح محمد بن مولوی درویش محمد جس نے اس فقیر کا دامن پکڑا ہے اس کے ایمان اور شرم و درجہاں کا ذمہ دہ یہ فقیر ہے جہاں پکارے گا میں جواب دوں گا اور میں امداد کروں گا۔"

جائزہ شیخ مرشد ایمان اور شرم و درجہاں کا ذمہ لیتا ہے۔ یہ مرید کی سعادت شکاری امداد کرنا اور

پکارنے والے کو جواب دینا یہ بھی عقیدہ اہل سنت ہے۔ اور دیوبندیوں کی کتب سے ثابت ہے۔

حاجی امداد اللہ صاحب اپنے پیر و مرشد کو پکارتے اور مدد طلب کرتے رہے اور بروز محشر بھی خدا تعالیٰ

کے قاضی ہوتے ہوئے اپنے پیر و مرشد جناب نور محمد صاحب سے ہی امداد کا اعلان فرما گئے ملاحظہ ہو

"امداد المشتاق" ص ۱۶ و "مقام امداد" ص ۸۳ و ص ۸۴۔ تو پھر سنیوں پر اعتراض کیسا؟

"واللہ العظیم مولانا (اشرف علی) تھانوی کچاؤں

دھوکہ پینا نجات اخروی کا سبب ہے"

"تذکرۃ الرشید" جلد اول ص ۱۱۳

(از مولوی عاشق الہی میرٹھی دیوبندی)

مولوی اشرف علی کے پاؤں کا غسل

دیوبندیوں کی نجات اخروی کا سبب ہے

خود فرمائیے یہ نجات اخروی کا دعویٰ واللہ العظیم اللہ کی قسم کھا کر کہہ رہے ہیں یہ دیوبندیوں

کا ایمان اپنی تو نجات اخروی بھی اپنے مولویوں کے پاؤں دھو کر پینے پر موقوف سمجھتے ہیں لیکن ہم بہشت

کا یہ کہنا بھی گراں گزرتا ہے کہ کوئی بزرگ یہ کہے کہ میں اپنے مرید کے ایمان و شرم کا ذمہ دار ہوں۔ انہوں

کہ دیوبندی جاہل قوم میں نہ کوئی اصول ہے نہ دیانت ہے۔

خط ذخیرہ آخرت | میں (احمد علی لاہوری) نے تقسیم ہند کے بعد حضرت (حسین احمد) مدنی رحمۃ

اللہ علیہ کی خدمت میں لکھا کہ ہم بہت دُور ہو گئے ہیں جس حضرت (حسین احمد)

مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے یہ مکتوب تحریر فرمایا جسے میں ذخیرہ آخرت سمجھتا ہوں۔

(خدام الدین لاہور - ۲۲ فروری ۱۳۹۳ء ص ۱۳)

marfat.com

Click For More Books

غور فرمائیے۔ کانگریسی ملاں مولوی حسین احمد نانڈوی نام نہاد مدنی قائد اعظم کو کافر اعظم کہنے والے
تنگ دین، تنگ وطن کا مکتوب تو ذخیرہ آخرت ہے لیکن کوئی صحیح العقیدہ پیر اپنے مرید باصفاء کے کام نہیں
آسکتا، نہ اس کی دُنیاد آخرت میں مدد فرما سکتا۔

خواجہ خدابخش کے مرید کا عقیدہ | اس عزان کے تحت ص ۴۵ پر لکھا ہے۔ مولوی محمد حسین ملتانی
بن مولوی درویش محمد بھی خواجہ خدابخش کے مرید تھے تنگ دستی

ہوئی تو خواجہ صاحب نے عالم خواب میں وظیفہ ملتانی بتایا۔ وظیفہ پڑھنے کے بعد غربت و افلاس و تنگ دستی
دور ہوا، تو مولوی محمد حسین نے بعد ازاں درج ذیل رباعی خود تحریر فرمائی۔ اس کے بعد مصنف نے وہ فارسی
کی رباعی تحریر کی حالانکہ اس کو رباعی کہنا ہی غلط ہے۔ یہ تین اشعار اور چھ مصرعوں پر مشتمل نظم ہے بہر حال مصنف
نے دھوکہ دینے کے لئے ان اشعار کا ترجمہ نہیں کیا تاکہ دھوکہ دینے میں آسانی ہو اور مولیٰ پڑھا لکھا قاری
یہ سمجھے کہ رحمانی نے نہ معلوم کون سی بلا نازل فرمادی ہے اس کا ترجمہ ہم پیش کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو
”ایک دن میں نے دیکھا کہ وہ دلربا مجھے کہتا ہے غم اور الم کو دور کر اور خوشی ظاہر ہو۔ جس
وقت کہ تو سچی زبان سے طلب کرے گا اسی وقت میں ترے پاس پہنچ کر تری حاجت پوری کر دوں گا جب
کوئی ایسا کام تجھے پڑے کہ جس سے تو پریشان ہو اسی وقت میں ترے پاس پہنچ کر تری مشکل آسان کر
دوں گا“ (ہفت اقطاب ص ۸۷)۔

بتائیے یہ کہنے سے کون سا کفر صادر ہو گیا۔ خود دیوبندی بھی اپنے نام نہاد پیروں کو حاجت روا
و مشکل کشا جانتے ہیں۔ ملاحظہ ہو مولوی محمود الحسن دیوبندی اپنے پیر و مرشد مولوی رشید گنگوہی
کے متعلق لکھتے ہیں ۔

خواجہ دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب

گیا وہ قبد حاجات روحانی و جسمانی (مرثیہ گنگوہی ص ۵)

مذکورہ شعر میں مولوی رشید احمد کو قبد حاجات روحانی و جسمانی تسلیم کیا گیا ہے۔

اس کے بعد صفحہ ۴۶ پر پیر برادر خالص صاحب شمس الدین خاں احمدانی شمس معینی کے نام سے
کچھ اشعار نقل کئے ہیں ان اشعار کے نقل کرنے سے دیوبندیوں کی دُوبتی کشتی بچنے سے رہی۔ بتائیے ان
اشعار سے مصنف کیا نکالنا چاہتا ہے ۔

شکر مولا مصطفیٰ خواجہ معین الدین کا

مصطفیٰ کا ہو گیا جو تھا معین الدین کا

حسن نور حق نما دیکھا معین الدین کا

مل گیا نام محمد جب معین الدین سے

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

باپ دادا مالک کو یہ مکان نازک فرید قلوب عالم لاڈلا بیٹا مسین الدین کا
ان اشعار میں کوئی غلطی ایسا نہیں جو شرعی گرفت میں آسکے۔ اگر آسکتا ہوتا تو نام نہاد مناظر ضرور
اس پر کوئی دلیل قائم کرتا۔ مگر وہ بے بسی کے عالم میں ان اشعار پر کچھ نہ کہہ سکا۔ صرف شعر نقل کرنا تو کافی نہیں
اس کے آگے بھی چند اشعار ہیں۔

جو وقت آخر میں ہو تیاری نظر میں صورت سے تہاری
زباں پہ کلمہ ہی ہو جاری کہ یا محمد معین خواجہ
اس شعر میں آخری الفاظ پر جابل مصنف اعتراض کر سکتا ہے یا محمد معین خواجہ کو کلمہ کہہ دیا تو ہم
عرض کریں گے کہ کلمہ تو چند حروف کے مجموعہ کو کہتے ہیں شاعر نے کلمہ طیبہ یا کلمہ شہادت یا کلمہ توحید تو
قرار نہیں دیا۔ باقی مندرجہ ذیل اشعار بھی شرعی گرفت میں نہیں آتے۔

چشم بینا ہو تو دیکھو فورچمکا نور سے فیض احمد میں بھی سہے روشنی بجلائے مسین
بعد مرنے کے تو چارہ ہی نہیں ان کے سوا جی سہے ہیں تو فقط لے کے سہارے مسین
”سیف شیطانی“ ص ۴۶-۴۷ بحوالہ ہفت اقطاب ص ۱۶۶-۱۶۷

مولوی محمد یار کا عقیدہ
مسلم پر مندرجہ ذیل اشعار لکھے ہیں۔
خواجہ غلام فرید چاچڑاں والے کے متعلق رقمطراز ہے

فرد فریدوں پاران وہ اعظم اوتارن
الہی تصویرن اپنے بھگوان منیدے ”ہفت اقطاب“ ص ۱۲۳
ان اشعار پر جو اعتراض وہ ظاہر نہیں کیا گیا جواب کس بات کا دیا جائے۔ بہر حال ہو سکتا ہے
کہ مصنف ”سیف شیطانی“ کو اوتارن و بھگوان کے الفاظ پر اعتراض ہو تو ہم کہیں گے بہتر تو یہی تھا کہ اوتارن و
بھگوان وغیرہ الفاظ استعمال نہ کئے جاتے مگر دیوبندی کس منہ سے اعتراض کر سکتے ہیں۔ مولوی مناظر احسن
گیلانی دیوبندی لکھتے ہیں۔ مولوی قاسم نانوتوی نے کہا:

”کیا عجب ہے کہ جس کو ہندو اوتار کہتے ہیں اپنے زمانہ کے نبی یا ولی یا نائب نبی (صحابی) ہوں“
(سوانح قاسمی جلد ۳ - ص ۴۵)

دیوبندی دھرم میں تو نبی صحابی ولی تک کو بھی اوتار کہہ سکتے ہیں۔
”سیف شیطانی“ کے ص ۴۶ و ص ۴۷ پر بحوالہ ہفت اقطاب صفحہ نامعلوم کچھ اشعار نقل کئے
ہیں مگر نقل کرنے سے محض کیا فائدہ۔ ان کو کتاب و سنت کی روشنی میں کفر ارتداد یا شرک ثابت کیا ہوتا۔

پیر برادر ڈاکٹر نور بخش طالب فریدی پیر کے متعلق لکھتے ہیں :-

میرے لچال نازک پیر دلبر و دریا تم ہو خدا کے ہونے محبوب شاہ و دسرا تم ہو
 شبیہ مصطفیٰ اور مظہر ذات خدا تم ہو حقیقت میں سے بیٹھے ہونا ہر میں جدا تم ہو
 غریبوں کے سہاے دستگیر بے لوث تم ہو مریضوں کی شفا اور درد مندوں کی دوا تم ہو
 ترے در کے سوالی کو خدا غالی نہ جلنے سے ہمارے بند مشکل کشا حاجت روا تم ہو
 ان اشعار میں کیا خرابی ہے ان میں وہی کچھ ہے جو امداد المشتاق ص ۱۶ دشنام امدادیہ ص ۸۳ و مرثیہ گنگوہی ص ۳ پر ہے۔ طاں جی کو اپنے گھر کی خبر لینی چاہیے۔

سرکار رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے طاں جی کے بغض و عناد کی انتہا ہو گئی۔ اس بد بخت کو یہ بھی گوارا نہیں کہ مولانا غلام جہانیاں صاحب اپنے آقا رسولی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں یہ کہیں
 ۱۔ لے شفیع روز محشر اسلام - لے وجیمہ پیش وادرا اسلام
 عنادی عادت سے مجبوری کے باعث بلا وجہ شرف نقل کر دیا اور اس پر کوئی کلام نہیں کیا۔

ہم نے تکفیری افسانہ میں اس ترتیب سے دیوبندی اکابر علماء کے عقائد و فتاویٰ جمع کئے تھے جن سے ان کا کفر و ارتداد و تضاد و زردوشن کی طرح عیاں نظر آتا ہے لیکن مصنف "سیف شیطانی" نے تقریباً ۸۰ تضاد و کفریات میں سے چند ایک کا برانے نام جواب دے کر باقی کو ہضم کر گیا اور پھر نقالی پر آگیا اور اس کو بھی تکفیری افسانہ کا اسلوب تحریر اپنانے کا شوق چرایا مگر حیات اور علمی بے بسی آڑ سے آئی کہیں عقائد عقائد لکھتا چلا جاتا ہے کہیں فتویٰ فتویٰ کے زیر عنوان بے ربط عبارت کتر بیونت کر کے نقل کر ڈالتا ہے خواہ نتیجہ کچھ نکلے یا نہ نکلے اور کچھ نہیں تو صفحہ ۴۸ پر پیر کا قبر میں آنکی سرخی ہمارے فیوضات فریدیہ ص ۹ سے ایک عبارت کاٹ بیٹ کر نقل کر ڈالی مگر نتیجہ کچھ ظاہر نہیں کیا
 ۲۔ کوئی سمجھے تو کیا سمجھے کوئی جلنے تو کیا جانے

نہ یہ معلوم کہ جاہل مصنف نے یہ عبارت اپنے کسی عقیدہ کے ثبوت میں بطور الزامی جواب نقل کی ہے یا اہل سنت کے عقائد کی تردید کی نیت سے نقل کی ہے۔ اگر اہل سنت کے عقائد کی تردید مقصود تھی تو دلائل قائم کیے جاتے کتاب و سنت سے حوالہ جات نقل کیے جاتے۔ اور اگر تضاد ثابت کرنا تھا تو پھر کوئی استفاد عبارت نقل کی جاتی۔ محض یہ عبارت بطور عقیدہ نقل کر کے چپ سادہ لینے کا کیا مقصد؟
 اگر یہ غلط ہے تو دلائل شرمیہ کی روشنی میں اس کی تردید کریں۔ کسی نتیجہ پر تو پہنچیں۔

اسی طرح صفحہ ۴۹ پر مولوی احمد بخش بریلوی فریدی کا عقیدہ بیان کرتے ہوئے

مندرجہ ذیل شعر نقل کئے ہیں۔

سبق پڑھتے ہیں عاشق معصوم رخسارِ جاناں کا
ہمیں بھی عشق ہے طالب اسی بے مثل قرآن کا
جو میں مشتاقِ نظارہ میرے خراجہ کو آدیکھیں

حیاں شانِ خدائی ہے فقط پردہ ہے انسان کا ”ہفت اقطاب“ ص ۱۵۴
انصاف کا تقاضہ یہ تھا کہ یہ اشعار نقل کرنے کے بعد تکفیری انسانہ کی طرز پر اس کا تضاد ثابت کرتا۔
اب کسی کو کیسے پتہ چلے کہ مصنف عزیز کو شعر کے کس حصہ پر کیا اعتراض ہے؟ یا تو وہ یہ سمجھتا ہے کہ ہمیں غیب
کا علم ہے کہ اس کی قلبی کیفیات پر مطلع ہو کر اعتراض کی نوعیت جان جائیں گے۔ مگر ایسا کس طرح ممکن؟ علم غیب
یہ شیقا عجیب خدا شہر دوسرا صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی نہیں مانتے۔

ممکن ہے اس کو حیاں شانِ خدائی ہے فقط پردہ ہے انسان کا پر کچھ تکلیف ہو۔ تو ہم کہیں گے
کہ ذرہ ذرہ سے اللہ تعالیٰ کی شان و قدرت حیاں ہے۔ اگر دیا بندہ نہیں مانتے تو خدا تعالیٰ کی شان و قدرت
میں کچھ فرق نہیں پڑتا ہے اگر اعتراض ہے تو دلیل لائیں۔ شاعر شانِ خدائی کا اعتراف کر رہا ہے پردہ انسان
کا ہونا بھی موجب اعتراض نہیں ہو سکتا بہر حال خالق و مخلوق میں فرق و امتیاز کا عقیدہ رکھتا ہے اور اس
پر عناد و قلب کے سوا کچھ اعتراض نہیں کیا جاسکتا۔

اگر کچھ ہے تو حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کی پران کا ایمان و عقیدہ ہو تو اس مرض کا علاج کرائیں
وہ فرماتے ہیں: ”فاعل حقیقی خداوند کریم ہے کیا عجب کہ صحیح ہو دوسروں کے لباس میں آکر خود مشکل
آسان کر دیتا ہے۔“ (شائم امدادیہ جلد ۳ ص ۲۱۰)۔

یہاں حاجی صاحب اعتراف فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دوسروں کے لباس میں آکر مشکل آسان
کر دیتا ہے وہاں اگر مولوی احمد بخش صاحب نے یہ کہہ دیا کہ حیاں شانِ خدائی ہے فقط پردہ ہے انسان کا
تو کیا قصور کیا؟ پردہ اور لباس میں کیا فرق ہے؟

اسی صفحہ ۲۹ پر ایک غالی کا عقیدہ بیان کیا ہے کہ حضور قطب العالم نے بیعت کرنے کا طریقہ یہ بتایا
خاندانِ حب کہلات کیا پڑھیں بس مرید کا ہاتھ پکڑ خدا کے ہاتھ میں دے دیا دست اور دست
خدا است۔ ”ہفت اقطاب“ ص ۲۱۶۔

اللہ کے ہاتھ میں ہاتھ دینا ہی کلمات ہیں اللہ تعالیٰ کی توحید اور سرکار رسالت کی رسالت و
نبوت کا اعتراف گناہوں سے توبہ کا عہد مرشد اللہ تعالیٰ کے لئے بیعت لیتا ہے کہ اس کے فرمان کی

marfat.com

Click For More Books

پابندی کرے گا۔ اگر دیوبندی شریعت میں کوئی خاص الفاظ مقرر و معین ہیں تو مصنف عینہ خود بتائے۔ اگر اس عبارت کی نقل سے تضاد ثابت کرنا چاہتا تو متضاد عبارت نقل کرے بات کسی نتیجہ پر تو پہنچے۔ دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی تو بغیر کلمات پڑھائے بغیر ہاتھ میں ہاتھ دیئے خط کے ذریعہ بھی بیعت کر لیتا تھا۔ ملاحظہ ہو الافاضات الیومیہ

”سیف شیطانی کے صفحہ ۵۰ پر بعنوان مولوی محمد یار کا عقیدہ چند اشعار نقل کئے ہیں۔

فرید با صفا ہستی محمد مصطفیٰ ہستی
چہا گویم چہا ہستی خدا ہستی خدا ہستی
(دیوان محمدی ص ۶۳)

اور

محمد محمد پکیندی گزر گئی احمد نال احمد پیندی گزر گئی
خدا کوں دھو سے محمد سے اچھے محمد کو دھیں دکھیندی گزر گئی
میں اپنی حیات توں قرباں تھیوں خدا کوں محمد سنیندی گزر گئی

(دیوان محمدی ص ۱۰۹)

بتائیے اس میں کیا مصنف ”سیف شیطانی“ کو اس بات پر اعتراض ہے کہ مولانا محمد یار صاحب نے یہ کیوں کہا محمد پکیندی گزر گئی۔ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسلمان تو ضرور اپنے آقا و مولیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام مبارک پکائے گا۔ اٹھتے بیٹھتے حرز جان بنائے گا۔ آپ بیل و خر کا خیال رکھیں (صراط مستقیم)۔ احمد نال احمد پیندی گزر گئی بھی باعث تکلیف نہیں ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نام پاک اپنے نام پاک سے ملایا ہے۔ اذان میں خطبہ میں کلمہ میں الغرض ہر جگہ احمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ احمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام گرامی ہے اور اس میں کوئی غرابی نہیں ہے۔

یاد رہے مولانا محمد یار صاحب مرحوم کا یہ مقصد ہرگز نہیں اور نہ ہو سکتا ہے کہ دودھ اور پانی کی طرز پر ملا دیا۔ یا جس طرح تقویت الایمان میں اسماعیل قلیل مرکز میں ملا ہے اس طرح ملا دیا۔ یہ نہ مولانا کی مراد نہ ان کے الفاظ کے مفہوم سے واضح ہے۔ حد تو یہ ہے کہ ملاں جی کو یہ بھی گوارا نہیں کہ کوئی مسلمان حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان اقدس میں یہ کہے۔

محمد دی صورت ہے صورت خدا دی

میرے دل توں نقشہ مٹ کوئی نہیں سکوا

(دیوان محمدی ص ۸۳ و ص ۸۴)

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

یہاں جاہل مصنف کو محمدؐ دی صورت ہے صورت خداوی سے دھوکہ ہو سکتا ہے لیکن سرکار
صلی اللہ علیہ وسلم خود فرماتے ہیں۔ من رافى فقد رافى الحق۔ بتائیے کیا اعتراض ہے آخر مرض میں
مسئلہ اضافہ کیوں ہوتا جا رہا ہے؟

”سیف شیطانی ص ۵۲ پر پیر اور پیر زادہ حضرت یعقوب و حضرت یوسف کی مثل کی سرخی جاکر
بہفت اقطاب ص ۵۲ و ص ۵۳ ایک واقعہ بالکل سراسر خلاف واقع اور غلط رنگ میں نقل کیا گیا ہے ”بہفت
اقطاب“ میں حضرت نازک علیہ الرحمۃ اور آپ کے صاحبزادہ صاحب کی ملاقات کا اس انداز سے ذکر کیا ہے
جیسے کافی عرصہ کے بعد حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہما السلام کی ملاقات ہوئی تھی۔ اس کا یہ مقصد
ہرگز ہرگز نہیں کہ حضرت نازک حبشی علیہ الرحمۃ یا ان کے صاحبزادہ صاحب کو حضرت یعقوب و حضرت یوسف
علیہما السلام کی مثل قرار دیدیا گیا ہے۔ جیسا کہ مسلمان واڑھی رکھ کر کہتا ہے میری واڑھی حضور صلی اللہ
علیہ وسلم جیسی ہے۔ مراد یہ کہ سنت نبوی کے مطابق ہے۔ یہ مراد نہیں کہ مرتبہ و فضیلت میں رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر ہے۔ معاذ اللہ ایسا کوئی مسلمان نہیں سوچ سکتا۔ مگر دیو کا بندہ جس کے دماغ
میں دیوبند ہو۔ تعجب ہے کہ دیوبندی خود تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی مثل بشر قرار دیتے ہیں لیکن
اہل سنت پر حضرت یعقوب و سیدنا یوسف علیہما السلام کی مثل قرار دینے کا انستداد کرتے ہیں۔

لعنہ اللہ علی الکاذبین۔

تعجب ہے کہ یہ خود تو مولوی رشید احمد گنگوہی کو عیسیٰ علیہ السلام اور یوسف علیہ السلام قرار دیں
نہ صرف یہ بلکہ رشید احمد گنگوہی کے کالے کالے غلاموں کو سیدنا یوسف علیہ السلام کا ثانی قرار دیں جیسا کہ
گذشتہ اوراق میں مرثیہ گنگوہی مولوی محمود الحسن دیوبندی کے حوالے سے گزرا لیکن اس کے باوجود اہل سنت
پر افتراء پروازی کر کے اپنی بد اعمالیوں پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش کی جاتی ہے۔

اپنے منہ پر اپنا طمانچہ | ”سیف شیطانی“ کے جاہل مصنف نے صفحہ ۵۱ پر بعنوان ”توہین رسالت
اور نبی کو عین معین الدین پایا“ لکھا ہے: ”میاں جمعہ کی بیوی فوت ہو

گئی اور اسی کے عالم میں ایک مجذوب آئے۔ انہوں نے کہا کہ خراجہ خدا بخش صاحب تم پر ناراض ہیں۔ لہذا
تم کوٹ ٹھن سے نکل جاؤ مدینہ منورہ جاکر معافی طلب کرو“ میاں جمعہ روانہ ہوا۔ راستہ میں چاچڑاں شریف سنبھا
محمد یعقوب نے حضور معین الدین صاحب کی خدمت میں سارا ماجرا بیان کیا۔ معین الدین نے میاں جمعہ کو
اندر بلایا اور حکم دیا کہ روہڑی جاکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کی زیارت کرو چنانچہ میاں جمعہ نے
روہڑی پہنچ کر زیارت کی۔ مختصر دل میں ارادہ رکھتا تھا کہ اگر کہیں سے خرچ مل جائے تو عرب شریف

marfat.com

Click For More Books

پہنچوں اور اپنے شیخ کو راضی کر دوں۔ رات کو خواب میں میاں جمعہ کو محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوتی ہے لیکن حضور نے اپنا چہرہ والور پہ نقاب ڈالا ہوا ہے جس وقت میاں جمعہ قدم بوس ہوتا ہے اور حضور پاک سید لولاک صلی اللہ علیہ وسلم چہرہ مبارک سے کپڑا اٹھاتے ہیں تو عین شبہنشاہ مولا محمد عین الدین صاحب کا چہرہ سامنے آ جاتا ہے۔ ”ہفت اقطاب“ ص ۱۹۱

چنانچہ صبح بیدار ہوتے ہی میاں جمعہ واپس چاچڑاں شریف آتا ہے حضور غریب نواز خریج محل میں روتی افروز ہیں پورا خواب کا واقع میاں جمعہ کے پیش نظر ہے قدموں پر گرتا ہے۔ الخ
(”ہفت اقطاب“ ص ۱۸۹ و ص ۱۹۱)

مصنف نے واقعہ مذکورہ بالا کی نقل میں تین بار تسلیم کیا ہے یہ واقعہ خواب کا واقعہ ہے لیکن حضور پاک سید لولاک صلی اللہ علیہ وسلم چہرہ مبارک سے کپڑا اٹھاتے ہیں تو عین شبہنشاہ مولا محمد عین الدین صاحب کا چہرہ سامنے آیا کا بہانہ بنا کر اس کو معاذ اللہ توہین قرار دیتا ہے علامہ کو
ظہر دروغ گور حافظہ نباشد

صفحہ ۲۵ ”سیف شیطانی“ پر یہ کذاب خود تسلیم کر چکا ہے ”حدیث پاک میں خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نابالغ بچے، مجنون، اور نیند کرنے والے پر شرعی حکم نافذ نہیں ہوتا۔ چنانچہ ادنیٰ سی مثال پیش خدمت ہے۔ انسان رات کو نیند میں بحالت خواب دیکھتا ہے کہ میں فلاں عورت سے ہمبستری کر رہا ہوں چنانچہ احتلام بھی ہو جاتا ہے لیکن اس پر حد نہیں لگتی۔ ”سیف شیطانی“ ص ۲۹۔ لیکن یہ بد بخت خود اپنے اس تحریری اقرار کے باوجود اسی کتاب کے ص ۵۵ و ص ۵۶ پر خواب ہی کا ایک واقعہ نقل کر کے توہین رسالت کا الزام عائد کر کے اپنے کذاب و مفتری ہونے کا اعتراف کرتا ہے اور پھر جہالت ملاحظہ ہو فقرہ بنانے کی بھی تمیز نہیں ص ۵۵ کی سُرخ کی میں لکھتا ہے ”توہین رسالت اور نبی کو عین عین الدین پایا“۔ بتائیے سُرخ کی اس عبارت میں اور کس قاعدہ کے تحت مذکور ہے؟

پاپے منہ پر اپنا طمانچہ نمبر ۲ | جاہل دیوبندی مصنف نے صفحہ ۲۵ پر تکفیری افسانہ ”کی مار سے بچنے کے لئے لکھا تھا کہ“ اول الذکر تو یہ بات ہے کہ فتویٰ اعقاد پر

ہوتا ہے نہ کہ ہر لفظ پر

اول تو ہم یہ عرض کریں گے کہ مصنف ”سیف شیطانی“ نے اپنی جہالت و حماقت کے باعث اس عبارت میں اول الذکر کا لفظ ہی غلط و بے محل استعمال کیا۔ یہ اس کی ادب و لغت اور زبان و کلام سے بے خبری و لاعلمی کی دلیل ہے کہ جو ذہن میں آتا ہے دھر گھینتا ہے۔ دوم یہ کہ اس اعتراف کے باوجود

کہ فتویٰ ہر لفظ پر نہیں لگتا دریافت طلب اس ہے کہ خود مصنف نے جو ص ۵۲ پر جس فنکاری کا مظاہرہ کیا ہے وہ اس کے اپنے ہی اصول کے منافی نہیں۔ صفحہ ۵۳ بعنوان ”احمد سید کاظمی کا عقیدہ“ کاظمی صاحب کی عبارات کے جو چار ٹکڑے نقل کئے ہیں۔ کیا وہ اس کی دیانت و امانت کا ماتم نہیں کر رہے ہیں؟ اہل دیوبند کے ہاں کوئی اصول بھی ہے یا نہیں؟ خود ہی کہتے ہیں کہ ہر لفظ پر فتویٰ نہیں ہوتا اور پھر خود چند الفاظ کاٹ چھانٹ کر نقل کر کے اس بد فتویٰ لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔

تضاد ثابت نہیں ہوا مصنف نے ص ۵۲ پر کاظمی صاحب کی عبارات کے مندرجہ ذیل ٹکڑے نقل کئے ہیں۔

(۱)۔ ”یہ معنی ہرگز نہیں کہ نبی کریم ﷺ کی بشریت مطہرہ ہر جگہ ہر ایک کے سامنے موجود ہے۔“ (تسکین الخواطر ص ۱۹)

(۲)۔ ”نبی کریم ﷺ کا ہری اور جسمانی طور پر موجود نہیں۔“ (تسکین الخواطر ص ۱۵۵)

(۳)۔ ”اے محمد ﷺ آپ اپنی جسمانیت کے ساتھ ان مقامات پر موجود نہ تھے۔“ (تسکین الخواطر ص ۱۵۴)

(۴)۔ ”ہم جسمانیت اور بشریت کے ساتھ حضور کے حاضر و ناظر ہونے کے قائل نہیں۔“ (تسکین الخواطر ص ۱۵۶)

مروہ کاظمی صاحب کی عبارات کے مذکورہ بالا ٹکڑے نقل کرنے کے بعد تضاد ثابت کرنے کے لئے بعنوان ”مفتی احمد یار گجراتی بدایونی کا فتویٰ“ لکھا ہے،

(۱)۔ ”اپنی اُمت میں کوئی صالح آدمی مر جاوے تو اس کے جنازے میں جانا یہ چیزیں حضور علیہ السلام کا مشغلہ ہیں۔“ (زجاد الحق ص ۱۵۳)

(۲)۔ ”اسی طرح صالحین کی نماز جنازہ میں خاص طور پر اپنے جسم پاک کے ساتھ تشریف فرما ہوتے ہیں۔“ (زجاد الحق ص ۱۴۴)۔

کوئی بتائے کہ کاظمی صاحب اور مفتی صاحب کے اقوال میں کونسا تضاد ہے؟ کیا مفتی احمد یار خاں صاحب مرحوم نے کاظمی صاحب کے برعکس یہ فرمایا ہے کہ رسول پاک ﷺ ہر آن ہر جگہ اپنے جسم پاک کے ساتھ حاضر و ناظر ہیں؟ ہرگز نہیں مفتی صاحب مرحوم کے کسی جملہ یا کسی حرف سے یہ ثابت نہیں بلکہ آپ فرماتے ہیں: ”جنازہ میں جانا یہ چیزیں حضور علیہ السلام کا مشغلہ ہیں۔“ اگر مفتی صاحب ہر وقت ہر جگہ جسم مبارک کے ساتھ حاضر و ناظر مانتے تو ”جانا“ نہ کہے۔ اسی طرح عبارت ثانی میں خاص طور پر

marfat.com

Click For More Books

”تہذیر اناس“ سے ثابت ہے۔ ہر اُمتی کی جان سے زیادہ رسول اللہ ﷺ اُس کے قریب ہیں۔ اُدواحِ ثلثہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اکثر اوقات حضور ﷺ تشریف لاتے تھے۔ ہر وقت قریب نہیں تھے۔ اب یا تو نافوقی صاحب نے پہلے جھوٹ بولایا بعد میں جھوٹ دولا۔ لعنتہ اللہ علی الکاذبین۔

یا پھر یوں ہے کہ نافوقی صاحب رسول اللہ ﷺ کے اُمتی ہی نہیں۔ پہلی تہذیر اناس کی عبارت میں نافوقی صاحب نے اُمتیوں کے بارے میں لکھا ہے کہ اُمت سے قرب حاصل ہے اپنے بارہ میں نہیں کہا۔ اُدواحِ ثلثہ میں اپنے بارے میں کہا ہے کہ حضرت ﷺ اکثر تشریف لاتے ہیں۔ یہ تضاد اس وقت ہی ختم ہوگا یا تو نافوقی صاحب کو جھوٹا مانا جائے۔ یا ان کو اُمت سے خارج مانا جائے۔

نام نہاد مناظر اسلام کے پاؤں اس قدر اکھڑے ہوئے ہیں۔ وہ کسی مسئلہ پر مدلل علمی گفتگو تو کیا کرنا کسی ایک موضوع پر بھی نہیں جتا اور کچھ نہیں تو طفولیات، عظمت جلد ۲ ص ۱۱ کے حوالے سے امام اہل سنت مجدد دین و ملت

نبی کریم ﷺ کی امامت کا افتراء
اپنے منہ پر اپنا طمانچہ نمبر ۳

اعظمیٰ قاضی بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حضور اقدس ﷺ کی امامت کرانے کا واقعہ بیان کر دالا۔ حالانکہ بے حیاء خود ص ۲۵ پر لکھتا ہے۔ ”حدیث پاک میں خود نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نابالغ بچے۔ مجنون۔ اور نسیبہ کرنے والے پر شرعی حکم نافذ نہیں ہوتا۔“

”بھالت خواب کسی عورت سے ہمبستری کرنے والے پر شرعی طور پر زنا کی حد عبادری نہیں

ہوتی“ (مخلصاً) ص ۱۶۔

مگر اس کے باوجود کہ ص ۵۴ پر اعظمیٰ علی الرحمتہ پر نبی کریم ﷺ کی امامت کرانے کا افتراء کی پہلی سطر میں خود تسلیم کرتا ہے کہ ”مولوی سید امیر احمد صاحب مرحوم خواب میں زیارت اقدس ﷺ الخ۔ جب یہ واقعہ ہی خواب کا ہے اور خود اس کے اپنے اصول کے مطابق خواب اور نسیبہ والے پر شرعی حکم نافذ نہیں ہوتا تو پھر یہ کس منہ سے اعظمیٰ علی الرحمتہ پر امامت کرنے کا افتراء کرتا ہے اور پھر قاطعیت کا یہ عالم ہے ”اللفوظ کا حوالہ نقل کرنے میں ہفت روزہ پاکستان کا محتاج ہے۔ جو کھوپیاں ”پاکستانی نے مادی تھیں وہ تو لکھ دیں لیکن سُستی رسائل سے جو مار کھانی تھی وہ نہیں لکھی۔ یہ ہے اس کی دیانت تردید شدہ مضامین کو نقل کر کے مصنف بن بیٹھا اور مناظر اسلام کہلانے لگا۔“

سید حیات باشش ہرچہ غلطی کن

marfat.com

Click For More Books

اگر ملاں جی یہ کہیں کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ ”بجاء اللہ یہ جنازہ مبارکہ میں نے پڑھایا۔“
یہ گستاخی ہے تو پھر میں عرض کروں گا کہ یہ گستاخی تو اس وقت قرار پائے گی جب دیوبندی یہ
تسلیم کر لیں کہ فی الواقع حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں جب یہ لوگ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کے تشریف لانے کے کالات ملتے ہی نہیں تو بے ادبی کیسی اور امامت کا
افترا کیسا؟

نجدی کٹھ پتلی کو معلوم ہونا چاہیے کہ اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم اپنی ہر صفت و ہر شان میں بے مثل و بے مثال ہیں اور ہر اعتبار سے بے نظیر ہیں
نماز قائم ہو چکی ہے اور امام نماز پڑھا رہا ہے دنیا جہان کا کوئی بھی شخص نماز میں شریک ہونا چاہے
گا تو مقتدی بنے گا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ شان اور عظمت ہے کہ آپ اگر شرکت
فرماویں تو حضور خود امام ہوں گے اور عین حالت نماز میں بھی امام حضور کا مقتدی بن جائے گا۔
”بخاری شریف“ اور ”مدارج النبوة“ میں یہ واقعہ موجود ہے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز
پڑھا رہے تھے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نماز میں پیچھے ہٹنا
چاہتے ہیں لیکن سرکار منع نہیں فرماتے اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بائیں طرف ہو کر نماز
شروع فرمادیتے ہیں۔ حدیث شریف کے یہ الفاظ ہیں ”کان یقتدی بابی بکر و
ابو بکر کان یقتدی بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ہمارے امام
ابوبکر صدیق تھے اور ابوبکر صدیق کے امام امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔
اب المفوظ شریف کی عبارت کا صحیح مطلب واضح ہوا کہ سرکار در عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے
نماز پڑھائی اور میں نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ اس پر اعلیٰ حضرت حمد الہی بجالائے الحمد للہ یہ
جنازہ مبارکہ میں نے پڑھایا۔

”الجمعة“ دہلی نے مولوی حسین احمد صدر دیوبند کے مرنے
سے ادبی و گستاخی یہ ہے | ”پیشینہ اسلام“ نے شائع کیا اس میں ہے۔

”جامع مسجد میں بوجہ جمعہ مصیوں کا مجمع بڑا بے مصیوں نے فقیر سے
فرمائش کی کہ تم حضرت غیل اللہ سے سفارش کرو کہ حضرت (ابراہیم) غیل اللہ

عَلَيْهِ السَّلَامُ مولانا حسین احمد مدنی کو جمعہ پڑھانے کا ارشاد فرما دیں فقیر نے جرات کر کے عرض کیا تو حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے مولانا حسین احمد مدنی کو جمعہ پڑھانے کا حکم فرمایا۔ مولانا مدنی نے خطبہ پڑھا اور نماز جمعہ پڑھائی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مولانا حسین احمد کی اقتدار میں نماز جمعہ ادا فرمائی۔
”الجمیۃ شیخ الاسلام نمبر ص ۱۶۴“

کیوں جناب بقلم خود منظر اسد صاحب آیا آپ کو کچھ نظر؟ صاف لکھا ہے یا نہیں کہ مولانا حسین احمد نے نماز جمعہ پڑھائی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مولانا حسین احمد کی اقتدار میں نماز جمعہ ادا فرمائی؟ ہاں یہ مصرع بے ادبی گستاخی ہے یا نہیں؟

گستاخانہ خوابوں کی فہرست

مصنف ”سیف شیطانی“ نے کتاب کے تقریباً ایک پاؤ اوراق خوابوں کے سہارے سیاہ کئے ہیں ذیل میں ہم اکابر دیوبند کی مستند تصانیف سے دیوبندی خوابوں کی ایک تفصیلی فہرست پیش کر رہے ہیں جن میں متعدد خواب انتہائی شدید گستاخی پر مبنی ہیں اور نہ صرف مسلمان بلکہ کوئی غیر مسلم بھی ایسی خرافات سنے تو اس کا سینہ شق ہو جائے۔ کس قدر خبیث و ذلیلہ زبان و قلم تھی جس نے ایسے شرمناک حیار سوز خواب بیان و قلمبند کئے کہ تہذیب و شرافت انسانیت کا جنازہ نکال دیا۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ دیوبندی خواب اس دیوبندی طفلِ مکتب کو چونکا کر رکھ دیں گے۔ کیونکہ اس بے چارے کا مطالعہ انتہائی محدود ہے۔ ”چٹان“ اور ”پاکستانی“ کے حوالوں پر قناعت کرتا ہے۔

معاذ اللہ حضور علیہ السلام مقتدی | قاری محمد طیب دہلوی (مہتمم مدرسہ دیوبند) سے منقول ہے کہ

”بھوپال میں موجودہ نواب کے والد کافی عرصہ سے بیمار تھے ریاست کے ایک افسر نے جو الحمد للہ تھے خواب دیکھا.... کہ نواب بھوپال بطور امام

marfat.com

Click For More Books

آگے ہیں..... اور ان کے پیچھے ایک بہت بڑی جماعت ہے جو نماز پڑھ رہی ہے اور ان (مقتدیوں) میں حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی شامل ہیں۔ انہر نواب کی عظمت وہ کہ وہ امام الانبیاء کے امام ہیں اور امام الانبیاء ان کے مقتدی ہیں) دیکھ کر بہت خوش ہوا“

در روزنامہ ”انجام کراچی“ ۲۰ اگست ۱۹۵۷ء

تخت پر وعظ اور امام الانبیاء علیہ السلام نیچے | دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا ایک مرید لکھتا ہے کہ :

”میں نے خواب دیکھا کہ ایک محلہ میں حضور (مولوی اشرف علی تھانوی) کا وعظ ہے محفل میں ایک بہت اونچا تخت بچھا ہوا ہے جس پر سفید فرش ہے تخت اس قدر اونچا ہے کہ دو تین میٹر حیاں چڑھ کر اس پر پہنچتا ہوتا ہے۔ اس تخت پر حضور (مولوی اشرف علی) وعظ فرما رہے ہیں اور نیچے عام لوگوں کی مجلس میں محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں“

راہدق الروایا اشرف علی حصہ دوم ص ۳۹

معاذ اللہ قرآن عظیم پر پیشاب | ایک شخص نے کہا ”میں نے ایسا خواب دیکھا ہے کہ مجھے اندیشہ ہے کہ میرا ایمان نہ جاتا ہے۔ اُسے کہا گیا ”بیان تو کرو۔“ ان صاحب نے کہا کہ ”میں نے دیکھا ہے کہ قرآن مجید پر پیشاب کر رہا ہوں (معاذ اللہ) اس پر اُسے کہا گیا یہ تو بہت اچھا اور مبارک خواب ہے۔“ (مزید المجید اشرف علی تھانوی دیوبندی ص ۶۹ سطر ۳۳ ”الافاضات الیومیہ جلد ۱ ص ۱۳۳ سطر ۳)

خانہ کعبہ کی چھت پر | ”مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند“

نے خواب میں دیکھا تھا کہ میں (معاذ اللہ) خانہ کعبہ کی چھت پر کسی اونچی شے پر بیٹھا ہوں۔“

”سوانح قاسمی جلد اول ص ۱۳۴“ و ”ارواح شہدائے“ ص ۱۶۹

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

(معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کی گود میں | بانی مدرسہ دیوبند مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی کا بیان ہے۔

”میں نے یہ خواب دیکھا تھا کہ (معاذ اللہ) میں اللہ جلّ شانه کی گود میں بیٹھا ہوا ہوں۔“ ”سوانح قاسمی“ جلد اول ص ۱۳۲

صفات میں مشترک | ایک شخص نے اپنا کشف بیان کیا تھا کہ مجھ کو مکشوف ہوا کہ میں اور جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مساوی درجہ

میں ہیں..... مولانا محمد یعقوب (نانوتوی صدر دیوبند) نے ارشاد فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ بعض صفات میں ہم اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم مشترک ہیں (معاذ اللہ)

”الاقاضات الیومیۃ اشرف علی تھانوی جلد ۴ ص ۱۶۸

دیوبندی عقول بعض صفات میں اشتراک کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن صاحب ”تصیہ“ بردہ شیعہ فرماتے ہیں۔

۱۔ منزہ عن شریک فی محاسنہ - فجوہ الحسن فیہ، غیر منقسم
یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام خوبیوں اور صفات میں شریک سے منزہ ہیں۔
کوئی ان کا شریک نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اردو زبان علماء دیوبند سے کبھی (معاذ اللہ)

”ایک صالح دیوبندی وہابی (فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے اور آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علماء دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان (اردو) آگئی۔ سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔“

”براہین قاطعہ“ ص ۲۶ مصنفہ مولوی خلیل احمد انیسوی

(و مصدقہ مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی ص ۲۶)

marfat.com

Click For More Books

مدرسہ دیوبند اور بہشت کے چھپرے | "مولانا محمد یعقوب صاحب
رانا نوٹوی دیوبندی) نے خواب میں

دیکھا کہ جنت ہے اور اس میں ایک طرف چھپرے کے مکان بنے ہوئے ہیں۔
فرماتے تھے کہ میں نے دل میں کہلے اللہ! یہ کیسی جنت ہے جس میں چھپرے
ہیں جس وقت صبح کو مدرسہ دیوبند آیا مدرسہ کے چھپرے نظر پڑے تو ویسے ہی
چھپرے (جیسے بہشت میں تھے)۔

"الافاضات الیومیہ جلد ۱ - ص ۶۶"

یہ عجب ستم ظریفی ہے کہ پاک قن شریف میں حضرت خواجہ بابا فرید الدین گنج شکر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازہ مبارکہ کو بہشتی دروازہ کہنے سے تو ان کی نام نہاد توحید میں خلل
آتا ہے لیکن مدرسہ دیوبند کے چھپروں کو بہشت کے چھپروں جیسا قرار دیں تو ان کے ایمان
و توحید میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا۔

رمعاذ اللہ تھانوی کی مریدنی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بغلیگر ہونا

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کی ایک مریدنی اپنا خواب بیان کرتی ہے کہ :
"ایک جنگل ہے اس میں میں ہوں ایک تخت ہے کچھ اونچا سا اس پر
زینہ ہے..... تھوڑی دیر میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور
زینہ پر چڑھ کر میرے (مریدنی) سے بغلیگر ہوئے اور مجھ کو خوب زور سے
بھینچ دیا جس سے سارا تخت ہل گیا "رمعاذ اللہ

"راصدق الردیا اشرف علی تھانوی جلد ۲ ص ۴۳"

معلم کائنات صاحب خلق عظیم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر یہ کس قدر بہتان
صریح ہے کیا دنیا بھر کا کوئی بدترین دشمن اسلام بھی بانی اسلام پر ایسی الزام تراشی
کر کے آپ کی توہین کر سکتا ہے جس آقا کا یہ ارشاد ہو کہ لعن اللہ الناظر نظر کرنے
والے پر حنڈا کی لعنت (المحدث)

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

سیدہ فاطمہ نے سینے سے چٹا لیا (معاذ اللہ) | دیوبندی حکیم الامت
مولوی اشرف علی تھانوی

اپنے ایک مولوی فضل الرحمن کی زبانی بیان کرتے ہیں۔
”کہ ہم نے خواب میں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھا۔ انہوں نے
ہم کو اپنے سینے سے چٹا لیا۔“ (الاقاضات الیومیۃ تھانوی جلد ۶ ص ۳۷)
استغفر اللہ العظیم۔ مسلمانو! غور کرو کیا کسی بے دین خارجی یزیدی یہودی کو بھی خاتون
جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی جناب میں ایسے صریح گستاخی کی جرأت ہوئی ہر زنا کار یا بی
مردود نے تو یہ لکھا تھا کہ (معاذ اللہ) حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا
ایک غلطی کا ازالہ) مگر دیوبندی وہابی حکیم الامت اس سے بہت آگے بڑھ کر یہ کہہ رہا ہے
کہ (معاذ اللہ) سیدہ نے سینے سے چٹا لیا معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔ شرم۔ شرم۔ شرم

سیدہ عائشہ صدیقہ کی شان میں مجرمانہ جواکس

”ایک ذاکر صالح (دیوبندی وہابی) کو مکشوف ہوا کہ احقر (اشرف علی تھانوی)
کے گھر میں حضرت عائشہ آنے والی ہیں انہوں نے مجھ سے کہا میرا ذہن مٹا اس
طرف منتقل ہوا کہ کس عورت ہاتھ آئے گی اس مناسبت سے کہ جب حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے نکاح کیا تھا تو حضور کا سن شریف
پچاس سے زیادہ تھا اور حضرت عائشہ بہت کم عمر تھیں وہی قصہ یہاں ہے۔“
(رسالہ الامداد ماہ صفر ۱۳۵۵ھ)

مسلمانو! مقام غور و فکر ہے کوئی بے غیرت ہی ماں کو خواب میں دیکھ کر یہ تعبیر
کرے گا کہ کس عورت ہاتھ آئیگی۔ (استغفر اللہ)

چھوٹی بیوی صاحبہ | ”پرسوں شب میں گھر میں ایک عجیب خواب
دیکھا کہ مدینہ منورہ کی مسجد قبا میں حاضر ہوں وہیں

نہ ہاتھ آئیگی۔ یہ فقرہ دیوبندی امت کے حکیم کی ذہنی آوارگی کچھ دی اور عیاشی کا زندہ ثبوت ہے (از ناشر)

marfat.com

Click For More Books

جناب (مولوی اشرف علی تھانوی) کی چھوٹی بیوی صاحبہ بھی ہیں۔ یہ انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوئیں..... اتنے میں کسی نے کہا ”یہ تو عائشہ صدیقہ ہیں“ اب بڑے غور اور حیرت سے یہ بات دیکھ رہی ہیں کہ صورت و شکل وضع و لباس چھوٹی بیوی صاحبہ کا ہے یہ حضرت صدیقہ کیسے ہو گئیں۔“

”حکیم الامت“ مصنفہ عبد الماجد دریا آبادی (مرید تھانوی ص ۵۹)

بے دینی اور ضلالت کی بھی حد ہو گئی کہاں ٹاٹ تھانوی کی ہندوستانی بیوی اور کہاں اُم المؤمنین زوجہ رسول بنت صدیق محبوبہ محبوب رب العالمین سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔

صفیں بچھانا اور تھانوی کے اقتدار میں تراویح پڑھنا

”احقر (مرید تھانوی) نے خواب دیکھا کہ ماہ مبارک رمضان شریف ہے اور عشر کا وقت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور عالی (مولوی تھانوی) کے در دولت میں تشریف فرما ہیں تراویح میں حضور انور کا قرآن پاک سننے کا ارادہ رکھتے ہوئے حضور کے در دولت میں صفوں کے پکھلنے اور پرے ڈلوانے کے اہتمام میں پھر رہی ہیں۔“ (اصدق الروایا ص ۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کھانا پکوانا

”ایک دن اعلیٰ حضرت دینی پیر و مرشد مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی نے خواب دیکھا کہ آپ کی بھانج (بھائی) آپ کے مہانوں کا کھانا پکا رہی ہیں کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کی بھانج سے فرمایا کہ اُٹھ تو اس قابل نہیں کہ امداد اللہ کے مہانوں کا کھانا پکائے۔ اس کے مہانہ عمار دیوبندی (مٹے) ہیں اُس کے مہانوں کا کھانا میں پکاؤں گا۔“

”تذکرۃ الرشید جلد ۱۔ ص ۱۱۱ از مولوی عاشق الہی میرٹھی“

marfat.com

Click For More Books

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کرنے سے بچالیا (معاذ اللہ)

مولوی حسین علی دیوبندی ساکن واں پچران تلمیذ مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی اپنی کتاب "بغۃ الحیران" ص ۳۶ پر لکھتے ہیں:

"رأیت انہ یسقط فامسکتہ واعصمتہ عن السقرط۔ یعنی میں (مولوی حسین علی) نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں گرتے دیکھا تو آپ کو تھاما اور گرنے سے بچا یا۔" (معاذ اللہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے سے پیچھے (معاذ اللہ)

مولوی اشرف علی تھانوی کی ایک مرید فی صاحبہ لکھتی ہیں کہ اس خادم نے ایک خواب دیکھا ہے..... آپ اپنی کرسی پر تشریف لے گئے اور پھر واپس تشریف لا کر دریافت فرمایا کہ میرے پیچھے کون بیٹھے ہیں باجی (بڑی پیرانی) نے جواب دیا کہ آپ کے پیر حامی ادا اللہ صاحب ہیں پھر دریافت فرمایا کہ حامی جی کے پیچھے کون ہیں باجی نے فرمایا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (اصدق الروایا ج ۲ ص ۷۷) (استغفر اللہ)

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم مقتدی اور مرید کے پیچھے (معاذ اللہ)

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے ایک مرید کہتے ہیں:

"یہ خواب نظر آیا کہ جمعہ کی نماز کے لئے صف بندی ہو رہی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احقر کے بائیں جانب تھے اور حضرت والا (مولوی اشرف علی تھانوی) نماز جمعہ پڑھا رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احقر کا بازو پکڑ کر اپنے آگے کی صف میں کر دیا تھا اس خواب کی وجہ سے دن کو ایسی خوشی محسوس ہوئی کہ جس کے اظہار کو کوئی لفظ ہی سمجھ میں نہ آیا

marfat.com

Click For More Books

جو تحریر کروں۔“

”راصدق الرؤیا“ از اشرف علی تھانوی حصہ دوم ص ۲۴

قارئین کرام! دیکھا آپ نے فرقہ تھانویہ دلیو بندیہ کس دیدہ دلیری اور بے باکی سے نبی پاک ﷺ کو مولوی اشرف علی کا مقتدی بنا رہا ہے اور تھانوی حکیم الامت امام الانبیاء علیہ السلام کی امامت کے خواب شائع کر رہا ہے اور مرید تھانوی کو آگے ہونے کی خوشی میں لفظ ہی نہیں مل رہا جو بیان کرے۔ مسلمانو! غور کرو یہ دینداری ہے یا بے دینی ہے؟

تھانوی مگر تھانوی درود مولوی اشرف علی تھانوی کا ایک مرید کہتا ہے:-

”خواب دیکھتا ہوں کہ مگر شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور (تھانوی) کا نام لیتا ہوں (لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ کہتا ہوں)..... اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا..... لیکن حالت خواب و بیداری میں حضور (تھانوی) ہی کا خیال تھا۔

..... رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر یہی کہتا ہوں اللھم صل علی سیدنا ونبینا و مولانا اشرف علی عالمائکم اب بیدار ہوں خواب نہیں.... لیکن بے اختیار ہوں، مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں..... دوسرے روز بیداری میں رقت رہی خوب رویا اور بھی بہت سے وجوہات ہیں جو حضور (تھانوی) کے ساتھ باعث محبت میں کہاں تک عرض کروں۔“

اس خواب کا جواب مولوی اشرف علی صاحب تھانوی دیتے ہیں:-
”اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس (اشرف علی) کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔“

(رسالہ الامداد“ تھانہ بھون بوالہ مناظرہ بریلی و تبلیغی جامعہ)

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہم اس کا فیصلہ منصف مزاج قارئین کرام پر چھوڑتے ہیں اکابر دیوبند کے متذکرہ بالا خواب سراسرگستاخیوں اور بے ادبیوں اور سرکار رسالت ﷺ کی شدید ترین توہین و تہقیر پر مبنی ہیں یا نہیں! اس کے ساتھ دیوبندیت کی دلالی کرنے والے نام نہاد مناظر اسلام طاق رحمانی سے بھی کہوں گا کہ اس میں انصاف و دیانت کی اگر کوئی رتی ہے تو وہ واضح کرے۔ مذکورہ بالا ناپاک خوابوں میں بے ادبی گستاخی ہے یا نہیں؟

۔ دوسروں کے عیب بیشک ڈھونڈتا ہے رات دن
چشم عبرت سے کبھی اپنی سیاہ کاری بھی دیکھ

مسئلہ حاضر و ناظر پر عبارات کے ٹکڑے

مصنف نے چونکہ اپنی رسلیہ کے اکثر و بیشتر اوراق بے ربط و بے مقصد باتوں سے سیاہ کیے ہیں کسی ایک مسئلہ پر یا مختلف مسائل پر حجم کرغیر وار بحث نہیں کی مسئلہ حاضر و ناظر پر عبارات نقل کرتے کرتے بغض و عناد کے جنوں کی کیفیت میں درمیان میں ایک خواب نقل کر ڈالا تھا جس پر ہمیں اس کا مدلل جواب دینے کے علاوہ دیوبندی خوابوں کی تفصیلی فہرست پیش کرنی پڑی۔ مصنف ”سیف شیطانی“ نے درمیان میں ایک خواب نقل کرنے کے بعد ص ۵۴ تا ص ۵۶ پھر مسئلہ حاضر و ناظر سے متعلق تضاد ثابت کرنے کے لئے علماء کی عبارات سے چھوٹے چھوٹے فقرے نقل کئے مثلاً صفحہ ۵۴ پر مولانا احمد سعید صاحب کا ظنی کا عقیدہ یہ بیان کیا ہے:

”میں ربی کریم ﷺ اپنی جہانیت مقدمہ کے ساتھ

قبر انور میں زندہ رولق افروز ہوں“ (تسکین الخواطر ص ۱۵)

اس عبارت کے مقابلہ میں تضاد ثابت کرنے کے لئے احمد یار گجراتی کا فتویٰ کے عنوان سے صفحہ ۵۵ پر یہ فقرہ نقل کیا:

”ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا خدا کی صفت ہرگز نہیں“ (جاء الحق ص ۱۴)

marfat.com

Click For More Books

○ خدا کو ہر جگہ ماننا بے دینی ہے۔ ”جار الحق“ ص ۱۵۸
کوئی بتائے کہ ان عبارت میں کہاں تضاد ہے؟ کیا محض اندھا ہو کر عبارت نقل کرنا ہی حق و صداقت کی دلیل ہے؟
کافلی صاحب کا یہ فرمانا حق و سچ ہے اور عقیدہ اہل سنت کے ہرگز منافی نہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی جہانیت مقدسہ کے ساتھ قبر النور میں زندہ رونق افروز ہیں۔ اس سے یہ کہاں لازم آیا کہ حاضر و ناظر نہیں تحقیقت یہ ہے کہ دیا بنہ بغض و عناد سرکار رسالت ﷺ والسلام میں اس قدر اندھے ہو چکے ہیں کہ انہیں یہ بھی خبر نہیں کہ حاضر و ناظر کا کیا معنی و مفہوم ہے یہ ایک مفصل بحث کو چاہتا ہے اور اس کے لئے ”جار الحق“ و تسکین المخاطر وغیرہ کتب کا بالترتیب مطالعہ چاہیے کوئی اشکال باقی نہ رہے گا۔

باقی رہا مفتی احمد یار خان صاحب علیہ الرحمۃ کا یہ لکھنا کہ ”ہر جگہ حاضر ناظر ہونا خدا کی صفت ہرگز نہیں“ خدا کو ہر جگہ ماننا بے دینی ہے۔ تو ہم کہیں گے کہ مصنف ”سیف شیطانی“ نے اپنے آبائی پیشہ خیانت کے تحت مفتی صاحب مرحوم کی عبارت سے ”ہیں“ اڑا دیا۔ مفتی صاحب فرماتے ہیں ہر جگہ میں حاضر و ناظر ہونا خدا کی صفت ہرگز نہیں۔ اس کی وضاحت حضرت مفتی صاحب یوں فرماتے ہیں۔
خداے تعالیٰ جگہ اور مکان سے پاک ہے۔ کتب عقائد میں ہے لَا یَجُوزُ عَلَیْہِ زَمَانٌ وَلَا یَشْتَمِلُ عَلَیْہِ مَکَانٌ خدا پر نہ زمانہ گزرے کیونکہ زمانہ سفلی اجسام پر زمین میں رہ کر گزرتا ہے انہیں کی عمر ہوتی ہے چاند سورج۔ تارے خور و غلمان فرشتے بلکہ آسمان پر عیسیٰ علیہ السلام، معراج میں حضور ﷺ زمانہ سے علیحدہ ہیں اور نہ کوئی جگہ خدا کو گھیرے خدا تعالیٰ حاضر ہے مگر بغیر جگہ کے اسی لئے شَمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ کو متشابہات سے مانا گیا ہے اور یُکَلِّ شَیْءٌ مِّنْہِ طَیْرٌ وغیرہ آیات میں مفسرین فرماتے ہیں عَلِمًا وَقُدْرَةً یعنی اللہ کا علم اور اس کی

۱۔ دونوں کتابیں مکتبہ فریدیہ ساہیوال سے طلب فرمائیں (ناشر) ۱۹۷۹ء

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

قدرت عالم کو گھیرے ہوئے ہے۔ ”(جار الحق ص ۱۴۴)
مگر جہالت کا پسیر مصنف ”سیف شیطانی“ ان باتوں کو کیا جانے۔ اس کو کیا
علوم کتب عقائد کیا ہیں اس کو تو اپنی غلیظ روح کی تسکین کے لئے خیانت اور بے ایمانی
چاہیے کہ اول و آخر سے عبارات کے الفاظ کاٹ کر اپنی باطل مراد کے لئے علیہ تبدیل
کر کے ایک فقرہ نقل کر دیا۔

سُلطان العارفين حضرت سلطان باہو علیہ الرحمۃ کے نام پر سُرڈ

سُلطان العارفين قدس سرہ کا نام گرامی تو دیا بنہ کے لئے موع ہے۔ ان کے
بحثرت اقوال و ارشادات میں سیدنا غوث اعظم سرکار بغداد و حضرات اولیاء کرام
قدست اسرار ہم سے امداد استقامت اور علم غیب وغیرہ کا ثبوت موجود ہے لیکن جاہل
منظر کا مقصد چونکہ محض دھوکہ دینا ہے اس لئے حضرت سُلطان علیہ الرحمۃ کا بھی ایک
شعر نقل کر ڈالا۔ اور اس کو بظاہر مفتی احمد یار خان صاحب گجراتی علیہ الرحمۃ کی عبارات و
عقائد سے مختلف ثابت کرنا چاہا۔ شعر یہ ہے۔

تال یقین کمال مکمل ایہہ گل ثابت ہوئی

دوہیں جہانیں حاضر ناظر اللہ باہجہ نہ کوئی

ہم کہیں گے اگر مصنف اندھا نہ ہوتا تو دیکھ سکتا تھا۔ اس میں جبکہ مکان اور
زمان کی قید نہیں شعر میں کسی جبکہ بھی ہر جبکہ میں نہیں۔ اس شعر میں سیدی
سُلطان باہو علیہ الرحمۃ کی حاضر و ناظر سے مراد وہی ہے جو مفتی احمد یار خان صاحب علیہ الرحمۃ
نے مفسرین کرام کے حوالہ سے بیان فرمائی یعنی بکلی شے پر محیط وغیرہ میں مفسرین
فرماتے ہیں علماً و قدرۃً یعنی اللہ کا علم اور قدرت عالم کو گھیرے ہوئے ہے یہی
سُلطان العارفين کی مراد اور اس شعر کا صحیح مفہوم ہے۔

ہماری اس مختصر وضاحت سے ثابت ہوا کہ سیدی سُلطان العارفين اور

marfat.com

Click For More Books

مفتی احمد یار خاں صاحب علیہ الرحمۃ کے اقوال میں کوئی تضاد نہیں۔ مصنف خود ہی ذہنی غلطی میں مبتلا ہے۔

سیدی سلطان العارفین کے شعر کے بعد اس کو پھر کہیں کچھ یاد آیا اور پھر دوبارہ کاظمی صاحب کی عبارت سے ایک ٹکڑا نقل کر ڈالا لکھتا ہے۔ احمد سعید کاظمی کا فتویٰ اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر کہنا کفر ہے۔ ”تسکین الخواطر ص ۷۸“

کاظمی صاحب کی اس عبارت کے نقل میں مصنف نے خاندانی بددیانتی کا ثبوت دیا ہے حقیقت یہ ہے کہ مولانا کاظمی ص ۷۸ نے تسکین الخواطر کے ابتدائی اوراق میں لفظ حاضر و ناظر کے لغوی و اصطلاحی معنی بیان کرتے ہوئے اس کے اطلاق و استعمال پر مختلف اقوال نقل فرمائے ہیں۔ وہ ص ۷۸ پر اس بحث کا خلاصہ یوں بیان فرماتے ہیں:-

”ان دونوں لفظوں (حاضر و ناظر) کے لغوی معنی اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں لیکن جمہور علماء نے ان کو لغوی معنی سے پھیر کر تاویل کر لی اور تاویل کے بعد حاضر و ناظر کے اطلاق کو اللہ تعالیٰ کے حق میں جائز رکھا اس تحقیق سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ بغیر تاویل کے اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر کہنا قطعاً جائز نہیں۔“
”تسکین الخواطر ص ۷۸“

بات وہی ہے جو مولانا مفتی احمد یار خاں صاحب نے بیان فرمائی اور اگر مولانا عبدالحق حقانی نے تفسیر حقانی جلد ۲ ص ۲ پر یہ لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ حاضر و ناظر ہے تو وہ بتاویل ہو سکتا ہے اور پھر مولانا عبدالحق حقانی کی عبارت میں ہر جگہ میں کا لفظ موجود نہیں لہذا ماننا پڑے گا انہوں نے بتاویل کہا جیسا کہ اوپر گزر چکا اور مفتی احمد یار خاں صاحب نے مفسرین کرام کے حوالہ سے تصریح فرمائی لہذا مولانا کاظمی اور مولانا حقانی صاحب کی عبارات میں قطعاً کوئی تضاد نہیں۔
اسی طرح ”سیف شیطانی“ ص ۵۶ پر احمد سعید کاظمی کا اپنا عقیدہ کے

ذیل میں یہ لکھا ہے کہ ”صاحب“ درمختار فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو یا حاضر و ناظر کہنا کفر نہیں ”تسکین الخواطر ص ۳۸ ماسیہ۔“

بتایئے مولانا کاظمی صاحب یہ فرماتے ہیں صاحب ”درمختار فرماتے ہیں تعجباً کہ کاظمی صاحب کی طرف منسوب کرنا کس طرح صحیح ہو سکتا ہے۔ مولانا کاظمی صاحب نے مختار درمختار کا عقیدہ بیان کر رہے ہیں اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی ہے ”اس پر علامہ شامی رقم طراز ہیں رقولہ بکفر فان الحضور یعنی العلم شائع ما یکون من نجوی

ثلاثہ الادھور البعم والنظر یعنی السریۃ اسم یعلم بان اللہ یبصری فالبعنی یا عالم یا من یرئی بنزازیہ (لیس بکفر) کی وجہ یہ ہے کہ یا حاضر و ناظر میں تاویل ہو سکتی ہے اور وہ یہ کہ حضور علم کے معنی میں عام طور پر مستعمل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ما یکون من نجوی ثلاثہ الادھور البعم کوئی سرگوشی تین افراد کی نہیں ہوتی مگر اللہ تعالیٰ ان کا چوتھا ہوتا ہے۔ معلوم ہوا کہ کوئی فرد علم الہی سے باہر نہیں۔ اس طرح یا حاضر یا عالم کے معنی میں ہو گیا اور نظر و سیر کے معنی میں مستعمل ہے اور رویت اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت ہے۔ ”قرآن کریم“ میں ہے اسم یعلم بان اللہ یبصری لہذا یا حاضر یا ناظر یا عالم یا من یرئی کے معنی میں ہوا۔“

اب قارئین کرام خود فیصلہ کریں کہ دیباچہ عبارات کے نقل میں کس دیدہ دلیری اور جرأت مندی کے ساتھ خیانت کرتے اور لوگوں کو دن دھاڑے دھوکہ دیتے ہیں۔ صاحب ”درمختار“ تاویل یا حاضر و ناظر کا اطلاق کر رہے ہیں یہی کچھ مفتی احمد یار خاں صاحب نے فرمایا یہی مولانا حقانی نے لکھا یہی کاظمی صاحب فرما رہے ہیں لیکن جاہل مصنف ”سبب شیطانی“ مناظر اسلام بننے کے شوق تضاد ثابت کرنے کے خبط میں مبتلا ہے۔ اہل علم و انصاف تسکین الخواطر کا خود بھی مطالعہ کر سکتے ہیں اور اس کے خیانت شدہ حوالوں کی اصل عبارات سے مطابقت کر سکتے ہیں کہ اس جاہل مصنف نے کس دھڑائی سے ”تسکین الخواطر“ کی عبارت کا خون کیا ہے۔

marfat.com

Click For More Books

کرسن و کنہیا | کے کئی سو جبکہ موجود ہونے سے متعلق بعنوان احمد رضا خاں بریلوی کا فتویٰ احکام شریعت جلد ۲ ص ۲۰۷ و ملفوظات جلد ۱

ص ۱۳۹ سے چند عبارات علیہ بگاڑ کر نقل کی گئی ہیں حالانکہ یہ کچھ فہم جاہل عنید اگر پوری عبارت ہی نقل کر دیتا تو ہمیں کسی جواب کی ضرورت ہی پیش نہ آتی اور اس کی خیانت کا راز آشکارا ہو جاتا۔ امام اہل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے جو کچھ بھی ارقام فرمایا وہ حضرت سیدی فتح محمد قدس سرہ العزیز جیسے ولی کامل اور شیخ وقت سے نقل فرمایا ہے۔ پوری عبارت ملاحظہ ہو "بیع سنابل شریف میں حضرت سیدی فتح محمد قدس سرہ الشریف کا وقت واحد میں دس مجلسوں میں تشریف لے جانا تحریر فرمایا اور یہ کہ اس پر کسی نے عرض کی۔ حضرت نے وقت واحد میں دس جبکہ تشریف لے جانے کا وعدہ فرمایا ہے یہ کیونکر ہو سکے گا۔ شیخ نے فرمایا کرسن اور کنہیا کافر تھا کئی روز ایک وقت میں ایک سو جبکہ موجود ہو گیا۔ فتح محمد اگر چند جبکہ ایک وقت ہوا۔ کیا تعجب ہے۔ یہ ذکر کر کے فرمایا کیا یہ گمان کر سکتے ہو کہ شیخ ایک جبکہ موجود تھے باقی جبکہ مثالیں حاشا بلکہ شیخ بذات خود ہر جبکہ موجود تھے اسرار باطن فہم ظاہر سے درمیں غرض و منکر بے جا ہے۔"

”(ملفوظات اعلیٰ حضرت جلد ۱ ص ۱۳۹)

واقعہ ہے سیدی حضرت شیخ فتح محمد صاحب علیہ الرحمۃ کا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نقل فرما رہے ہیں "بیع سنابل شریف" سے اور ملاں بی جہالت کے تیر بار رہے ہیں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے پیکر علم و فضل کی ذات گرامی پر یہ کہاں کی دیانت ہے۔ کیا اس خرافات کی زد میں سیدی حضرت شیخ فتح محمد صاحب قدس سرہ نہیں آتے؟ کچھ تو شرم چاہیے۔

ابلیس مشرق سے مغرب ایک لحظہ میں | اعلیٰ حضرت نے سیدی شیخ فتح محمد علیہ الرحمۃ و بیع سنابل شریف

کے حوالہ سے کرسن و کنہیا کو ایک سو جبکہ موجود لکھ دیا تو قیامت آگئی لیکن دیوبندی

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی صاحب ابیس میں یہ قوت مانتے ہیں کہ وہ ایک لحظہ میں مشرق و مغرب پہنچ جاتا ہے ملاحظہ ہو۔

”ابو یزید سے پوچھا گیا طے زمین کی نسبت۔ آپ نے فرمایا یہ کوئی چیز کمال کی نہیں۔ دیکھو ابیس مشرق سے مغرب تک ایک لحظہ میں قطع کر جاتا ہے۔“ (حفظ الایمان ص ۷۸ از مولوی اشرف علی صاحب تھانوی)

دیوبندی وہابی ہیں مولوی یوسف رحمانی کا اعتراف

مصنف ”سیف شیطانی“ مولوی یوسف رحمانی ”المحضرت بریلوی کا فتویٰ“ کے عنوان سے لکھتا ہے :

عرض : ایک صاحب نے ایک وہابی (دیوبندی) کے جنازہ کی نماز پڑھی ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے۔

ارشاد : وہابی۔ رافضی، قادیانی وغیرہم کفار مرتدین کے جنازہ کی نماز انہیں ایسا جانتے ہوئے پڑھنا کفر ہے۔

”(الملفوظ“ جلد ۱ ص ۹)

قارئین کرام! غور فرمائیں کہ سائل نے صرف وہابی کے متعلق پوچھا ہے لیکن چونکہ دیوبندی فی الحقیقت وہابی ہیں سُنّیت حنفیت کے پردہ میں پھپھے ہوئے ہیں لیکن ٹھیکہ نکل جاتی ہے سچی بات منہ سے مستی میں

کے زیر مصداق وہابی لفظ کی وضاحت کے طور پر دیوبندی کو برکیٹ میں بند کر کے اپنی وہابیت کا کھلم کھلا اعتراف و اقرار کر رہا ہے۔

ٹھیکہ ”مدعی لاکھ پہ بھاری“ ہے گواہی تیری

اب آئیے اصل مقصد کی طرف مصنف نے ”الملفوظ“ سے یہ عبارت کیوں نقل کی اور وہ بتانا کیا چاہتا ہے تو سنئے مولوی جی کہنا یہ چاہتے ہیں کہ ”المحضرت بریلوی وہابی دیوبندی رافضی قادیانی کی نماز جنازہ پڑھنے کو کفر بتا رہے ہیں لیکن مولانا احمد سعید صاحب

marfat.com

Click For More Books

کاظمی نے وہابی قاضی احسان احمد شجاع آبادی دیوبندی کی نماز جنازہ پڑھی لہذا وہ اٹھ فرات بریلوی کے فتویٰ سے کافر ہوئے۔ لہذا اس نے کذب و افتراء کی دیوار کھڑی کرتے ہوئے صفحہ پر یہ سُرخ لگائی کہ

قاضی احسان احمد روم کا نماز جنازہ

لکھتا ہے ”روزنامہ مشرق“ بعنوان قاضی احسان احمد شجاع آبادی کو سپرد خاک کر دیا گیا“ چند سطور بعد تحریر ہے۔

”مقتان اور شجاع آباد کے دینی مدارس آج بھی بند ہے نماز جنازہ میں جن معروف شخصیتوں نے شرکت کی ان میں مفتی محمود۔ مولانا ابوذر بخاری۔ مولانا احمد سعید کاظمی۔ مولانا خدابخش۔ مولانا عبد اللہ درخوش۔ مولانا خیر محمد۔ مولانا محمد علی جالندھری۔ مولانا عبید اللہ انور۔ مولانا تالال حسین اختر۔ مولانا تاج محمد۔ مولانا حبیب اللہ۔ مولانا غلام جیلانی اور مولانا دوست محمد صاحبان شامل ہیں۔

”روزنامہ مشرق“ ۲۵ نومبر ۱۹۶۶ء

ہمیں اعتراف ہے کہ جھوٹ بولنے اور جھوٹ چھاپنے میں دیوبندی قوم کو کمال حاصل ہے کیوں نہ ہوں ان کے مذہب نامہذب میں معاذ اللہ خدا کا جھوٹ بولنا بھی ممکن ہے جن مولانا کاظمی صاحب پر مصنف ”مشرق“ نے افتراء کیا ان ہی مولانا احمد سعید صاحب کاظمی کا اس سلسلہ میں وضاحتی مکتوب ملاحظہ ہو اور دیوبندی ملاں کا ڈھٹائی اور سنیہ زوری کی داد دیجئے۔

مولانا احمد سعید صاحب کاظمی کا مکتوب

۴۸۶
۹۲

محترم جناب ماسٹر محمد شبیر صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
سلام مسنون۔ دعائیں! یہ مجھ پر بہتان صریح ہے کہ میں نے قاضی

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

احسان احمد شجاع آبادی کی نماز جنازہ میں شرکت کی واللہ علی ما نقول وکیل
میں نے سنا تھا کہ بعض مفسدین نے کسی اخبار میں بھی میرے متعلق یہ خبر
دی تھی مگر یہ بات قطعاً بے بنیاد ہے احباب کو سلام مسنون۔

والسلام
سید احمد سعید کاظمی غفرلہ

۱۹ اپریل ۱۹۶۹ء

جس کا دل چاہے مولانا کاظمی صاحب کا مکتوب گرامی انوارِ رضا پینچ کر
دیکھ سکتا ہے۔

ایوب خاں کی والدہ کی نماز جنازہ

مصنف ”سیفِ شیطانی“ نے ص ۵۶ بعنوان صدر مملکت کی والدہ مرحومہ کا نماز
جنازہ لکھا ہے۔

”فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں صدر مملکت کی والدہ مرحومہ کا نماز جنازہ

حضرت مولانا احتشام الحق تھانوی نے پڑھایا۔ جس میں صدر فیلڈ مارشل

محمد ایوب خاں، خان بہادر خاں، گورنر امیر محمد خاں صاحبزادہ فیض الحسن،

پیر آف ڈیول شریف اور دیگر زعماء شامل تھے“

”زائے وقت“ ۲۷- جولائی ۱۹۶۵ء ”چٹان“ جولائی ۱۹۶۵ء

قارئین کرام! دیوبندی جہالت ملاحظہ ہو۔ جاہل مصنف نے پہلے لکھا تھا قاضی

احسان احمد مرحوم کا نماز جنازہ اور اب لکھ رہا ہے صدر مملکت کی والدہ مرحومہ کا نماز جنازہ

مقام غور و فکر ہے کہ ”کی“ نماز جنازہ ہونا چاہیے تھا یا ”کا“ نماز جنازہ؟

سند جاہل مصنف یوں کہتا ہوگا فجر کا نماز، ظہر کا نماز، عید کا نماز، جمعہ کا نماز

حالا کہ صحیح یہ ہے کہ فجر کی نماز، ظہر کی نماز، عید کی نماز، جمعہ کی نماز، بھلا جس

جاہل مطلق کو مونث و مذکر کا فرق بھی معلوم نہیں بلکہ فقرہ بھی صحیح نہیں بن سکتا

marfat.com

Click For More Books

وہ علم و فضل کے باوشاہ علماء عرب و عجم کے ممدوح اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ پر زبان طعن و راز کر رہا ہے اور پھر ”صدر مملکت کی والدہ مرحومہ کا نماز جنازہ کے ذیل میں جو مضمون ہے چند سطور کے علاوہ نام نہاد شیخ العرب و عجم سے منہ کیا یہ لوگ مسلمان ہیں تمک ” نوائے وقت “ میں موجود ہی نہیں اگر مناظر جی صاحب دکھادیں تو ایک ہزار روپیہ انعام نقد پیش کیا جائے گا۔ مصنف نے ایک پُر خرافات عبارت کے بعد ” نوائے وقت “ ۲۷ جولائی ۱۹۶۵ء کا حوالہ لکھا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس سے قبل کی سب بکواس نوائے وقت میں ہے حالانکہ نوائے وقت میں نہیں ہے۔ اگر ہے تو بتایا جائے کہ کس صفحہ پر کس کالم میں ہے؟ اور پھر کمال یہ ہے کہ ”چٹان“ کے حوالہ میں تاریخ صفحہ و سطر و کالم مذکور ہی نہیں بس اتنا لکھ دیا۔ ”چٹان“ جولائی ۱۹۶۵ء۔ حالانکہ ”چٹان“ ماہنامہ نہیں بلکہ ہفت روزہ ہے بتایا جائے کس تاریخ کے ”چٹان“ میں کس صفحہ کے کس کالم میں یہ خرافات موجود ہیں؟

اب آئیے اصل جواب کی طرف جس وقت بعض اخبارات میں ایوب خاں کی والدہ کی نماز جنازہ میں صاحبزادہ فیض الحسن صاحب کی شمولیت کا بیان آیا تھا۔ ہم نے اُسی روز صاحبزادہ صاحب سے وضاحت طلب کی تھی اور صاحبزادہ صاحب نے فرمایا تھا مکتوب ملاحظہ ہو۔

صاحبزادہ فیض الحسن صاحب کا مکتوب

۸۶۔ محترمی السلام علیکم! مکتوب ملاحظہ کرو جو اباً عرض ہے کہ ایوب خاں صاحب کی والدہ کے نماز جنازہ میں میں نے شرکت ضرور کی ہے میں آخر وقت پہنچا۔ آخری قطار میں کھڑا ہوا۔ میرے وہم و گمان بھی یہ بات نہ تھی کہ تھانوی صاحب نماز جنازہ پڑھا رہے ہیں۔ الخ

سید فیض الحسن گوہر الزوالہ
۱۵۔ اگست ۱۹۶۵ء

جواب کی حد تک تو یہی کافی ہے کہ صاحبزادہ فیض الحسن صاحب نے دیدہ و دانستہ نہیں لاطمی میں ایسا کیا۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ دیوبندی مولوی احتشام الحق صاحب تھانوی کو نے با اصول آدمی ہیں نہ صرف یہ کہ وہ ہر دور میں درباری کے فرائض سرانجام دیتے ہیں بلکہ ذاتی مفاد کے لئے دیوبندیت کا بھی سر قلم کر دیتے ہیں مثلاً ایوب خاں جب ۱۹۶۲ء میں اپنی رابطہ عوام کی ہم پر لاہور پہنچے تو ایوب خاں نے داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار اقدس پر پھولوں کی چادر چڑھائی اور فاتحہ خوانی کی۔ پھولوں کی چادر اور فاتحہ دیوبندی دھرم میں خالص شرک و بدعت ہیں ملاحظہ ہو ”تقویٰ سیئہ الایمان“ و ”فناوی رشیدیہ“۔

اور نہ صرف یہ بلکہ روزنامہ ”انجام کراچی“ ۱۳ ستمبر ۱۹۶۰ء ص ۱ پر فوٹو موجود ہے صدر مملکت فیلڈ مارشل ایوب خان بانی پاکستان محمد علی جناح کے مزار پر پھولوں کی چادر چڑھا کر فاتحہ پڑھ رہے ہیں۔ ”انجام کراچی“ ۹ ۱۳ ص ۱۔ مزید ملاحظہ ہو :

• کراچی ۳۱ جولائی۔ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے آج شام یہاں قائد اعظم محمد علی جناح کے مقبرہ کا سنگ بنیاد رکھا..... اس سے پہلے مولانا احتشام الحق تھانوی (دیوبندی و دہابی) نے سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے صدر ایوب کو خراج تحسین پیش کیا اور مقبرے کی تعمیر میں ذاتی دلچسپی لینے پر شکریہ ادا کیا۔

(روزنامہ ”کوہستان لاہور“ یکم اگست ۱۹۶۰ء)

مولوی یوسف رحمانی جواب دے کہ تمہارے پیشوا احتشام الحق تھانوی پر دیوبندی و دہابی مسلک کے اعتبار سے کہاں لازم تھا کہ مزاروں پر پھولوں کی چادریں چڑھانے اور فاتحہ پڑھنے اور مقبرہ کا سنگ بنیاد رکھنے والے ایوب خاں کی والدہ کی نماز جنازہ پڑھانا

بتائیے انہوں نے الٹی ٹھہری دیوبندی دھرم کو ذبح کیا یا نہیں؟ کیونکہ بابائے دہلیت
بیشواسے اعظم دیوبندیت مولوی اسماعیل قلیل دہلوی صاف لکھتے ہیں،

”قبروں پر چادریں چڑھانا، مقبرے بنانا، تاریخ لکھنا یہ کام کرنے والے

مسلمان نہیں۔ ایک بالشت سے اونچی قبر نہ بنائے، قبر پر مقبرہ بنانا حرام

ہے۔ کسی ہی کی قبر ہو۔“ (”تقویتہ الایمان“ معہ تذکیر الاخوان“ ص ۸۶)

بتائیے تھانوی صاحب نے شرک و بدعت اور حرام فعل کا ارتکاب کیا یا نہیں؟

اور مولوی یوسف رحمانی میں کچھ دیوبندی مذہب کی غیرت ہے تو یہ بھی بتائے کہ بانی

پاکستان محمد علی جناح کی ایک بالشت سے بہت اونچی قبر اور قبر پر مقبرہ (گنبد) اور

پھر قبر پر بچوں کی چادریں چڑھانا دیوبندی مذہب میں دیوبندی شریعت کے اعتبار

سے جائز ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں تو آج ہی مولوی اسماعیل دہلوی اور مولوی رشید احمد گنگوہی

سے لا تعلقی اور بیزاری کا اعلان کرو اور ”تقویتہ الایمان“ اور فتاویٰ رشیدیہ کو سر عام نذر آتش

کر دو۔ یا پھر اپنے مذہب نامہ مذہب کے مطابق بانی پاکستان کے مقبرہ کو گرانے کا فتویٰ

جاری کرو اور آپ کے مزار پر چادر چڑھانے والوں کو بشمول وزیر اعظم بھٹو صاحب سب

کو مشرک و بدعتی اور حرام فعل کے مرتکب قرار دو اور دیوبندی مسلک کا اعلان پر چار کرو

ملاں جی نے مولوی احتشام الحق صاحب کی بھلی کہی ان کا کیا وہ مرزائیوں قادیانیوں

منکرین ختم نبوت کے نکاح بھی پڑھواتے رہے ہیں وفاقی وزیر مذہبی امور مولانا کوثر نیازی

صاحب کی شہادت ملاحظہ ہو

احتشام الحق تھانوی کا کردار۔ مولانا کوثر نیازی کی شہادت

بعض ”مولوی احتشام الحق کیرانوی ہم پھر حاضر ہیں“ لکھتے ہیں

”آپ نے دوسرے احمدیوں کے نکاح کی طرح لاہوری (مرزائی) عبادت

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کے بانی مولوی محمد علی کے لڑکے حامد فاروق کا نکاح بھی کراچی میں پڑھوایا تھا آپ بظاہر ان لوگوں کو بھی کافر قرار دیتے ہیں مگر حالت آپکی یہ ہے کہ کسی پراسرار ترفیب کے تحت آپ چپکے سے اندر جلکے (قادیانیوں کے) نکاح بھی پڑھواتے ہیں لوٹن میاں اپنے مولوی ایسا نہیں کرتے۔ اب بیسٹج بیسٹج بتا دو اسلام تمہارا دین نہیں بلکہ کاروبار ہے..... جواب میں آپ نے قائد اعظم کو کافر کہہ کر پاکستان کے بارہ کروڑ مسلمانوں کی توہین کیوں کی..... (ہفت روزہ شہاب لاہور ۲۱ مئی سنہ ۱۹۷۱ء)

دوسری شہادت | ”مولوی (احتشام الحق) کیرانوی آپ کیلئے حرام جائز ہے؟“..... ہمت ہے تو کرو انکار ان الزامات سے

○ تم نے کہا احمدی کافر ہیں اور روپیہ لے کر ان کے نکاح پڑھواتے رہے۔
○ تم نے کہا سود حرام ہے اور خود سود کا کاروبار کرتے رہے..... مذہب کے نام پر امت محمدی کو فریب دینے والے دغلے انسان تم اس مہند وزیر سے بھی بدتر ہو..... اب تمہیں دین اور دنیا دونوں کے لحاظ سے کذب اور دھوکے باز ثابت کیا جائے گا۔“

(ہفت روزہ شہاب لاہور ۲۲ جون سنہ ۱۹۷۱ء)

کیوں جناب مناظر صاحب! یہ ہیں آپ کے مولانا احتشام الحق صاحب۔ بتائیے بقول شہاب جب وہ مرزائیوں کے نکاح پڑھوا سکتے ہیں سودی کاروبار کر سکتے ہیں جب انہوں نے یہ تمام باتیں غلط کیں تو ایوب خاں کی والدہ کا جنازہ پڑھا کر بھی اپنے مذہب کے اعتبار سے غلط کیا کیوں؟ اس لئے بقول شہاب ”اسلام تمہارا (تھانوی کا) دین نہیں کاروبار ہے۔“

جاسیئے تو یہ تھا کہ ملاں یوسف اسپنس بے اصولے تھانوی صاحب کی خبر لیتا لیکن

marfat.com

Click For More Books

اپنے اکابر کی بد اعمالیوں پر تو نظر نہیں رکھتا اور صاحبزادہ فیض الحسن صاحب پر برس پڑا اور فرضی بنیاد پر خرافات کا مظاہرہ شروع کر دیا۔

فاطمہ جناح کا نماز جنازہ

اس عنوان کے تحت مصنف ”سیف شیطانی“ لکھتا ہے:

”مفتی محمد شفیع صاحب (دیوبندی) نے ماورِ ملت کا نماز جنازہ پڑھایا

ان کے ساتھ مولوی عبدالحماد بدایونی کھڑے ہیں“

”(امروز ۱۳ جولائی ۱۹۶۷ء)

پھر وہی جہالت کہ فاطمہ جناح کا نماز جنازہ۔ حوالہ میں یہ مذکور ہی نہیں کہ ”امروز“ کا
ہے یا ملتان؟ کونسی بتلائے کہ ہم بستلا میں کیا

بہر حال ہمیں اس کا اعتراف کہ اس قسم کا نوٹ کسی اخبار میں ضرور آیا تھا مگر
اس کی عبارت یہ نہیں تھی ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ دیوبندی ملاں یوسف رحمانی اس نوٹ
کے ساتھ عبارت نہیں دکھا سکتا بہر حال جب یہ نوٹ اخبار میں آیا تو ہم نے بھی جہالت
فخر اہل سنت غازی تحریک پاکستان مولانا محمد عبدالحماد صاحب بدایونی مرحوم سے رابطہ
قائم کیا تھا اور تحقیق سے جو کچھ معلوم ہوا تھا وہ مولانا بدایونی ہی کے الفاظ میں ملاحظہ ہو۔

مولانا عبدالحماد بدایونی کا وضاحتی مکتوب

۸۶

محکم مکرم! السلام علیکم.....

میں علماء اہل سنت کے مسلک سے بخوبی واقف ہوں۔ بات
والا اصل یہ ہے کہ نماز جنازہ درحقیقت میں نے ہی پڑھائی مجمع کثیر تھا
صف بندی بھی نہ ہو سکی۔ میں نے نماز جنازہ کی نیت باندھی تو میں اسی

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

وقت مفتی محمد شفیع صاحب نے فجر سے آگے بڑھ کر نماز جنازہ پڑھانی
شرع کر دی حالانکہ جماعت قائم ہو چکی تھی..... والسلام

فقیر محمد عبدالحامد القادری البدایونی

۲۵ جولائی ۱۹۶۷ء

یہ ہے دیوبندی مفتی اعظم کی سینہ زوری کہ جماعت قائم ہونے کے بعد آگے
کھڑے ہو کر اپنی امامت کا فوٹو اخبارات میں شائع کرا دیا۔

اگر بالفرض مفتی محمد شفیع دیوبندی بھی مس فاطمہ جناح کی نماز جنازہ پڑھا تو یہ بھی
دیوبندی دھرم کا بیہ اصولا پن تھا کیونکہ نام نہاد شیخ العرب العجم کا نگرہ سی کٹھ پتلی
مولوی حسین احمد صدر دیوبند کا فتویٰ تو یہ ہے ”خطبات عثمانی“ میں موجود ہے اور
خود دیوبندی شیخ الاسلام جناب مولوی شبیر احمد عثمانی صاحب کی شہادت موجود ہے

قائد اعظم کا فر اعظم !

نئی دہلی ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۵ء۔ مولانا حسین احمد صاحب (صدر مدرسہ دیوبند)
نے مسلم لیگ میں مسلمانوں کی شرکت کو حرام قرار دیتے اور قائد اعظم کو
کافر اعظم کا لقب دیتے ہوئے حال ہی میں جو فتویٰ دیا تھا۔ الخ۔

”خطبات عثمانی“ ص ۲۸ و مکالمۃ الصدرین ص ۳۲

دیوبندی مفتی اعظم مولوی محمد شفیع صاحب نے اسی قائد اعظم کی ہمیشہ کی
نماز جنازہ پڑھانے کی کوشش کی جن کے محترم بھائی کو صدر مدرسہ دیوبند کا فر اعظم قرار
دیتا رہا ہے۔ یہ کہاں کی اصول پرستی ہے؟ کیا قائد اعظم اور ان کی ہمیشہ کا مسلک جدا
جدا تھا؟ مولوی حسین احمد دیوبندی کے فتویٰ کے لحاظ سے تو دیوبندی مفتی اعظم کو
یہ کوشش کرنی ہی نہ چاہیے تھی۔ یا پھر اپنے صدر مدرسہ دیوبند کو جھوٹا اور ان کے

marfat.com

Click For More Books

فتویٰ کو باطل و مردود قرار دیتے۔ بہر حال دیوبندیوں کا مذہب ہی گول مول ہے اور شریعت کے لحاظ سے نہیں بلکہ طبیعت کے لحاظ سے ہر کام کرتے ہیں

وہابیت کا اعتراف منسلک

آج تک دیوبندی اپنی وہابیت کو چھپانے کی کوشش کرتے رہے ہیں مگر ہم واد دیتے ہیں دیوبندیت کے نوزائیدہ مناظر کو کہ وہ بڑی جرأت مندی و فراخ دلی سے اپنی وہابیت کا علی الاعلان اعتراف کر رہا ہے صفحہ ۵۹ پر بعنوان ”اعلحضرت بریلوی کا فتویٰ“ لکھا ہے:

”وہابی (دیوبندی) رفضی غیر مقلد نیچری قادیانی چکرالوی وغیرہم

کے پیچھے نماز باطل محض ہے“ الخ (سیف شیطانی ص ۵)

کچھ بھی بہر حال وہابی لفظ کے مفہوم کی وضاحت کے طور پر اس نے پھر دوبارہ برکیٹ بند (دیوبندی) لکھ کر اپنی وہابیت کا اقرار کر لیا ہے۔ الغرض اس فتویٰ کے نقل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ موصوف اس کے نیچے خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ کا عقیدہ بیان کر کے اعلحضرت قدس سرہ کا فتویٰ ان کے خلاف استعمال کرنا چاہتے ہیں لکھتا ہے

خواجہ غلام فرید کا عقیدہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ احمد پور میں ایک وہابی مولوی تقاجس کا نام احمد بخش تقا نواب (صادق محمد خاں) آف بہاول پور کے جی حضوریوں نے اس کی شکایت کر دی کہ وہ اولیاء اللہ کا منکر ہے العیاذ باللہ....
.... نماز کے وقت خواجہ غلام فرید صاحب نے اس وہابی مولوی سے امامت کے لئے کہا چنانچہ سب حاضرین نے اسی مولوی کے پیچھے نماز پڑھی خود خواجہ صاحب اور نواب آف بہاول پور نے بھی اسی کے

پیچھے نماز ادا کی ملحوظاً

(روزنامہ "امروز" ۱۸ جولائی ۱۹۶۷ء)

قارئین کرام! دیکھا آپ نے وہابی مولوی کے نماز پڑھنے سے دیوبندی ملاں کو کتنی خوشی ہوئی اس کو فخر یہ طور پر پیش کیا اگر دیوبندی وہابی نہ ہوں اور حقیقی سنی حنفی ہوتے تو اس کو یہ خوشی نہ ہوتی۔

اس کے متعدد جواب ہیں:

نمبر ۱: یہ کہ ستیہ نانا عظمیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا فتویٰ مبارکہ اس شخص کے بارے میں ہے جو ان (وہابیوں) کے خیالات و محالات پر مطلع ہو کر انہیں عالم جانے یا قابل امامت مانے "اس کی فتویٰ میں تصریح ہے اگر بالفرض خواجہ صاحب علیہ الرحمۃ نے ایسا کیا تو وہ یقیناً ان کے خیالات و محالات پر مطلع نہ ہوں گے کیونکہ بقول "امروز" جی حضوریوں نے خواجہ صاحب سے نہیں نواب صاحب سے ان کے وہابی اور منکر اولیاء اللہ ہونے کی شکایت کی تھی لہذا خواجہ صاحب قبلہ عظمیٰ حضرت قبلہ کے فتویٰ کی زد میں نہیں آتے۔ آپ کا یہ جوڑ توڑ کامیاب نہیں ہوتا نظر آتا۔

نمبر ۲: یہ کہ اس مولوی کا نام بقول امروز احمد بخش تھا یہ نام وہابیوں و ہندوؤں کی جان کے لئے قیامت ہے۔ ملاحظہ ہو مولوی اشرف علی تھانوی کفر و شرک کی باتوں کے بیان میں لکھتے ہیں۔

مولوی اشرف علی تھانوی کا فتویٰ | سہرا باندھنا۔ علی بخش حسین بخش (احمد بخش محمد بخش پیر بخش فرید بخش) نام رکھنا اور

یوں کہنا کہ خدا رسول چاہے تو فلاں کام ہو جائے (یہ سب شرک ہیں)
(بہشتی زیور اول ص ۴۷)

مدرسہ خیر المدارس کا فتویٰ | الجواب ۱۹۱ عبد الباقی عبد الرسول و نبی بخش و پیر بخش

marfat.com

Click For More Books

احمد بخش یہ سب نام درست نہیں باقی نور احمد - نور محمد - غلام معین الدین - غلام محی الدین یہ درست ہیں۔ فقط واللہ اعلم بندہ اصغر علی غفرلہ

نائب مفتی خیر المدارس ملتان

الجواب صحیح عبداللہ غفر اللہ مفتی خیر المدارس ملتان ۱۱ ۲/۴ ۵



نوٹ: میسج جلد جیم کے بھی ایک دیوبندی مولوی نے اپنا نام احمد بخش تبدیل کر کے غلام احمد رکھ لیا ہے تو گزارش یہ ہے کہ جب دیوبندی وہابی مذہب میں احمد بخش نام رکھنا شرک و نادرست اور قابل تبدیلی ہے تو پھر جس مولوی کا نام احمد بخش ہو گا وہ وہابی کس طرح ہو سکتا ہے؟ اگر بالفرض (معاذ اللہ) ہو بھی تو اگر کوئی سنی بزرگ اس کے احمد بخش نام کو دیکھ کر نماز پڑھے تو کس طرح سزاوار ہو سکتا ہے؟ اگر کوئی وہابی شربت روح افزاء کی بوتل میں کچھ قطرہ شراب ڈال دے تو کسی پینے والے کو کیا گناہ؟

مولوی یوسف رحمانی نے اپنے جنون اور زعم باطل میں عمارِ طہنت اپنے اکابر کی خبر لوائے و شائع طریقت پر الزام عائد کئے ہیں:

- (۱) احمد رضا بریلویوں کے خدا ہیں ”سیف شیطانی“ (ص ۲۹)
- (۲) بریلویوں کے اعلیٰ حضرت عالم الغیب اور مشکل کشا ہیں۔ (ص ۲۵)
- (۳) نبی کو عین معین الدین پایا۔ (ص ۵)
- (۴) پیر اور پیر زادہ حضرت یعقوب و حضرت یوسف کی مثل۔ (ص ۵)
- (۵) احمد رضا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کرائی (ص ۵۲)
- (۶) یہ کہنا کہ اولیاء اللہ کو غیب کا علم ہے کفر ہے۔ (ص ۶۲)

marfat.com

Click For More Books

۱۶) رضا خانی مکہ شریف لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ (ص۱۶)
ظاہر ہے کہ جس کے ایسے عقائد ہوں وہ مسلمان نہیں ہو سکتا اور اس کے پیچھے نماز
سراسر باطل و مزور ہے لیکن ہم ثابت کرتے ہیں کہ چوٹی کے اکابر دیوبند نے علماء اہل سنت
مابین مسلک ائمہ حضرت بریلوی مکتب فکر کے علماء کے پیچھے نماز پڑھنے کو صحیح سمجھا اور خود
بھی پڑھی۔ ثبوت ملاحظہ ہو۔

علماء بریلی کی اقتدار میں نماز جائز ہے (علماء دیوبند)

مولوی اشرف علی صابو تھانوی | حضرت تھانوی فرمایا کرتے تھے کہ اگر محمد کو مولوی احمد رضا
خان صاحب بریلوی کے پیچھے نماز پڑھنے کا موقع ملتا
تو پڑھ لیتا۔ ”چٹان“ لاہور ۱۱ جنوری ۱۹۶۲ء

مولوی محمد حسن نانوتوی | مولانا محمد احسن نے (اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے والد ماجد)
مولوی مفتی علی خان (بریلوی) کو عید گاہ سے پیغام بھجوایا کہ میں
نماز پڑھنے کو آیا ہوں پڑھانا نہیں چاہتا۔ آپ تشریف لائیے جسے چاہے امام کر لیجئے
میں اس کا اقتدار کروں گا۔ (کتاب ”مولانا محمد احسن نانوتوی“ ص ۸۷)۔ اس کتاب کا تعارف
مفتی محمد شفیع صاحب دیوبند نے لکھا ہے۔

بانی مدرسہ دیوبند مولوی محمد قاسم نانوتوی | ”ہمارے (دیوبندی) بزرگ اس قسم کی گفتگو
اور مباحثوں مناظروں کو پسند نہ فرماتے تھے
..... ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب دہلی تشریف رکھتے تھے اور ان کے ساتھ
مولانا احمد حسن امروہوی اور امیر شاہ خان صاحب بھی تھے شب کو جب سونے کے لئے
لیٹے تو ان دونوں نے اپنی چارپائی ذرا الگ بچھالی اور باتیں کرنے لگے۔ امیر شاہ خان صاحب
نے مولوی صاحب سے کہا کہ صبح کی نماز ایک برج والی مسجد میں چل کر پڑھیں گے مناسب

marfat.com

Click For More Books

وہاں کے امام قرآن شریف بہت اچھا پڑھتے ہیں مولوی (احمد حسن) صاحب نے کہا ”ارے پٹھان جاہل (آپس میں سب تکلفی بہت تھی) ہم اس کے پیچھے نماز پڑھیں گے وہ تو ہمارے مولانا (محمد قاسم نانوتوی) کی تکفیر کرتا ہے۔“ مولانا (محمد قاسم) نے سُن لیا اور زور سے فرمایا ”احمد حسن میں تو سمجھتا تھا تو لکھ پڑھ گیا ہے مگر جاہل ہی رہا پھر دوسروں کو جاہل کہتا ہے۔“ ارے کیا قاسم کی تکفیر سے وہ قابلِ امامت نہیں رہا میں (قاسم نانوتوی) تو اس سے اس کی دینداری کا معتقد ہو گیا۔ اُس نے میری کوئی ایسی بات سُنی ہوگی جس کی وجہ سے میری تکفیر واجب تھی گو روایت غلط پہنچی ہو تو یہ راوی پر الزام ہے تو اس کا سبب دین ہی ہے۔ اب میں خود اس کے پیچھے نماز پڑھوں گا۔“ غرضیکہ صبح کی نماز مولانا (قاسم نانوتوی) نے اس کے پیچھے پڑھی۔“ (الافاضات الیومیہ جلد ۴ ص ۲۹۲)

دلیوبندی حکیم الامت | ”ایک شخص نے (تھانوی صاحب سے) پوچھا کہ ہم بریلی والوں کے پیچھے نماز پڑھیں تو نماز ہو جائے گی“ فرمایا ہاں (ہو جائے گی) ہم ان کو کافر نہیں کہتے اگرچہ وہ ہمیں کہتے ہیں۔“ (قصص الاکابر ص ۹۹ مجالس حکمت معروبوہ اربعین مصطفائی مجلس پنجاہ دوم ضل)

۸۶ - از مینسی ضلع طتان۔

مفتیان مدرسہ خیر المدارس سلطان | بخدمت حضرت مولانا مولوی خیر محمد صاحب طتان مدرسہ خیر المدارس

استفتاء کیا فرماتے ہیں حضرات علماء دین مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اگر نماز جنازہ کی امامت مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کا پیر و کار بریلوی مولوی کر دار ہا ہو تو ایسی صورت میں اس بریلوی مولوی کے پیچھے نماز جنازہ پڑھنا شرعاً درست ہے یا نہیں؟

نقطہ المنتظر جواب

محمد بشیر میلسی

نوٹ ضروری :- برائے مہربانی جواب اپنے قلم سے تحریر فرما دیں نوازش ہوگی۔

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

الجواب: اگر کبھی ایسی صورت پیش آئے تو جنازہ میں شرکت کر لینا چاہیے۔

فقط واللہ اعلم بندہ عبد الستار معنی عنہ نائب مفتی خیر المدارس ملتان ۶ ۸۱ ھ

الجواب صحیح عبد اللہ غفر اللہ لہ ۸ ۸۱ ھ

مہر خیر المدارس ملتان

مفتی محمود صاحب شیخ الحدیث قاسم العلوم ملتان | زمانہ طالب علمی جب یاد کرتے ہیں تو

حیرت ہوتی ہے کہ ہائے صدا احترام اساتذہ میں سے کسی نے بھی دوران اسباق میں بریلوی مکتب فکر سے نفرت کا اظہار نہیں کیا۔ قیام ملتان کے زمانہ میں جب طلباء مدرسہ قاسم العلوم بعد از صبح قلعہ پر چلے جاتے تھے نماز مغرب کا مسئلہ اٹھ کھڑا ہوا کہ قلعہ کی جملہ مساجد کے آئمہ بدعتی ہیں نماز باجماعت ترک کر دی جائے۔ معاملہ استاذی مفتی محمود صاحب تک پہنچا۔ آپ نے فرمایا باجماعت نماز ادا کرو اگرچہ امام بدعتی بھی ہو۔ طلباء نے محنت کی بحث چل پڑی مفتی صاحب نے اس حدیث اور اس کی سند پر بہترین بحث فرمائی صلا خلف کل مبرور خارجہ کسی نے کہا حضرت یہ فاجر نہیں مشرک ہیں۔ بس پھر کیا تھا جلال میں مفتی صاحب نے فرمایا کہ کیا دین تم اس لئے پڑھتے ہو کہ مخلوق خدا کو کفر و شرک کی تلوار سے ذبح کرتے پھر د تم رب کی جنت کے ٹھیکیدار ہو۔ میرے اکابرین نے اس (بریلوی) فرقہ پر کوئی فتویٰ فتویٰ فسق کے علاوہ نہیں دیا۔ میرا بھی یہی فتویٰ ہے کہ فاسق کے پیچھے بالکراہت نماز جائز ہے۔
”سیف حقانی مثلاً وصلیٰ از مولوی ابوالناصر محمد عمر قریشی دیوبندی“

علماء دیوبند محدث عظیم پاکستان کی نماز جنازہ میں | ۳۰ دسمبر۔ بانی جامعہ رضویہ مظہر اسلام

مولانا سردار احمد صاحب کو آج بعد

نماز عشاء جامعہ رضویہ میں سپرد خاک کر دیا گیا..... ڈھائی بجے دھوبی گاٹ میدان میں مولانا عبدالقادر مہتمم اعلیٰ جامعہ رضویہ نے نماز جنازہ پڑھائی (دولاکھ) پچاس ہزار سے زائد عقیدت مندوں اور دوسرے احباب نے نماز جنازہ میں شرکت کی جن میں مولانا

marfat.com

Click For More Books

تاج محمود (دیوبندی)۔ مولانا محمد یعقوب (دیوبندی) اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکن علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری۔ مولانا قاری محبوب رضا خاں۔ مفتی ظفر علی مفتی محمد عمر (نعمی)۔ علامہ احمد سعید کاشفی۔ مولانا غلام فرید۔ مولانا غلام رسول۔ علامہ سید ابوالبرکات۔ مولانا خلیل احمد ابن ابوالحسنات صاحبزادہ فیض الحسن۔ مولانا عبد الغفور (ہزاروی)۔ مولانا عارف اللہ صاحب صاحبزادہ فیض علی خطیب جامع راولپنڈی۔ خواجہ قمر الدین سیال شریف۔ مولانا محمد صادق صوفی غلام حسین گوجرہ۔ الحاج میاں محمد امین منیجنگ ڈائریکٹر رحمانیہ سیکسٹائل ملز کے نام قابل ذکر ہیں..... لاہور میں مجلس فروغ سنت (دیوبندی) کے زیر اہتمام پروفیسر خالد محمود ہاشمی (دیوبندی) کی زیر صدارت ایک تعزیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں مولانا سردار احمد کی وفات پر تعزیت کا اظہار کیا گیا۔ پروفیسر ہاشمی نے اسلام کے لئے ان کی زبردست خدمات کو سراہا.....
(روزنامہ غریب لاپور ۳۱۔ دسمبر ۱۹۶۲ء)

اب ہم ملاں یوسف رحمانی سے پوچھتے ہیں وہ اپنے خانہ ساز شیخ القرآن سے پوچھ کر بتائے اگر امام اہلسنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ و دیگر علماء اہل سنت فی الحقیقت ایسے ہی تھے جیسا کہ سیف شیطانی میں بیان کیا گیا ہے۔ تو ان علماء کی اقتدار میں نماز کا بوازا اکابر دیوبند نے کس طرح کیا؟

ملاں تام نہاد یوسف نے بڑے ملطراق سے
صد دیوبند مولوی حسین احمد کاٹانچہ | مولوی احمد بخش وہابی کی اقتدار میں حضرت
خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ کے نماز پڑھنے کو بیان کیا واقعی اس کو امر و نہی کے اس مضمون سے
بڑی خوشی ہوئی ہوگی اور کمال یہ ہے کہ اس نے نواب صاحب بہاولپور کے جی حضوریوں
نے وہابی کو اولیاء اللہ کا منکر ٹھہرانے پر بڑے زور دار الفاظ میں العیاذ باللہ بھی کہا ہے۔
ہمیں افسوس ہے کہ دیوبندی قوم سے انصاف اٹھ گیا، حقیقت پسندی ان کو کوئی تعلق نہ
رہا ہے۔ مقام حیرت کہ آج وہ شخص بھی لڑتا ہے جس کو اپنی غلطی کا یقین ہے۔ کچھ زیادہ

دُور کی بات نہیں ایک ہی صفو قبل مصنف سیف شیطانی مولوی حسین احمد کوہاٹی دیتا ہوا لکھتا ہے: ”شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی مرحوم نے الشہاب الثاقب“ میں یہ فرمایا کہ احمد رضا خاں بریلوی مجدد التفسیل و مجدد التکفیر ہے“

لیکن اسی ”الشہاب الثاقب“ میں ملاں جی کو یہ نظر نہیں کہ ”شان نبوت و حضرت رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں دو بابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اپنے آپ کو ماثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں نہایت تھوڑی سی فضیلت زمانہ تبلیغ کی مانتے ہیں اور اپنی شقاوت قلبی و ضعف اعتقادی کی وجہ سے جانتے ہیں کہ ہم عالم کو ہدایت کر کے راہ پر لارہے ہیں ان (دو بابیہ) کا خیال ہے کہ رسول مقبول علیہ السلام کا کوئی حق اب ہم پر نہیں اور نہ کوئی احسان اور فائدہ ان کی ذات پاک سے بعد وفات ہے اور اسی وجہ سے توسل دُعائیں آپ کی ذات پاک سے بعد وفات ناجائز کہتے ہیں ان (دو بابیہ) کے بڑوں کا مقولہ ہے معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد کہ ہمارے ہاتھ کی لاشعری ذات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے۔ ہم اس سے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذات فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ بھی نہیں کر سکتے“

”الشہاب الثاقب ص ۱۱۱ شائع کردہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند“

کیوں جناب ملاں مناظر اسلام صاحب! اب ہم آپ کے العیاذ باللہ کو دیکھیں یا آپ کے شیخ العرب والعجم صدر دیوبند کے معاذ اللہ کو دیکھیں۔ خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ کے کوہاٹی کے پیچھے نماز پڑھنے کی خوشی میں آپ کا پیٹ پھٹنے لگا، دو بابیوں کو جی حضوریوں نے اولیاء اللہ کا منکر کہہ دیا تو آپ نے العیاذ باللہ کی توپ داغ دی لیکن اس کو کیا کہئے کہ آپ کے شیخ العرب والعجم صدر دیوبند فرما رہے ہیں کہ شان نبوت حضرت رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں دو بابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں صدر دیوبند ان (دو بابیہ) کا قول نقل کفر کفر نباشد کہہ کر نقل کرتے ہیں اور دو بابیوں کا عقیدہ یہ بتاتے ہیں

marfat.com

Click For More Books

کہ وہ (دہلیہ) اپنے آپ کو مثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں۔

ملاں جی اب خود ہی بتاؤ کہ شان رسالت و نبوت میں نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرنے والے اپنے آپ کو مثل ذات سرور کائنات خیال کرنے والے اور کفر یہ عقیدہ کے حامل دہلیہ کے پیچھے کونسے ضابطہ شریعت کے تحت نماز جائز ہوگی؟ اور یہ بھی بتائیں۔ خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ نماز پڑھتے ہیں تو مولوی حسین احمد صدر دیوبند کیوں نہیں پڑھتے۔؟
اب خود ہی اعلان کرو کہ تم خود ہی جھوٹے ہو یا تمہارا شیخ العرب والعجم جھوٹا ہے؟
۱۔ الجھا ہے پاؤں نجدی کا زلف دراز میں

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

ناموں پر فتویٰ کا قراؤ | ”سیف شیطانی“ ص ۶ پر کلب علی، کلب حسین، غلام علی،
غلام حسین وغیرہ ناموں پر بعنوان احمد رضا خاں بریلوی کا فتویٰ

احکام شریعت جلد ۱ ص ۶۷ ایک مضمون نقل کیا گیا ہے۔ حالانکہ اس قسم کے ناموں پر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے حرام و گناہ یا کفر و شرک کا فتویٰ نہیں دیا۔ چونکہ یہ نام ذو معنی ہیں اور بعض ناموں میں خود نمائی و انتہا پسندی ہے اس لئے ان اسماء کے متعلق اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے صرف یہ لکھا ہے کہ ان کو علماء کرام نے سخت ناپسندیدہ رکھا اور مکروہ و ممنوع لکھا۔ یہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی اپنی بات یا اپنا فتویٰ نہیں بلکہ اس کو علماء سے نقل فرمایا اور وہ صرف ناپسندیدگی کی حد تک اور بس۔ لیکن اس کے برعکس ملاں رحمانی کو اپنے گھر کی خبری نہیں

۲۔ یوں نظر دوڑے نہ برہمی تان کر

اپنے بیگانے ذرا پہچان کر

شاید ملاں جی کو علم ہے یا نہیں بانی مدرسہ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی صاحب کے پردادا صاحب کا نام محمد بخش تھا (سوانح قاسمی جلد اول ص ۱۱۳) اور ان کے بھائی کا نام خواجہ بخش تھا (سوانح قاسمی جلد اول ص ۱۱۵)۔ اور دیوبندی قطب عالم مولوی رشید احمد گنگوہی

کے دادا صاحب کا نام قاضی پیر بخش تھا اور گنگوہی صاحب کے نانا جی کا نام فرید بخش تھا۔
”مذکرۃ الرشید پہلا حصہ ص ۱۳“

دیوبندی حکیم الامت کا فتویٰ | ”بہشتی زیور“ جلد اول ص ۵۴ کفر و شرک کی باتوں کا بیان
”علی بخش حسین بخش (پیر بخش) - فرید بخش - خواجہ بخش

احمد بخش (محمد بخش) نام رکھنا اور یوں کہنا کہ خدا چاہے گا تو فلاں کام ہو جائے گا“ یہ سب شرک ہیں
خیر المدارس کا فتویٰ | الجواب علی عبد النبی، عبد الرسول و نبی بخش پیر بخش (محمد بخش) احمد بخش
یہ سب نام نادرست ہیں۔

فقط واللہ اعلم بندہ اصغر علی فضلہ نائب مفتی مدرسہ خیر المدارس ملتان

الجواب صحیح عبد اللہ غفر اللہ لہ مفتی خیر المدارس ملتان

گویا تھانوی صاحب اور مفتیان خیر المدارس کے نزدیک مولوی قاسم نانوتوی صاحب
کے پر وادا اور ان کے بھائی اور مولوی رشید گنگوہی صاحب کے دادا اور نانا کا کفر و شرک تھے
اور ان کے نام نادرست تھے۔ اور یہ یوسف رحمانی پر لازم ہے کہ وہ واضح کرے کہ شرک کی
اولاد حلال ہوتی ہے یا حرامی؟

مسئلہ نور | صفحہ ۲۰ پر بعنوان ”اعطی حضرت کا عقیدہ“ یہ نقل کیا۔ حدیث میں ارشاد فرمایا

یا جابر ان اللہ قد خلق قبلہ الاشیاء نو نہینیاث من نور ہ

اے جابر بے شک اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور
سے پیدا فرمایا۔ ”المفوظ جلد ۱ ص ۸۷“

ملاں نام نہاد رحمانی نے نامعلوم یہ عبارت کیوں نقل کی اور خدا جانے وہ کیا ثابت
کرنا چاہتا ہے۔ بہر حال اتنا ضرور پتہ چلا کہ اس نے اس حدیث شریف کو اعطی حضرت
فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے عقیدہ کے طور پر نقل کر کے یہ تسلیم کر لیا کہ اعطی حضرت کا وہی عقیدہ
ہے جو حدیث شریف سے ثابت ہوا اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مصنف ”سیف شیطانی“

marfat.com

Click For More Books

منکر حدیث ہے کیونکہ یہ ثابت ہونے کے باوجود کہ یہ حدیث شریف ہے اس کو اس نے اعلیٰ حضرت کا عقیدہ قرار دیا ہے گویا اس حدیث پر اس کا ایمان نہیں۔ ہم بقلم خود مناظر اسلام کی معلومات میں اضافہ کے لئے بتائے دیتے ہیں کہ دیوبندی حکیم الامت تھانوی جی نے بھی اس حدیث شریف کو ”نشر الطیب“ پر نقل کیا ہے کتاب کھول کر دیکھ لیں اور بتائیں کہ ایمان لائے یا ابھی منکر حدیث ہی ہیں ؟

باقی رہا یہ کہنا کہ مولوی غلام جہانیاں کا یہ عقیدہ کہ ”حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو دیکھنے سے تمام ایمان والے کافر ہو گئے اور کسی کو اس کی خبر نہیں“ تو طاں یوسف نے یہ عبارت ”فوائد فریدیہ کا اردو ترجمہ مسلی“ ترجمہ فیوضات فریدیہ ص ۸۷ سے نقل کی ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ مولانا غلام جہانیاں صاحب نے اپنے ۲۰/۵ اور ۲۱/۵ کے مکتوبات میں تحریری وعدہ کے باوجود ابھی تک ”فوائد فریدیہ کا ترجمہ فیوضات فریدیہ“ ہمیں نہ قیمتاً مہیا کیا نہ عاریتاً ان کی اس غفلت و لاپرواہی کا ہمیں بہت ہی افسوس اور صدمہ ہے اگر وہ مذکورہ کتاب ارسال کر دیتے تو طاں جوزف کی بے ایمانیوں کی نقاب کشائی کرنے میں ہمیں آسانی ہوتی۔ بہر حال اتنا ضرور ہے کہ مصنف نے جس ”فوائد فریدیہ کا نام تمام وغیرہ حوالہ دیا ہے وہ حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے۔ مولانا غلام جہانیاں صاحب نے اس کا ترجمہ اپنے ایک عزیز کے ذمہ لگایا اور انہوں نے یہ ترجمہ مولانا غلام جہاں صاحب کے نام سے شائع کر دیا۔ اب جبکہ یہ ثابت اور مسلم ہے کہ فوائد فریدیہ خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ کی تصنیف ہے اور خواجہ غلام فرید کو خود مصنف ”سیف شیطانی“ نے ص ۹۷ و دیگر متعدد صفحات پر رحمۃ اللہ علیہ لکھ کر ولی کامل تسلیم کیا ہے۔ مولوی غلام جہانیاں صاحب یا ان کے عزیز تو مترجم ہیں۔ بتائیے مولوی جوزف کی خرافات کی زد میں حضرت خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ آتے ہیں یا نہیں ؟

اسی طرح ص ۹۷ پر مولانا محمد عنایت اللہ صاحب کا ایک ایسا فتویٰ نقل کیا گیا ہے

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

جس میں رب کے نور کا جزو یا حصہ ماننے والے کو گمراہ ہے۔ دین کہا گیا ہے۔ فی الواقعہ یہ صحیح ہے اور کوئی بھی عالم اہل سنت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو اللہ تعالیٰ کے نور کا جزو و حصہ قرار نہیں دیتا۔ بقلم خود مناظر اسلام میں جرات ہے تو جزو و حصہ ثابت کر دکھائے ورنہ لایعنی باتوں سے باز آئے۔

اسی طرح صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ عقیدہ بیان کیا گیا ہے۔ انبیاء کرام کے بشر کہنے والوں کو کافر فرمایا گیا ہے۔ اس کے ثبوت میں حوالہ تفسیر نعیمی ص ۵۷ حاشیہ ۳۷ کا دیا گیا ہے۔

ہم ملاں جوزف کو مبلغ دس روپے انعام دیں گے اگر وہ یہ ثابت کر دے کہ تفسیر نعیمی صدر الافاضل مولانا نعیم الدین صاحب علیہ الرحمۃ کی تصنیف ہے۔ اس جاہل کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ تفسیر نعیمی مفتی احمد یار خان صاحب علیہ الرحمۃ کی تصنیف ہے۔ بہر حال یہ عبارت خواہ صدر الافاضل علیہ الرحمۃ نے لکھی ہو یا صاحب تفسیر نعیمی مفتی احمد یار خان صاحب نے۔ بلاشبہ حق ہے قرآن مجید میں ہے،

۱) قالوا ان انتم الا بشر مثلنا تمیدون ان تصدقن عما کان یعبد اباؤنا و
فالتونا بسلطن مبین رکافر بولے تم تو ہم جیسے آدمی ہو تم چاہتے ہو کہ ہمیں اس سے باز رکھو جو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے اب ہمارے پاس کوئی روشن سند لے آؤ۔

(۲) قالوا اما انتم الا بشر مثلنا وہ جھٹلانے والے کافر بولے تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی اور اس کے ساتھ ہی مفتی احمد یار خان صاحب علیہ الرحمۃ کا یہ عقیدہ کہ ہم بھی عقیدہ کے ذکر میں کہتے ہیں کہ نبی بشر ہوتے ہیں (جبار الحق ص ۱۹) یہ بھی حق ہے۔ افسوس کہ ملاں جوزف ابھی تک یہ نہیں سمجھا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو بشر کہہ کر پکارتا اور بات ہے، عقیدے کے ذکر میں بشر کہنا اور بات ہے پہلے میں تحقیق تو دہین ہے کہ بشر بشر کہہ کر پکارا جائے یا براہری کے لفظوں سے یاد کیا جائے اور عقیدہ کے طور پر انبیاء کرام کو بشر ماننا اور بات ہے۔

marfat.com

Click For More Books

اسی طرح ”سیف شیطانی“ میں جاء الحق ص ۱۲۸ کے حوالہ سے نقل کیا گیا ہے۔ ”حضرت عائشہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لبشر کہا“ تو جابل مصنف بے خبر ہے اس کو معلوم نہیں کہ یہ الفاظ حضرت مفتی صاحب گجراتی نے اعتراض کے نقل کئے ہیں کہ مخالفین اہلسنت کہتے ہیں حضرت عائشہ صدیقہ نے حضور علیہ السلام کو لبشر کہا۔ یہ مفتی صاحب کے اپنے الفاظ نہیں ہیں اور اس بات کا جواب ”جاء الحق“ میں اسی جگہ اس سے ذرا آگے ہے۔ دھوکہ دینا اور غلط بیانی سے کام لینا دیوبندیوں کا محبوب مشغلہ اور آبائی پیشہ ہے۔

ہر طرف سے ٹھوکریں کھانے کے بعد قلاں جوزف پاگل کتے کی طرح پھر مولانا کاظمی صاحب پر حملہ آور ہوتا ہے۔ لکھتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت تمام عالم میں موجود ہے۔ ”تسکین الخواطر“ ص ۱۵۶۔ اس میں کس کو شبہ ہے و ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین نص قرآنی ہے۔ قلاں جوزف کتر بیونت کے مرض میں مبتلا ہے۔ مولانا کاظمی صاحب کی اس عبارت میں یہ صفائی دکھائی کہ روحانیت اور نورانیت تمام عالم میں موجود ہے کا روحانیت تمام عالم میں موجود ہے کر دیا۔ اگرچہ یہ کوئی بڑی بات نہیں لیکن قلبی مرض تو ثابت ہو جاتا ہے۔ مولانا کاظمی صاحب کے اس عقیدہ کے مقابلہ میں مولانا عبد السمیع صاحب علیہ الرحمۃ کا یہ فتویٰ نقل کیا با نیاں محفل میلاد علی العموم یہ اعتقاد نہیں رکھتے کہ روح مبارک ہر جگہ موجود ہو جاتی ہے نیز قاری اگر دیندار محب نہ ہو گا تو روح پاک نہ آدے گی۔ ”انوار ساطعہ“ ص ۲۰ ظاہر ان الفاظ میں قطعاً کوئی تضاد نہیں۔ مولانا عبد السمیع صاحب کی مراد یہاں روح مدہ الجسد ہے اور آنا اس پر دلیل ہے یعنی روح مبارک کا وجود باوجود کے ساتھ آنا۔

مولانا مفتی احمد یار خان صاحب علیہ الرحمۃ کی عظیم کتاب ”جاء الحق“ ص ۱۲۸ کے حوالہ سے یہ لکھا گیا ہے ”اس جسم یا جسم مثالی کا متعدد جگہ موجود ہونا یہ صفات بہت سی مخلوقات کو ملے ہیں“ حالانکہ مفتی صاحب نے متعدد چیزیں بیان کی ہیں۔ فرماتے ہیں ”ایک جگہ رہ کر تمام عالم کو مثل کف دست دیکھنا ایک آن میں عالم کی سیر کر لینا اور صد ہا کوس پر کسی کی

مرد کر دینا اس جسم یا جسم مثالی کا متعدد جگہ موجود ہو جاتا یہ صفات بہت سی مخلوقات کو ملتی ہیں۔ اس عبارت کا بھی علیہ بگاڑ دیا گیا اور اپنے گزارہ کے لئے چند الفاظ رکھ لئے۔ حالانکہ مفتی صاحب نے صفت نہیں صفات کا لفظ استعمال فرمایا ہے جو کثرت پر دلالت کرتا ہے صفات جمع ہے واحد نہیں۔ بہر حال مفتی صاحب نے اپنے اس موقف کو ”جاء الحق“ میں اسی جگہ تفسیر روح البیان و تفسیر کبیر تفسیر خازن۔ مشکوٰۃ باب فصل الاذان وغیرہ سے مدلل و مبرہن فرمایا۔ جاہل مناظر اسلام ایسی باتوں کو کیا جانے۔ خود مولوی اشرف علی تھانوی ”حفظ الایمان“ میں کہتے ہیں ابلیس مشرق سے مغرب ایک لمحظہ میں پہنچ جاتا ہے صبح اور حضرت ملک الموت پوری دنیا میں ایک لمحظہ میں پہنچ جاتے ہیں۔ منکر نکیر ہر قبر میں ہر جگہ تشریف لاتے ہیں۔ خود حکیم الامت تھانوی جی ”جمال الاولیاء“ ص ۲۰۲ پر لکھتے ہیں کہ ”محمد الشریعہ بنی شیخ بزرگ دل صاحب کشف تھے..... امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک سیاح سے روایت ہے کہ ان کی اولاد کچھ تو ملک مغرب میں مراکش کے بادشاہ کی بیٹی سے تھی اور کچھ اولاد بلاد عجم میں تھی اور کچھ بلاد ہند اور کچھ بلاد تکرور میں تھی۔ آپ ایک ہی وقت میں ان تمام شہروں میں اپنے اہل و عیال کے پاس ہوا کرتے اور ان کی ضرورتیں پوری فرمائے دیتے تھے ہر شہر والے یہ سمجھتے تھے کہ وہ ان ہی کے پاس قیام رکھتے ہیں۔“ ان ہی تھانوی صاحب نے ”جمال الاولیاء“ ص ۱۸۸ پر محمد الجفری مجدد و سب کا واقعہ لکھا کہ انہوں نے ”بیک وقت تیس شہروں میں خطبہ و نماز جمعہ پڑھا“

مولوی تھانوی صاحب ہی ”جمال الاولیاء“ ص ۲۳ پر لکھتے ہیں ”اس قسم کے واقعات کا مشترک مضمون تو اتر کی حد کو پہنچا ہوا ہے اس لئے اب اس کا انکار سوائے ضدی شخص کے اور کون کر سکتا ہے۔“

طاہر جوزف صاحب نامعلوم کون سا جنون آپ کو اس خاردار وادی میں کھینچ لایا آپ تو ہیں کیا یہاں تو دیو کا بند ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ زبانی کلامی باتیں تو ہوا میں اڑ جاتی ہیں

marfat.com

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تحریر سندرہتی ہے۔ آپ کے سیف آپ کو خودکشی کے کام آ رہی ہے۔ تاکہ قیام قیامت آپ کی جہالت کی دستاویز ہمارے پاس رہے گی۔ اُمید ہے آپ نے چشمِ سر کے ساتھ اپنے آبادِ اجداد کے اقوال و ارشادات پڑھ لئے ہوں گے۔

اب ہوش میں آکر بتائیے مفتی احمد یار خان صاحب علیہ الرحمۃ کا قول حق تھا یا نہیں؟

علامہ ابن نجیم اور علامہ خوارزمی کا فتویٰ | اس عنوان کے تحت مصنف نے یہ فتویٰ نقل کیا ہے کہ ”جو شخص یہ کہے کہ بزرگوں کی رو میں

ماہر ہیں اور جانتی ہیں کفر ہے۔“ (بحر الرائق ص ۱۲۴) علامہ ابن نجیم و فتاویٰ بزاز یہ ص ۳۲۱ علامہ خوارزمی) معلوم نہیں بقلم خود مناظر اسلام نے یہ فتویٰ ہفت روزہ پاکستانی ”یا چنان“ کے کون سے شمارہ سے نقل کیا؟ بحر الرائق یا فتاویٰ بزاز یہ کو دیکھنا اور سمجھنا تو اس مستند جلیل کے پسِ کارِ روگ نہیں بہر حال ہم اس کو یہ خوشخبری دیتے ہیں کہ یہ فتویٰ کفر گھر میں ہی کام آجائے گا مطمئن رہیں۔ آپ کی عنایت برباد نہیں جائے گی ملاحظہ ہو:

مولوی رشید احمد کنکوہی کا عقیدہ | ”مرید اس بات کا یقین رکھے کہ شیخ (پیر و مرشد) کی روح ایک جگہ مقید نہیں بلکہ جس جگہ مرید ہوگا قریب

یا بعید اگرچہ شیخ کی ذات بعید ہو لیکن اس کی روحانیت سے دور نہیں..... تب مرید ہر وقت عقدہ کشائی میں شیخ کا محتاج ہوگا اور شیخ کو دل میں حاضر کر کے جب زبانِ حال سے پوچھے گا تو یقیناً شیخ کی روح اللہ کے حکم سے اس کو بتائے گی۔“ (امداد السلوک ص ۲۴)

۔ کیا خبر تھی انقلابِ آسمان ہو جائے گا

دینِ نبوی پائمالِ سنیاں ہو جائے گا

پانچ دیوبندی دلیل | بقلم خود مناظر اسلام ملاں یوسف رحمانی نے تکفیری افسانہ میں مذکور ص ۴۸۔ دیوبندی تضادات و کفریات میں سے

لعنوان ملا محمد حسن علی الرضوی کا دجل ص ۶۲۔ کفرِ اعظم ملا محمد حسن کا دوسرا دجل ص ۶۵۔

(۲) دیوبندی جاہل کی جہالت ملاحظہ ہو وہ قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی کے حوالہ کے لئے بھی ہفت روزہ چٹان کا محتاج ہے۔ ارشاد الطالبین کا براہ راست حوالہ نقل کرنا اس کے مبلغ علم سے دراز ہے اور پھر اس کا دعویٰ تو یہ ہے کہ جو شخص کشف کو علم غیب کہے علماء نے اس کو کافر لکھا ہے۔ لیکن قاضی صاحب پانی پتی کی جو عبارت نقل کی ہے اس میں یہ نہیں ہے۔ اس کے اپنے ہی نقل کردہ مذکورہ بالا الفاظ بغور ملاحظہ ہوں۔ کشف کو علم غیب کہنے والے پر ہرگز ہرگز کفر کا فتویٰ نہیں بلکہ فتویٰ اس پر ہے "یہ کہنا کہ اولیاء کو غیب کا علم ہے کفر ہے" سیف رحمانی ص ۶۳۔ بتائیے کشف کو علم غیب کہنے والے پر فتویٰ کفر کہاں سے۔ باقی رہا اولیاء اللہ کو علم غیب ہے کہنے پر فتویٰ کفر تو اس سے مراد یہ ہوگا بغیر عطاء خداوندی جو شخص اولیاء کو علم غیب کہے کفر ہے قاضی صاحب پانی پتی نے تو یہ لکھا ہے اور ہم کہتے ہیں اور یہ کہنا کہ (بغیر عطاء خداوندی) انبیاء کو غیب کا علم ہے کفر ہے۔ اگر مصنف اس پر اصرار کرے کہ اولیاء اللہ کو علم غیب ماننے والا بہر صورت کافر ہے تو ہم کہیں گے کہ مصنف سیف رحمانی کا یہ فتویٰ کفر مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی اشرف علی تھانوی کے پیرومرشد حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی پر لگے گا۔ ملاحظہ ہو حاجی صاحب فرماتے ہیں:

حاجی امداد اللہ صاحب فرمایا: "لوگ کہتے ہیں کہ علم غیب انبیاء اولیاء کو نہیں ہوتا۔ میں کہتا ہوں کہ اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں دریافت و ادراک فیضات کا ان کو ہوتا ہے" (شام امدادیہ حصہ دوم ص ۱۱)

یوں نظر دوڑے نہ بر چھی تان کر
اپنے بیگانے ذرا پہچان کر

دوسرا دیوبندی دجل! مہاجر مکی کے وہ اشعار نقل کئے ہیں جو کہ آپ نے حالت وجہ و ذوق میں تدابیر مشرورہ کے تحت اپنے پیرومرشد خواجہ نور محمد صاحب کے متعلق

فرماتے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں

تم ہو اسے نور محمد خاص محبوب خدا
ہند میں ہو نائب حضرت محمد مصطفیٰ
تم مددگار مدد امداد کو پھر خوف کیا
عشق کی پُر سکنے باتیں کانپتے ہیں دست پا
لے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا
آسرا دنیا میں از بس تمہاری ذات کا

”(تکفیری افسانہ ص ۵)

ان اشعار کے مقابلہ میں قاتل المشرکین حضرت مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی
وہ عبارت پیش کی ہے جو کہ شہید رحمۃ اللہ علیہ نے مافوق الاسباب امداد کے متعلق فرمایا ہے
اور حالت وجد و سکر اور ذوق سے قطع نظر کرتے ہوئے تدبیر غیر مشرعوہ اور از روئے عقیدہ
کہا جائے یا لکھا جائے حضرت مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت مختصر درج ذیل

تمہ سوا مانگے جو غیروں سے مدد فی الحقیقت ہے وہی مشرک اشد

دوسرا اس سانہیں دنیا میں بد ہے گلے میں اس کے جبل من مسد

سب سے اس پر لعنت پھٹکا رہے ”(تکفیری افسانہ ص ۵)

دیوبندی تاویل ۱: ”اگر کوئی مشکل و پیچیدہ مسئلہ درپیش ہوتا تو مولانا امداد اللہ
مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیرو مرشد مولانا نور محمد سے دریافت کر کے علمی عقدہ و مشکل کو
حل کر لیتے ”(سیف رحمانی ص ۱۲)

دیوبندی تاویل ۲: ”مولانا امداد اللہ مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ نے جو اشعار کہے ہیں
وہ حالت وجد و ذوق اور سکر اور تدبیر مشرعوہ کے تحت ماتحت الاسباب امداد کے لئے

marfat.com

Click For More Books

فرمایا ہے اور مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے مافوق الاسباب اور غیر وجد و ذوق و سکر کی حالت میں بطور عقیدہ رکھنے والے کے متعلق فرمایا ہے:

”سیفِ رحمانی ص ۴۵ و ص ۴۶“

جواب | اب معلوم ہوا دیوبندی دھرم میں شریعت و طہر لیت و دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں مصنف ”سیفِ رحمانی“ نے وجد و ذوق و سکر کا بہانہ بنا کر وہ بات کہی ہے جو آج تک کسی دیوبندی ملاں نے نہیں کہی نہ اس نے اپنے اکابر علماء کا حوالہ دیا۔ بلکہ مفتی احمد یار خاں صاحب گجراتی اور مولانا احمد سعید صاحب کاظمی کے دامن میں پناہ لے کر جان بچانے کی کوشش کی ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ مصنف ”سیفِ رحمانی“ حالت وجد و ذوق و سکر میں شرکیہ کفریہ عقائد اپنانے و اختیار کرنے کا ثبوت کتاب و سنت سے پیش کر تا لیکن ”چٹان“ کے حوالے دینے والا جاہل کتاب و سنت تفسیر و حدیث و فقہ کو کیا جانے۔ اگر تمام دیوبندی ملاں یہ مان لیں کہ حالت وجد و ذوق و سکر میں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام بزرگان دین اولیاء کرام قدست اسرار ہم سے امداد و اعانت طلب کر سکتے ہیں، ان کو امداد کے لئے پکار سکتے ہیں۔ تو بہت سے اختلافی مسائل کا خود بخود تصفیہ ہو جائے گا۔ مصنف ”سیفِ رحمانی“ کو یہ بات اس وقت سوچی جب مقتول المسلمین اسماعیل قاتل کے فتویٰ سے حاجی امداد اللہ صاحب مشرک و لعنتی قرار پائے۔ اگر کوئی سنی مسلمان یوں کہے

غوثِ اعظم بمن بے سرو سامان مدد سے

قبلہ دین مدد سے کعبۂ ایمان مدد سے

یا سہ بگرداب بلا انتادہ کشتی

مدد کن یا معین الدین چشتی

کہے تو وجد و ذوق و سکر کی کوئی تاویل نہ سنی جائے۔ اور جب اسماعیل قاتل کے فتویٰ سے حاجی امداد اللہ صاحب مشرک و لعنتی قرار پائیں تو وجد و ذوق و سکر یاد آجائے۔ کیا

کھلی چھٹی ہے؟

مل کر لیتے۔ ”(سیفِ رحمانؑ ۶۵)“

کہتے ہیں ۔ اُسرا دُنیا میں ہے از بس تمہاری ذات کا

بلکہ دن محشر کے بھی جس وقت قاضی ہو خدا

آپ کا دامن گیر کر یوں کہوں گا بر ملا

اسے شہ نور محمد دقت ہے امداد کا

مقام غرور و فخر ہے۔ حاجی صاحب اپنے پیر و مرشد نور محمد صاحب کے متعلق کہہ رہے ہیں کہ دُنیا میں بس آپ کی ذات کا آسرا ہے۔ تم سوا ہرگز کسی سے بھی کچھ التما نہیں بلکہ قیامت کے دن جس وقت خدا تعالیٰ قاضی ہوگا آپ کا دامن پکڑ کر یوں کہوں گا بر ملا اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا۔

بتائیے! آخرت میں قیامت کے دن کون سا پیچیدہ مسئلہ اور علمی عقدہ حل ہوگا قیامت تو دارالجزا ہے؛ کیا قیامت کے دن بھی حاجی امداد اللہ صاحب مولانا نور محمد صاحب کے پیچیدہ علمی مسئلے دریافت فرمائیں گے؛ ایسی لایعنی تاویل کر کے آخر کیوں اپنی جہالت و حماقت کا راز افشا کر کیا جا رہا ہے۔ اگر حاجی امداد اللہ صاحب حالت ذوق و وجد اور سُکر میں اپنے پیر و مرشد سے مدد مانگ سکتے ہیں اُن کو پکار سکتے ہیں اُن کو حاجت روا مشکل کشا سمجھ سکتے ہیں، تو کیا سُنی مسلمان سیدنا غوث اعظم سرکار بغداد یا خواجہ غریب نواز سلطان الہند قدس سرہ امرا رہم کو حالت ذوق و وجد کے علاوہ دشمنی بغض و عناد کے ساتھ پکارتے اور امداد اعانت طلب کرتے ہیں؟

تیسرا دیوبندی وکیل | ”تکفیری افسانہ“ ص ۳۸ پر بعنوان ہفت روزہ ”خدام الدین لاہور“ کی امام اعظم ابو حنیفہ سے بیزاری کے تحت لکھا ہے ”میں نے شام سے لے کر سب تک اس دیوبندی مولوی انور کاشمیری کی شان کا کوئی محدث اور عالم نہیں پایا۔ اگر میں قسم کھاؤں کہ یہ (انور کاشمیری) امام اعظم ابو حنیفہ سے بھی بڑے عالم ہیں تو میں اپنے اس دعویٰ میں کاذب نہ ہوں گا۔“

”خدام الدین لاہور ۱۸ دسمبر ۱۹۶۳ء“

دیوبندی تاویل | ملاں یوسف رحمانی کی بوکھلاہٹ و بدحواسی ملاحظہ ہو۔ اس حوالہ کو جھٹلانے کے لئے جو ذیل تاویل کی وہ پاگل پن کی بدترین مثال ہے لکھتا ہے اگر ان لفظوں سے حقیقت مراد ہے۔ تو پھر پاک سُنی تنظیم کے صدر پر بھی

الزام لگایا جاسکتا ہے۔ قاضی محمد عاقل صاحب کے متعلق رقمطراز ہیں :

(صلواة التحية والسلام • اے محمد عاقل اے اعظم امام
بوحفیظہ وقت خود لاریب شک • گفت فخر تونسہ آن پیرے بحق

(سیف رحمانی ص ۳)

جواب کوئی منصف مزاج بتائے یہ کیا جواب ہے ہم نے چوٹی کے اکابرین دیوبند
میں مدرسہ دیوبند کے شیخ الحدیث کے متعلق دیوبندوں کے واحد شیخ التفسیر
احمد علی لاہوری سابق امیر جمعیت العلماء اسلام کے خدام الدین کا حوالہ نقل کیا جو پوری کانگریسی
دیوبندی، دہلوی دنیا کا ذمہ دار ترجمان ہے جس میں لکھا ہے اگر میں قسم کھاؤں کہ یہ (مولوی انور
کاشمیری) امام اعظم ابو حنیفہ سے بھی بڑے عالم ہیں تو میں اپنے دعویٰ میں کاذب ہوں گا۔

(خدام الدین، ۱۸ دسمبر ۱۹۱۴ء)

مصنف "سیف رحمانی" کو آنکھیں کھول کر پڑھنا چاہیے خدام الدین میں لکھا ہے اگر
میں قسم کھاؤں یہ بات قسم کے ساتھ ہے۔ حلیفہ ہے۔ قاضی محمد عاقل صاحب کے متعلق قسم
کے ساتھ نہیں ہے۔ پھر انور کاشمیری کو امام اعظم ابو حنیفہ سے بڑا عالم کہا جا رہا ہے جبکہ
مولانا غلام جہانیاں صاحب مولانا محمد عاقل صاحب کے متعلق لکھتے ہیں ابو حنیفہ وقت
لاریب شک اپنے وقت کا ابو حنیفہ یا امام اعظم کہنے میں کوئی خرابی نہیں، خرابی اس میں ہے
کسی کو قسم کھا کر امام اعظم ابو حنیفہ سے بڑا عالم کہا جائے۔ ان دونوں باتوں میں زمین و آسمان کا
فرق ہے۔ مگر وہ کچھ نہیں سمجھ سکتا جس کے دماغ میں دیوبند ہو۔ اسی طرح کسی کو غزالی زمانہ
رازی دوراں یا غوث زمانہ، قطب دوراں وغیرہ کہنے میں کوئی خرابی نہیں۔ امام غزالی یا
امام رازی یا غوث اعظم قدس سرہم سے قسم کھا کر کسی کو بڑا قرار دینے میں خرابی ہے۔
مصنف "سیف رحمانی" کا یہ کہنا بھی سراسر افتراء ہے کہ عرس کے اشتہاروں میں اعظم حضرت کو
امام اعظم لکھا جاتا ہے۔ یہ بھی اس کا اندھا پن ہے۔ کیونکہ لائل پور شریف میں حضور سیدنا امام اعظم

marfat.com

Click For More Books

اور حضور سیدی محدث اعظم کا عرس شریف اکٹھا ہوتا ہے اس کا مشترکہ اشتہار شائع ہوتا ہے جس میں حضرت سیدنا ابو حنیفہ ہی کو امام اعظم لکھا جاتا ہے۔ اگر کوئی امام اعظم بھی لکھتا تو ایک بات تھی، لیکن خدام الدین نے تو قسم کھا کر امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ سے انور کا شمیری کو بڑا عالم لکھا ہے و دلوں چیزیں ایک کس طرح ہو گئیں؟ کچھ تو شرم چاہیے!

یوسف رحمانی کی امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ سے بیزاری | مصنف سیف رحمانی صاحب پر لکھتا ہے: بلکہ ہمارا تو یہ عقیدہ

ہے کہ اگر امام اعظم رحمۃ اللہ کا فرمان بھی قرآن و حدیث کے معارض ہو گا۔ تو ہم اس کو بھی ٹھکرا دیں گے۔ یہ ہے دیوبندیت کی نام نہاد حنفیت۔ گویا امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے بعض فرامین قرآن و حدیث سے معارض ہیں۔ اور یوسف رحمانی سیدنا امام اعظم علیہ الرحمۃ سے زیادہ قرآن و حدیث کا عالم و ماہر اور آپ سے بڑھ کر علمی و فقہی گہرائی اور قرآن و احادیث کے اسرار و رموز کو سمجھنے والا ہے، جب دیوبندیوں کے نزدیک سیدنا امام اعظم علیہ الرحمۃ کے فرمان قرآن و احادیث کے معارض ہو سکتے ہیں، اور آپ کو دعویٰ حنفیت کے باوجود ٹھکانے میں شرم و حیا اور غیرت محسوس نہیں ہوتی۔ تو پھر حنفیت کے نام پر مسلمانوں کو دھوکہ کیوں دے رہے ہو؟ کیا کبھی اشرف علی تھانوی، رشید گنگوہی، قاسم نانوتوی، خلیل انبیشوی کی گستاخانہ خرافاتوں کو بھی ٹھکرانے کا اعلان کیا ہے؟

چوتھا دیوبندی دجل | مصنف "سیف رحمانی رقمطراز ہے" تکفیری افسانہ ص ۳۱ پر لعنہ ان مولوی احمد علی لاہوری کا عقیدہ "لکھتا ہے سنو میں کیا کرتا ہوں

اگر تم اپنا نام مادھو سنگھ، گنگا رام رکھو نماز پنجگانہ ادا کرو، زکوٰۃ پائی پائی گن کر دو۔ حج فرض ہے تو کر کے آؤ۔ روزے رمضان کے تیسوں رکھو۔ میں فتویٰ دیتا ہوں تم بچے مسلمان ہو۔" (خدام الدین شیخ التفسیر نمبر)

دیوبندی تاویل :- مولانا احمد علی لاہوری نے تو فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کلمہ لا اہ الا اللہ

محمد رسول اللہ پڑھتا ہو نماز روزہ حج و زکوٰۃ ادا کرتا ہو تو وہ مسلمان ہے نام خواہ کیسا ہی کیوں نہ ہو۔ (النج سیف رحمانی ص ۳۷)

جواب :- ہم کہتے ہیں کہ اگر آپ مولوی احمد علی لاہوری کی اصل عبارت میں کلمہ شریف کے الفاظ دکھادیں تو ہم آپ کو ایک ہزار روپیہ انعام دیں گے۔ نیز دریافت طلب یہ امر ہے کہ مولوی احمد علی صاحب شارع نہیں ہیں وہ کون سے ضابطہ شریعت سے مادھو سنگھ اور گنگارام نام رکھنے کی اجازت دے رہے ہیں، کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکانہ نام رکھنے کی مخالفت نہیں فرمائی؟ کیا اسلام میں غیر اسلامی ناموں کی مخالفت کا حکم نہیں؟ احمد علی صاحب کون ہوتے ہیں، مادھو سنگھ اور گنگارام نام رکھنے کی اجازت دینے والے؟ شاید اسی لئے دیوبندی امیر شریعت عطار اللہ بخاری نے دینا ج پور جیل میں اپنا نام پٹت کر پارلیم برہمچاری رکھ لیا تھا۔ (کتاب عطار اللہ بخاری ص ۷۷)

چلو اگر مادھو سنگھ اور گنگارام نام ناجائز نہیں ہیں تو آج سے ہم بھی ملاں یوسف مانی کو مولوی گنگارام کہا کریں گے۔

تاویل :- مولوی گنگارام صاحب نے ”سیف رحمانی ص ۴۷“ پر تضاد کی دوسری عبارت ”اگر کوئی اپنا نام محمد دین، عبد اللہ، جان، اللہ رکھا، محمد جان رکھوائے نماز ایک نہ پڑھے، حج فرض ہے تو نہ کہہ کے آئے۔ روزہ ایک نہ رکھے، زکوٰۃ واجب ہونے پر بالکل نہ دے تو میں فتویٰ دیتا ہوں کہ ہذا کافر حق کہ یہ پکا کافر ہے۔“

”دکھیری افسانہ ص ۳۱“ خدام الدین ۲۲، فروری ۱۹۹۳ء ص ۴۲

اس کی تاویل میں مولوی گنگارام صاحب یوں کرتے ہیں فرائض واجبات کا منکر بھی اگر کافر نہیں تو پھر من تنزل الصلوٰۃ مستحذاف عند کفر الحدیث کا کیا مطلب ہے؟ اور مانعین زکوٰۃ کے ساتھ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعلان جنگ کیوں فرمایا؟

جواب :- اس کا جواب تو مولوی گنگارام نے خود دے دیا وہ خود لکھتا ہے کہ فرائض و

marfat.com

Click For More Books

واجبات کا منکر اگر کافر نہیں۔ تو من ترک الصلوة متعدداً فقد کفر الحمد للہ کا کیا مطلب ہے جو اباً عرض ہے کہ گنگارام صاحب کو معلوم ہو کہ مطلب یہی ہے جو آپ نے بیان کیا یعنی فرائض نماز روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ کا منکر کافر ہے۔ غفلت والا پرواہی سے چھوڑنے والا نہیں۔ یہاں ترک سے مراد انکار فرضیت ہوگا۔ اور فرضیت کا انکار کرنے والا بلاشبہ کافر ہے۔ اسی طرح مولوی گنگارام نے بھی یہ تسلیم کیا ہے۔ مانعین زکوٰۃ کے ساتھ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعلان جنگ فرمایا۔ یہاں مانعین و منکرین زکوٰۃ کے ساتھ جنگ کرنا گنگارام خود تسلیم کرتا ہے۔ ہر لوگ زکوٰۃ نہ دیں وہ شدید گنہگار ہیں کافر نہیں ورنہ مولوی گنگارام کو بھی چاہیے اپنی دیوبندی فوج کے تین کانے لیکر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اتباع میں زکوٰۃ نہ دینے والوں کے خلاف اعلان جنگ کر دے، دیوبندی جاہل طاں گنگارام کو جانتا چاہیے کہ نماز روزہ حج و زکوٰۃ فرائض کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر بے دین ہے۔ ان کی ادائیگی میں کوتاہی کرنے والا شدید گنہگار ہے کافر نہیں بے عمل کو کافر نہیں کہا جائے گا۔

مفتی دیوبند کا فتویٰ | مولوی گنگارام کے مرکز مدرسہ دیوبند کے مفتی مہدی حسن اپنے ۱۱۴ھ کے ایک فتویٰ میں مودودی صاحب بانی جماعت اسلامی کے متعلق لکھتے ہیں..... "ان کے خیالات ٹھیک نہیں ہیں۔ بے عمل مسلمانوں کو بھی وہ مسلمان نہیں سمجھتے ہیں" "تحریک مودودیت اپنے اصل رنگ میں (۳۷)۔ اس فتویٰ پر مفتی اعزاز علی امر وہی کے دستخط اور مدرسہ دیوبند کے دارالافتاء کی مہر بھی ثبت ہے لیکن اس کے باوجود مولوی گنگارام بے عمل مسلمانوں کو کافر ہی سمجھے تو پھر وہ روزہ توڑنے والے پر بھی کفر کا فتویٰ دے۔

بانی مدرسہ دیوبند مولوی گنگارام کی زد میں حکایت (۳۷۳)
”حضرت (ناولوتوی) اعظم مسجد میں ہونے بٹھنے ہوئے تناول فرما رہے تھے۔

”مولوی رفیع الدین سے) فرمایا کہ آئیے مولانا۔ میں (مولوی رفیع الدین) نے عرض کیا حضرت میرا تو روزہ ہے۔ تقویٰ ویر تامل کر کے پھر یہی فرمایا کہ آئیے مولانا۔ میں فوراً تامل کھلنے بیٹھ گیا۔ حالانکہ عصر کی نماز ہو چکی تھی۔ افطار کا وقت قریب تھا۔ حضرت (نانوتوی) نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس (روزہ) سے زائد آپ کو ثواب عطا فرمائے گا۔!“
(ارواحِ ثلاثہ ص ۳۷۹)

اب مولوی گنگارام کو چاہیے کہ فوراً بانی مدرسہ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی صاحب اور مولوی رفیع الدین دیوبندی پر بھی فتویٰ کفر لگا دے اور جلدی کرے۔

پانچواں دیوبندی دجل :- ہم نے محفزی افسانہ ص ۳۳ پر لکھا تھا۔ وہ (مولوی احمد علی لاہوری) ہر ایک کو معاف کر دیتے تھے۔ لیکن خدا کی ذات و صفات میں شریک ٹھہرانے والے..... اور بدعت پھیلانے والے کو معاف نہیں فرماتے تھے۔ ”خدام الدین“ لاہور)

اس کے تضاد میں مولوی احمد علی صاحب کا عمل ہم نے یوں پیش کیا تھا ”اہل شرک و بدعت کی تعظیم اور ان سے پیار و محبت“۔ ایک دفعہ مولانا داؤد غزنوی (غیر متعلم) کی دعوت پر ان کے مدرسہ شیش محل میں میٹنگ تھی۔ حضرت (مولوی احمد علی) پہلے سے کرسی پر تشریف فرما تھے۔ مودودی صاحب اور مولانا ابوالحسنات (بریلوی) بعد میں تشریف لائے، حضرت شیخ ہرود اصحاب کے لئے کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور آگے بڑھ کر ان کو گلے لگایا۔ ”خدام الدین“ ۸ مارچ ۱۹۶۳ء ص ۱۴)

اس سے ہم نے دیوبندی قول و فعل کا تضاد یوں ثابت کیا تھا کہ جن کو وہ خود مشرک و بدعتی سمجھتے ہیں ان کی تعظیم بھی کرتے ہیں۔

..... ان کے لئے قیام کرتے اور ان کو گلے لگاتے ہیں۔ اس پر

دیوبندی تاویل ملاحظہ ہو۔

marfat.com

Click For More Books

مولوی گنگارام کی تاویل | ”سیف رحمانی کا جاہل مصنف لکھتا ہے۔“

(۱) ملا محمد حسن علی الرضوی نے اپنے المحضرات کی سنت ادا کرتے ہوئے اور یا شیخ عبدالقادر جیلانی مشیتاً للہ کا نعرہ لگاتے ہوئے تسلیم کر لیا کہ واقعی طور پر مولانا ابوالحسنات بریلوی مشرک و بدعتی ہیں۔

(۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مسلموں کو اپنے گلے لگایا۔ اپنی چادر بچھائیں !
(۳) مولانا ابوالحسنات تم جیسے رضا خانی نہ تھے اگر کوئی شخص خود چل کر معافی لینے آجائے تو پھر وہ قابل معافی ہے یا کہ نہیں؟ ”سیف رحمانی ص ۷۷“

جواب | نام نہاد مناظر اسلام گنگارام کی مست ماری گئی ہے ہم نے مولانا علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمۃ کو معاذ اللہ کب مشرک و بدعتی لکھا۔ یہ اس کا شیطان مغالطہ اور ایسی دھوکہ ہے۔

(۱) ہم نے اپنی طرف سے ایک لفظ تو کیا ایک حرف بھی نہیں لکھا۔ مطلب یہ ہے کہ یہ خود علماء اہل سنت کو مشرک بدعتی قرار دیتے ہیں۔ لیکن اکابر اہلسنت ہی میں سے ایک بزرگ علامہ ابوالحسنات قادری مرحوم کی تعظیم کے لئے دیوبندی شیخ التفسیر احمد علی لاہوری نے قیام کیا۔ ان کو گلے لگایا۔ اگر وہ فی الواقع مشرک و بدعتی تھے تو ان کے لئے کیوں قیام کیا۔ ان کو کیوں گلے لگایا۔ مشرکین کے لئے تو قرآن عظیم میں صاف ارشاد ہے یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ (اے ایمان والو! مشرک زے ناپاک ہیں)۔ اگر معاذ اللہ مولانا ابوالحسنات بریلوی مشرک بدعتی تھے، ان کے عقائد و علم غیب حاضر و ناظر وغیرہ) شرکیہ عقائد تھے۔ تو ان کو کون سے ضابطہ شرعی سے گلے لگایا؟ اور مودودی صاحب کو مولوی احمد علی صاحب لاہوری اور عطار اللہ بخاری نے تیس دن جالوں میں سے ایک اور ان کو مسلمانوں کی فہرست میں شامل رکھنا اسلام کی توہین قرار دے کر کس طرح ان کو گلے لگایا۔ کس طرح ان کے لئے قیام کیا۔ اور کس طرح تیس دن جالوں میں سے ایک سے گلے مل گئے؟

کیا دیوبندی شیخ التفسیر و جالوں کی تعظیم اور ان کو گلے لگانے اور ان کا استقبال کرنے کے لئے پیدا کئے گئے تھے؟ جن کو وہ خود مشرک اور وہاں کہتے ہیں۔ ان کی تعظیم کا کیا مطلب؟ (۲) باقی رہا نبی پاک ﷺ نے چادریں بچھائیں تو حضور سرکار رسالت رحمۃ العالمین نبی غیب دان تھے حضور جانتے تھے آپ کے حسن اخلاق کا کفار مشرکین پر کیا اثر پڑے گا اور کون کون ایمان لانے والے ہیں اور کب تک ایمان لانے والے ہیں۔ اگر دیوبندی اہل مصنف و مناظر گنگارام اس پر اصرار کرے کہ مشرکین کی تعظیم کرنا صحیح ہے۔ تو وہ خود بتائے کہ پھر مولوی احمد علی لاہوری صاحب نے یہ کیوں لکھا کہ وہ خدائی ذات و صفات میں شریک ٹھہرانے والے اور بدعت پھیلانے والے کو کبھی معاف نہیں فرماتے تھے۔ بتائیے مولوی احمد علی کا یہ عمل سنت نبوی کے منافی تھا یا نہیں کیونکہ بقول طاہر رحمانی حضور ﷺ تو مشرکین کے لئے چادریں بچھاتے تھے، ان کی تعظیم کرتے تھے، لیکن احمد علی لاہوری صاحب مشرک اور بدعتی کو کبھی معاف نہیں کرتے تھے ان کا یہ عمل سنت نبوی کے منافی ہوا۔

(۳) باقی رہی یہ کہ جو اس کہ مولانا ابوالحسنات علیہ الرحمۃ ہم جیسے بریلوی نہ تھے۔ بلاشبہ علامہ ابوالحسنات علیہ الرحمۃ صحیح العقیدہ سنی رضوی بریلوی تھے۔ اور مسلک اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے داعی علمبردار تھے۔ ملاحظہ ہو خطبہ صدارت حضرت علامہ ابوالحسنات قادری صدر مرکزی جمعیت العلماء پاکستان ص ۱ فرماتے ہیں۔ ”کہیں خاتم النبیین کے اصول و اساسی مسئلہ میں رخنہ ڈالنے کی مذموم سعی کی۔ جدید معنی کو تسلیم کرنے کے لئے ”تخذیر الناس“ کا ہم بھینکا۔ کہیں ”او امام باطلہ“ کا جامہ پہنا کر علم رسالت پر زکیہ حملے کئے۔ کہیں ”براہین قاطعہ“ نام رکھ کر مسلمانوں پر برق باطل گرائی۔ اسی قسم کے بے شمار حشرات الارض پیدا کر کے ایمان کو فنا کرنے کی سعی بے حاصل کی گئی۔ ایسے نازک دور میں اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد مائتہ حاضرہ قدس سرہ حضرت صدر الافاضل استاذ العلماء مولانا مولوی محمد نعیم الدین

صاحب مراد آبادی اور زبدۃ الفضلاء حضرت ابی المکرّم مولانا مفتی شاہ ابو محمد سید محمد ریدار علی صاحب قدس سرہما جیسے اکابر اہل سنت نے مسلمانوں کی رہنمائی فرماتے ہوئے فریب عیار کید کیا دسے دولت ایمان کو محفوظ و برقرار رکھا۔ بتائیے جناب مولوی گنگارام صاحب علامہ ابوالحسنات مرحوم ہم جیسے بلکہ ہم سے بڑھ کر سنی رضوی بریلوی تھے یا نہیں؟ علامہ ابوالحسنات علیہ الرحمۃ پر افتراء کرنا بدترین کذاب ہونے کا اعتراف کرنا ہے کہ علامہ ابوالحسنات خود معافی لینے آئے تھے، اس کا مقصد یہ ہوگا کہ مولوی احمد علی صاحب بھی معافی لینے اور اپنی نام نہاد حنفیت سے دستبردار ہونے کے لئے غیر مقلد مولوی داؤد غزنوی کے طرز سے میں خود چل کر گئے۔ وہ بھی معافی لینے گئے تھے۔ اس شیطانی خیال آنے سے پہلے ملاں گنگارام نے یہ بھی نہ سوچا کہ خدام الدینؑ نے خود یہ لکھا ہے کہ مولانا داؤد غزنوی (غیر مقلد) کی دعوت پر ان کے مدرسہ شش عمل میں میٹنگ تھی کیا میٹنگ کو معافی کی محفل کہتے ہیں؟ علامہ ابوالحسنات کو تو مولوی احمد علی لاہوری، عطاء اللہ بخاری، عبداللہ درخواسی، مولوی داؤد غزنوی وغیرہ نے اپنا مرکزی صدر امام و پیشوا تسلیم کیا تھا۔ اور متفقہ طور پر ۱۹۵۲ء میں تحریک ختم نبوت کی مرکزی مجلس عمل کا صدر چنا اور تسلیم کیا تھا۔ آپ کی قیادت و صدارت میں کام کیا تھا۔ مولانا علامہ ابوالحسنات علیہ الرحمۃ سے معافی لینے یا توبہ کروانی تھی۔ تو اپنا مرکزی صدر تسلیم کرتے وقت کراتے، لیکن ہم کہتے ہیں کہ یہ سب مولوی گنگارام کے شیطانی تنخیلات اور ایسی رجحانات ہیں۔ دھوکہ فریب مکر و فراڈ ہی ان کا مقصد ہے اور یہی ان کی تبلیغ کا طول و عرض لعنت اللہ علی الکاذبین !

دماغ میں دیوبند ہمیں مصنف کی حماقتوں پر حیرت ہوتی ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ پاگل خانے کا دروازہ توڑ کر بھاگ نکلا ہے جب جناب حاجی امداد اللہ صاحب کے اشعار پر پیکر شرک و بدعت اسماعیل قلیل کا فتویٰ سامنے آیا تو

۱۔ کیا معافی دینے کی قدر تھیں اور اختیارات اللہ تعالیٰ کی بھائی مولوی داؤد غزنوی اور مولوی احمد علی لاہوری کو حاصل تھیں؟ رانا شمس

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

دیوبندی طاؤں کو چاہیے تو یہ تھا کہ وہ قلیل دیوبندی کے خانہ ساز شرک و بدعت کو ٹھکرا دیتے اور اکابر دیوبند کے مسٹر شیخ و پیر طریقت حاجی امداد اللہ صاحب کے ہم عقیدہ ہو جاتے لیکن اہل دیوبند میں حقیقت پسندی کہاں بقلم خود مناظر اسلام اس مقام پر پہنچ کر منحیرت تھا کیا کروں کہاں جاؤں۔ ۵۔ کیا بنے بات جہاں بات بنائی نہ بنے

تھک ہار کر صفحہ ۶۶ پر مفتی احمد یار خان صاحب گجراتی کی ”جاء الحق“ ص ۱۸۳، ص ۱۸۴ اور مولانا احمد سعید کاظمی صاحب کی تسکین الخواطر ص ۲۴، ص ۲۸ سے چند ٹکڑے نقل کر ڈالے اور دیوبندیت کی کشتی تاک بچانے، نجدیت کی ڈوبتی ناؤ تیرانے کی ناکام کوشش کی۔ لیکن اس پہلے آدمی سے کون کہے کہ مولانا مفتی احمد یار خان صاحب مرحوم اور مولانا کاظمی صاحب سے آپ کو کیا واسطہ۔ وہ سُنی بریلوی مسلک پیش کر رہے ہیں ان کی مانتے ہو تو الحق البین ”جاء الحق دیکھو۔ اور تحذیر الناس۔“ براہین قاطعہ۔ ”حفظ الایمان“ وغیرہ کی کفریہ عبارت سے بھی تو بہ کر لو اور سرکار رسالت ﷺ والصلوات والسلام کے فضائل و کمالات علم غیب، حافرو ناظر، نورانیت، مختار کل ہونے پر بھی ایمان لے آؤ۔ ورنہ مفتی صاحب اور کاظمی صاحب کا نام نہ لو۔ اور پھر طاؤں جی یہ تو بتائے اُن کے خود ساختہ مذہب نامہ مذہب کی بنیاد مفتی احمد یار خان صاحب اور مولانا احمد سعید صاحب کے اقوال پر ہے یا بن علم خود قرآن و حدیث پر حاجی امداد اللہ صاحب کے اشعار کو قرآن و حدیث سے صحیح ثابت کیا ہوتا۔ مگر اتنی استعداد کہاں سے لائے۔ تھک ہار کر ان حضرات کا سہارا لیا جن کے عقائد کو شرک و بدعت قرار دیا جاتا ہے۔ اور پھر ص ۴ پر ایک بے ڈھنگا خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔ دلائل تو کیا زبان و کلام سے اس لالینی گھٹکوں کا کوئی تعلق نہیں۔ چھو کروں کی سی میانہ باتیں بنائی گئی ہیں اور کچھ نہیں تو مداح اعظم حضرت بریلوی کے حوالہ سے

سے دونوں عالم میں ہے تیرا سرا ہاں مدد فرما شہا احمد رضا لکھ کر یہ کو اس کی ۵ ان شعراء پر بھی فتویٰ کفر و شرک چسپاں کریں۔ معلوم ہوتا ہے

وماغ میں دیوبند ہے وہ کچھ نہیں سوچنے دیتا۔ بھلا ہم کیوں شرک و کفر کا فتویٰ چسپاں کریں
ہم اہلسنت کا تو یہ عقیدہ ہے کہ حضرات انبیاء و اولیاء علیہم السلام و قدس است اسرارہم سے
امداد و اعانت طلب کرنا شرعاً جائز ہے۔ اور پھر حاجی امداد اللہ صاحب پر ہم نے اپنی طرف
سے تو کوئی فتویٰ شرک و کفر نہیں لگایا وہ فتویٰ انگریزی مجاہد اسماعیل قتیل کی تذکیر الخوان
ص ۳۲۳ و ص ۸۳ پر موجود ہے۔

مصنف ”سیف شیطانی“ یہ لکھنے کے بعد کہ مداح المصنفت میں یہ اشعار لکھنے والے
شعرا پر بھی فتویٰ کفر و شرک چسپاں کریں لکھنے کے بعد لکھتا ہے ”بصورت دیگر ہم یہ سمجھنے
پر مجبور ہوں گے کہ انگریزی مجدد کی معنوی اولاد صرف متعصب ہے جو کچھ علماء حق
(علماء دیوبند) کہتے یا کرتے ہیں (یہ بریلوی رضا خانی) اس کے خلاف کرتے ہیں خواہ علماء
دیوبند کے مقابلہ میں انہیں فرائض و واجبات اور سنن کو ترک کرنا اور حلال کو حرام اور
حرام کو حلال کہنا پڑے تو بھی گریز نہیں کرتے بلکہ عین عبادت سمجھتے ہیں اب میں رضا
خانیوں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا بر بنائے تعصب نماز، روزہ، واجبات و سنن کو ترک
کردیں گے۔ واڑھیاں منڈوا دیں گے۔ دیوبندی خنزیر، شراب و سود، زنا وغیرہم کو حرام
سمجھتے ہیں تم حلال اور جائز بلکہ موجب ثواب سمجھو گے۔“
”سیف شیطانی“ ص ۹۷ و ص ۹۸

قارئین کرام! غور فرماویں کہ یہ پاگل خانے کی اولاد ہے یا مناظر اسلام ہے؟
بے ربط و بے مقصد زبان درازی کیا مناظر ہونے کی دلیل ہے؟ جو شخص نہ دوسرے کی
بات سمجھ سکے نہ اپنی بات سمجھا سکے بلکہ صحیح الفاظ نہ کہہ سکے وہ کس طرح مصنف مناظر
بن سکتا ہے۔ بھلا ایسے جاہلوں بلکہ سولہ آنے پاگلوں کو علم و استعداد سے کیا واسطہ ہے؟
پہلے بکو اس کرتا ہے کہ ”فرائض و واجبات اور سنن کو ترک کرنا اور حلال کو حرام اور حرام
کو حلال کہنا پڑے تو بھی گریز نہیں کرتے بلکہ عین عبادت سمجھتے ہیں“ اور پھر عیاں

ماتا ہے ”میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا بر بنائے تعصب نماز، روزہ، واجبات و سنن کو ترک کر دیں گے، ڈاڑھیاں منڈا دیں گے دیوبندی خنزیر، شراب، سود و زنا وغیرہم کو حرام سمجھتے ہیں تم حلال اور جائز بلکہ موجب ثواب سمجھو گے۔ دیوبندی ماؤں بہنوں اور عورات سے نکاح نہیں کرتے تم ان محرمات سے نکاح کرو گے“ بتائیے یہ واضح تضاد اور کنجروں کی سی خرافات اس کی طاقت و بیکھلاہٹ اور اس کے جاہل و بے ادب اساتذہ کے دس نمبری ہونے کی علامت ہے یا نہیں؟ کیا ارباب علم و دانش، اہل قلم و مصنفین یہ زبان و اسلوب بیان استعمال کرتے ہیں؟ دعویٰ علم اور ایسی بازاری بکواس

۷۔ شرم ان کو مگر نہیں آتی

تعجب ہے کہ ملاں جی نے نماز، روزہ، حلال و حرام شراب وغیرہ کا نام بھی لیا ہے حالانکہ ان امور سے متعلق ان کے اکابر کا مذہب اٹا ہے اور وہ جمہور مسلمانوں کے برعکس کرتے ہیں۔ ان کے ماں نماز، روزہ کی کوئی اہمیت نہیں۔ شراب اور حلال و حرام کی کوئی تمیز نہیں۔ ملاحظہ ہو:

بے وضو نماز اور ڈاڑھی چڑھانا | ”ایک خانصاحب سے نماز کے لئے کہا تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے ڈاڑھی چڑھانے کی عادت ہے اور وضو سے یہ اتر جاتی ہے آپ (مولوی مظفر حسین کاندھلوی دیوبندی) نے فرمایا ”بے وضو پڑھ لیا کرو“ (ارواحِ ثلاثہ ص ۲۳۸)

شراب اور نماز | ”خانصاحب نے کہا میرے وضو نہیں ہوتی نہ یہ دُور بُری عادتیں (شراب وغیرہ) چھٹتی ہیں آپ (مولوی مظفر حسین کاندھلوی دیوبندی) نے فرمایا ”بے وضو ہی پڑھ لیا کرو اور شراب بھی پی لیا کرو“ (ارواحِ ثلاثہ ص ۱۳۷)

روزہ توڑ دو | ”حضرت والد مرحوم نے فرمایا کہ حضرت مولانا رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں نے کبھی حضرت نانوتوی (بانی مدرستہ دیوبند) کے خلاف نہیں کیا ایک

marfat.com

Click For More Books

دن چھتہ کی مسجد میں حاضر ہوا حضرت (نانوتوی) احاطہ مسجد میں ہوئے بٹھنے ہوئے تناول فرما رہے تھے فرمایا "آئیے" میں نے عرض کیا "حضرت میرا تو روزہ ہے" تھوڑی دیر تامل کر کے پھر یہی فرمایا کہ "آئیے مولانا" میں فوراً بلا تامل کھانے بیٹھ گیا حالانکہ عصر کی نماز ہو چکی تھی افطار کا وقت قریب تھا حضرت نے فرمایا "اللہ تعالیٰ اس سے زائد ثواب عطا فرمائے گا جتنا کہ روزہ میں ہوتا ہے" مجھے اس افطار کے بعد کچھ ایسی کیفیات و لذت محسوس ہوئیں کہ میں نے کبھی صوم (ماہ رمضان روزہ) میں بھی نہیں دیکھی تھیں۔

”دارواح ثلاثہ“ ص ۳۴۹

ڈاڑھی | چٹان میں شائع شدہ نام نہاد مولانا ابوالکلام آزاد کا نگرانی دیوبندی کا دیوانی اُمت جیسا فوٹو دیکھ کر ان کے مذہب میں ڈاڑھی کی اہمیت کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

حرام مال کی دعوت | ”حضرت نانوتوی کو حرام کے طعام سے جیسے نفرت تھی ویسے ہی اس کا احساس بھی بہت جلد کرتے تھے..... مگر دعوت

بوجہ دلداری ہر ایک کی منظور فرما لیتے تھے اور اس دلداری کے سلسلہ میں جیسا کہ چاہیے تھا بعض اوقات ناجائز اور مشتبہ آمدنی رکھنے والوں کی دعوتوں میں بھی شریک ہونے پر آپ کو مجبور ہونا پڑتا شریک بھی ہوتے تھے اور دعوت کرنے والے کی تسلی کے لئے کچھ تناول بھی فرما لیتے تھے لیکن گھر پہنچ کر خان صاحب کی شہادت ہے کہ قے کر دیا کرتے تھے“

”سوانح قاسمی جلد اول ص ۳۶۵“

رنڈی کی حرام کمانی کی حرام مٹھائی | ”ایک رنڈی اپنی چھوکری (لڑکی) جو سیانی (جوان) تھی اپنے ہمراہ لائی اور مولانا محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ

سے عرض کی ”یہ میری چھوکری ہے اور مدت سے بیمار چلی جا رہی ہے میری اوقات بسر اسی پر ہے آپ اسے تعویذ یا دعا کر دیجئے“ مولانا محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ نے یوں نہ چاہا کہ نہ میری وضع میں فرق آئے نہ اس کی دل شکنی ہو۔ اس سے فرمایا کہ اوپر ایک بزرگ ہیں

تم اُن کے پاس لے جاؤ۔۔۔۔۔ مولانا محمد یعقوب نے نہ معلوم دعا کی یا تعویذ دیا۔۔۔۔۔
عدا کے فضل سے اس کی چھوڑی کو آرام ہو گیا وہ (رنڈی) مٹھائی لائی اُوپر مولانا کے پاس
پہنچی اور ہاتھ جوڑ کر کہا ”حضرت آپ کی دعا سے میری لڑکی کو صحت ہو گئی یہ مٹھائی شکریہ
میں لائی ہوں۔“ مولانا نے فرمایا رکھ دو وہ رکھ کر چلی گئی۔ ”ارواحِ ثلاثہ“ ص ۳۴۹

حرام حلال کیلئے پھرتے ہو فرمایا کہ ایک مرتبہ میں دیوبند پڑھتا تھا وہاں ایک
سیاح ولایتی صاحب آئے وہ حضرت حاجی محمد عابد

صاحب سے جمعہ کی نماز پڑھانے کی اجازت ملے کر منبر پر پہنچ گئے خطبہ شروع کیا
چونکہ ربیع الاول کا زمانہ تھا خطبہ کے اندر مولود شریف شروع کر دیا خطبہ نہایت
طویل کہ ختم ہونے پر ہی نہ آوے۔۔۔۔۔ حضرت مولانا گنگوہی بھی اتفاقاً تشریف فرما
تھے۔۔۔۔۔ فرمایا ”مولانا خطبہ ختم کیجئے“ وہ بولے ”چپ رہو خطبہ میں بولنا حرام ہے۔“ مولانا
گنگوہی نے فرمایا کہ ”حرام حلال کیلئے پھرتے ہو“ ”ارواحِ ثلاثہ“ ص ۳۴۹

زنا، شراب، سود وغیرہ کے متعلق بھی اکابر دیوبند کے اقوال نقل کر سکتا ہوں مگر
اختصار مانع ہے۔ قارئین کرام! اندازہ فرمادیں کہ دیوبندیوں کے ہاں نماز روزہ کی کیا قدر
و عزت ہے، حلال و حرام کی کیا تمیز ہے۔ طاں جی نے صحیح کہا ہم اہل سنت یقیناً دیوبند کا
خلاف کریں گے۔ دیوبندی بے وضو نماز کا حکم دیں گے ہم وضو سے پڑھیں گے۔ دیوبندی
شراب کی اجازت دیں گے ہم شراب کو حرام ہی سمجھیں گے۔ دیوبندی روزہ توڑنے کا حکم
دیں ہم ہرگز روزہ نہ توڑیں گے۔ دیوبندی رنڈی کی حرام مٹھائی لیں گے ہم ہرگز نہ لیں
گے۔ دیوبندی حرام مال کی دعوت تناول کریں گے ہم ہرگز ہرگز نہ کھائیں گے۔ اس لئے کہ
دیوبندیوں کا دھرم ہی الٹا ہے اور اسلام کے خلاف ہے۔

طاں جو زف نے اسی صنف پر دیوان ”فرید“ کے حوالے سے لکھا ہے۔

احد سے احمد فرق نہ کوئی واحد ذات صفات میں۔ حسن پرستی تے میخواری ساڈی صوم و صلوٰۃ میں

marfat.com

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

یہ شعر خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ کے دیوان فرید کے حوالہ سے نقل کیا مگر صبر کی جگہ خالی ہے اس کا کیا جواب دیا جائے جب حوالہ نامتام وغیرہ مکمل ہے اور پھر اس شعر کے باوجود یہ احمق خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ کو اپنی اسی کتاب میں مستند جگہ رحمۃ اللہ علیہ بھی لکھتا ہے اور دلی کامل سمجھتا ہے تو پھر اس کو اس بازی سے کیا حاصل؟

اسی طرح اسی صفحہ ۶۸ پر مفتی احمد یار خاں گجراتی کا فتویٰ اور پاک سنی تنظیم کے صدر مولانا غلام جہانیاں کا عقیدہ بیان کیا گیا ہے اس میں قطعاً کوئی تضاد و اختلاف نہیں کوئی بھی سنی مسلمان غیر خدا حضرات انبیاء و اولیاء سے یہ سمجھ کر امداد طلب نہیں کرتا کہ وہ خدا کی عطا کے بغیر مدد کرتے ہیں یا خود یہ قدرت رکھتے ہیں جب یہ ہے تو حرام کیا؟ اہل سنت کا عقیدہ یہی ہے کہ اولیاء اللہ کی امداد حقیقتاً اللہ تعالیٰ کی امداد ہے اور یہ حضرات اللہ تعالیٰ کی عطا و فضل کے بغیر کچھ نہیں دے سکتے۔ دوم یہ کہ خواجہ غلام فرید صاحب علیہ الرحمۃ کو یہ بد بخت دلی مانتا اور ان کے نام گرامی کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ لکھتا ہے تو پھر اس خرد ماغی سے کیا حاصل؟

الٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی حسد نہ دے

وے آدمی کو موت پر یہ بداد نہ دے

اسی طرح مولوی محمد حسین بریلوی کے نام سے ص ۹ پر جو اشعار نقل کئے گئے ہیں وہ صفحہ ۴۶ پر مولوی محمد حسین ملتانی کے نام سے نقل کئے گئے تھے یہاں اس دھوکہ باز نے مولوی محمد حسین بریلوی کے نام سے لکھ دیئے۔ بتائیے اس سے زیادہ بے ایمانی اور کیا ہو سکتی ہے؟

”ہفت اقطاب“ کے اشعار | احمق و جاہل مصنف نے اپنی کتاب کی ضخامت بڑھانے کے شوق میں کتاب ”ہفت اقطاب“ سے موقعہ و محل کے بغیر متعدد اشعار نقل کئے ہیں۔

بالخصوص صفحہ ۶۹ پر ہے

اے نور محمد مرشد من اے قیلمعتقدین مددے

صفحہ ۷۰ پر ہے در دست تو هست زمام قضا

افروز فیض تو نور ہدے

اے شیخ محمد مائل ما اے قاضی شرع میں مددے

اور صفحہ ۹ پر ہے

بے چارہ و عاجز مضطر بم اے حضرت رب معین مددے۔ لا

صفحہ ۸۰ پر ہے

اے خواجہ محمد بخش شہا لاریب توئی محبوب خدا

نازک ویدار عطا فرما اے قطب مدار حسین مددے

مذکورہ بالا اور اس قسم کے دوسرے اشعار میں شاعر نے اپنے شیخ طریقت و مشائخ
سلسلہ کو پکارا ہے اور مدد طلب کی ہے اور یہ عقیدہ اہل سنت کے اعتبار سے جائز ہے ہم
نے تو حاجی امداد اللہ صاحب کے اشعار اس لئے نقل کئے تھے کہ وہ منکرین و مانعین کے
پیرومرشد اور ان کے لئے حجت ہیں وہ اپنے پیرومرشد کو بعد وصال امداد کے لئے پکار
رہے ہیں اور یہ آج کل کے عقیدہ و مابہ و یا بنہ میں خالص سونپہد شرک ہے۔ ملاں جوزف کی
اس کے جواب میں یہ بولکھلا ہوا ہے کہ وہ بے وقوفی کے عالم میں ہمارے مشائخ و بزرگان دین
کے اشعار نقل کر رہا ہے یہ سراسر حماقت اور پاگل پن ہے۔ اس لئے کہ ہم تو اولیاء اللہ
سے امداد کے قائل ہیں اور اولیاء اللہ کی امداد حقیقتاً اللہ تعالیٰ کی امداد ہے اور اس کی عطا ہے
اور ملاں جوزف کو اس پر کوئی اعتراض ہے تو وہ قرآن و حدیث سے مدلل گفتگو کرے
اور صفحہ ۵ پر مولانا محمد یار صاحب مرحوم مغفور کے ذمہ یہ شعر لگانا کہ ہے
کچھ عشق محمد میں نہیں شرط مسلمان ہے کوثری ہندو بھی طلبگار محمد

marfat.com

Click For More Books

یہ شعر حضرت مولانا محمد یار صاحب علیہ الرحمۃ کا نہیں ہے بلکہ کوثری ہندو ملک ہے جن کا دیوبندی طاں نمک کھاتے رہے ہیں اور اہل دیوبند نے جن کی ایکٹنی ودلائی کے فرائض انجام دیئے ہیں۔ احرار اور جمعیت العلماء ہند بنا کر وظیفے وصول کرتے رہے اور رہا یہ شعر کہ ہے فرد فریدوں پارن - وہ اعظم اوتارن
اللہی تصویرن ! - پئے بھگوان منیدے

یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس شعر سے جوزف کو کون سا درد لاحق ہے۔ ممکن ہے وہ اعظم اوتارن یا پئے بھگوان منیدے میں اوتار و بھگوان کے الفاظ کا تسخر اڑانا چاہتا ہو تو سنیے اگر چہ بزرگان دین کے متعلق اوتار و بھگوان کے الفاظ کچھ پسندیدہ نہیں۔ مگر موجب کفر و ارتداد بھی نہیں کیونکہ ہر کوئی جانتا ہے اس ملک میں ہندو بھی رہتے تھے ان کو سمجھانے کے لئے یہ الفاظ استعمال کئے تو دشرعی مجرم نہیں کیونکہ اوتار کا لغوی معنی جہاں دیوتا ہے وہاں نیک اور اُستاد بھی ہے (فیروز اللغات ص ۸۴) اُتار و بھگوان خدا کو کہتے ہیں۔ ممکن ہے شاعر نے ہندوؤں کو سمجھانے کے لئے یہ الفاظ استعمال کیا ہو مگر اس جاہل مطلق کو گھر کی خبر نہیں ہم اس کو گھر تک پہنچا کر دم لیں گے۔ ملاحظہ ہو

”کیا عجب ہے کہ جس کو ہندو صاحب اوتار کہتے ہیں اپنے زمانہ کے نبی یا ولی ناسب نبی (صحابی) ہوں“
(سوانح قاسمی جلد ۲ - ص ۴۵)

”کیا عجب ہے کہ انبیاء ہندوستان بھی ان ہی نبیوں میں سے ہوں جن کا تذکرہ آپ سے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں کیا گیا“ (سوانح قاسمی جلد ۲ - ص ۴۵)

علامہ ابوالحسنات قادری پرفتویٰ مصنف کو صحیح بات کرنے کی نہ تو عادت ہے نہ کسی استاذ نے یہ تربیت دی۔ یا پھر دماغ

میں جو دیوبند ہے اس کا عقل و شعور فہم و ادراک پر غلبہ و قبضہ ہے۔ ہم نے خدام الدین“
۸ مارچ ۱۹۳۳ء کے حوالہ سے تکفیری افسانہ سے نقل کیا تھا کہ ایک میٹنگ میں
جب مولانا علامہ ابوالحسنات قادری علیہ الرحمۃ کی تعظیم کے لئے دیوبندی شیخ التفسیر مولوی
احمد علی لاہوری تعظیماً اٹھ کھڑے ہوئے اور آگے بڑھ کر آپ کو گلے لگایا۔ ہماری اس
بات اور مولوی احمد علی صاحب کے قول و فعل کے تضاد کا صحیح جواب دینے کی بجائے
حق جی نے مولانا علامہ ابوالحسنات قادری پر مندرجہ ذیل فتاویٰ نقل کر ڈالے بعنوان
علمائے بریلی کا فتویٰ مکتبہ ہے ”جوان (علمائے دیوبند) کو کافر نہ کہے گا وہ خود کافر ہو
جائے گا“ الخ ص ۵۷ پوسٹر علمائے بریلی منقول از ”چٹان“، جنوری ۱۹۳۳ء
ہم پوچھتے ہیں کہ یہ چٹان کون سا سپارہ ہے۔؟ اپنا ہی دعویٰ اور اپنے ہی
گھر سے شہادت؟ کمال بے حیائی اسی کا نام ہے۔

اور ص ۵۷ پر بعنوان ”احمد رضا خاں بریلوی کا عقیدہ“ ان لوگوں (علمائے دیوبند
والحدیث) کو بے ضرورت و مجبوری ابتداءً سلام حرام بلا وجہ شرعی ان سے مخالفت
اور ظاہری لافنت بھی حرام الخ اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کا یہ فتویٰ بھی حق ہے اور
مولانا ابوالحسنات صاحب پر اس کا اطلاق کرنا اعلیٰ درجہ کی حماقت اور پرلے درجہ کی
بے وقوفی ہے۔ اعلیٰ حضرت نے لکھا ہے ”بے ضرورت و مجبوری ابتداءً سلام حرام“ اولاً تو
مولانا مرحوم بے ضرورت مشترکہ میٹنگ میں تشریف ہی نہ لے گئے ہوں گے اور پھر سلام تو
انہوں نے نہ ابتداءً کیا نہ مؤخرًا۔ خود ہی مولوی احمد علی صاحب نے ان کے لئے تعظیماً قیام کیا
اٹھ کھڑے ہوئے، خود ہی آگے بڑھے اور خود ہی گلے لگایا۔ مولانا ابوالحسنات نے ان کی
کہاں کیا تعظیم کی اور فتویٰ جب ہے جب کوئی ان کے کفریات پر مطلع ہو کر ان کی تکفیر
نہ کرے مگر مولانا ابوالحسنات مرحوم سے ہم تکفیر بحوالہ خطبہ صدارت مولانا علامہ ابوالحسنات
علیہ الرحمۃ ص ۵۷ ثابت کر چکے ہیں۔

marfat.com

Click For More Books

مولانا غلام جہانیاں کی بیعت | مصنف نے اپنی کارکردگی بڑھانے کے لئے مولانا غلام جہانیاں صاحب کی ہفت اقطاب

سے منسوب ان کی بیعت کے احوال پر مشتمل ایک خواب بھی نقل کیا ہے۔ حالانکہ یہ بد بخت خود لکھتا ہے ”نیند کرنے والے شرعی حکم نافذ نہیں ہوتا..... انسان رات کو نیند میں بحالت خواب دیکھتا ہے میں فلاں عورت سے ہمبستری کر رہا ہوں چنانچہ احتلام بھی ہو جاتا ہے لیکن اس پر حد نہیں لگتی“ ”سیف شیطانی“ ص ۲۵ و ص ۲۹

جب یہ تسلیم ہے تو بحث بازی فضول ہے مولانا غلام جہانیاں صاحب کا بھی خواب ہے۔ حالانکہ اس میں کوئی شرعی خرابی بھی نہیں۔ ممکن ہے جو زف غلام کو یہ ملاحظہ دے کہ مولانا غلام جہانیاں نے اس وقت حضور ﷺ کو اپنے کندھے پر سوار کیا اور اپنے گھرنے آئے جس وقت حضور پٹنگ پر تشریف فرما ہوئے نقاب کھولا تو معین حضور مولانا محمد معین الدین کا چہرہ مبارک تھا۔ بتائیے اس خواب کے کس حصہ پر کیا فتویٰ ہے اور اس کی کیا دلیل ہے؟ دیوبندی اپنے جیسا بشر قرار دیں بڑا بھائی قرار دیں تو بھی کوئی خرابی نہیں لیکن ہم ان سب سے بڑھ کر چونکا دینے والی لرزہ خیز بات سناتے ہیں۔

جسم جسم میں سما گیا | ”رسول اللہ ﷺ کا جسم مبارک مولانا (محمد قاسم نانوتوی) کے جسم مبارک میں سماتا شروع ہوا۔ یہاں تک کہ ہر حضور رسول اللہ

ﷺ کا ہر حضور مولانا (نانوتوی) میں سما گیا۔“ ”سوانح قاسمی“ جلد ۳۔ صفحہ ۱۲۹

بتائیے یہ صریح گستاخی اور بدترین توہین ہے یا نہیں؟ کیا اس پر دیوبندیوں کی رگ پھڑکی؟ سے بڑے پاک باز اور بڑے پاک طبیعت جناب آپ کو کچھ ہم ہی جانتے ہیں

مودودی صاحب پر فتاویٰ کی بحث | ہم نے تکفیری افسانہ میں دیوبندی طاؤں کا یہ اعتراض دفع کرنے کے لئے کہ علماء اہلسنت

بلاوجہ تکفیر کرتے ہیں لکھا تھا کہ مولوی احمد علی صاحب لاہوری اور عطار اللہ بخاری صاحب نے بھی بانی جماعت اسلامی جناب مودودی صاحب پر تیس دجالوں میں سے ایک دجال اور اس کو مسلمانوں کی فہرست میں شامل رکھنا اسلام کی توہین ہونے کا فتویٰ حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب ص ۹۷ و ص ۱۱۵ سے نقل کیا تھا۔ مقصد یہ تھا کہ دیوبندی بھولے بھالے بنتے ہیں کہ ہم کسی کو کافر نہیں کہتے۔ ہم نے ثابت کیا تھا یہ بھی مودودی صاحب پر فتویٰ دیتے ہیں۔ اس کا کوئی معقول و معیاری جواب تو ملاں جوزف سے بن نہ پڑا اور انساب شری سے مودودی صاحب کے متعلق ص ۸۲ پر علامہ ابوالبرکات سید احمد صاحب مدظلہ، صوفی غلام حسین گوجروی۔ مولانا عنایت اللہ صاحب سانگلہ جی۔ مولانا اقتدار احمد خاں گجراتی۔ مولانا عبدالحامد بدایونی علیہ الرحمۃ کے فتاویٰ صفحہ ۸۲-۸۵ ”سیف شیطانی“ پر نقل کر ڈالے حالانکہ اس احمق مطلق کو اتنا شعور نہیں کہ ہمیں تو آپ لوگ پہلے ہی مکفر کہتے ہیں تکفیر کا الزام لگاتے ہیں آپ خود جو معصوم بنتے ہیں ہم نے تو اس کا طلسم توڑا تھا مگر اس الٹے سے بھی الٹے اوندھے جواب سے ہم یہ سمجھے کہ

ع۔ خدا جب دین لیتا ہے حماقت آہی جاتی ہے

مصنف نے صفحہ ۸۵ پر ہی سیدنا اعظم حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ کے ملفوظات جلد ۱ ص ۷ سے فورانیت مصطفوی کے متعلق آپ کا عقیدہ بیان کیا ہے اور صفحہ ۸۶ پر نورانیت ہی کے متعلق فتاویٰ افریقہ ص ۷۷ سے ایک عبارت نقل کی ہے حالانکہ یہ عبارت بلفظ حدیث شریف کا ترجمہ ہے اور یہ حدیث اسی ترجمہ کے ساتھ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی نشر الطیب میں موجود ہے اور پھر اس کے مقابلہ میں مولانا غلام جہانیاں صاحب کا جو فتویٰ نقل کیا وہ فوائد فریدیہ سے ہے۔ فوائد فریدیہ خواجہ حضرت غلام فرید علیہ الرحمۃ کی تصنیف ہے مولانا غلام جہانیاں کی نہیں ہے۔ اور اس کو مصنف صفحہ ۶۰ ”سیف شیطانی“ پر بھی نقل کر چکا ہے۔ ایک ہی چیز کے بار بار اعادہ سے کیا حاصل؟ مگر آدمی کو جہالت

marfat.com

Click For More Books

اور پاگل پن مجبور کرتا ہے وہ ایسی باتیں کر گزرتا ہے۔

عید میلاد پر فتاویٰ کی بحث | ”سیف شیطانی“ کے بدحواس مصنف نے ”رضائے مصطفیٰ“

گو جزالوالہ کے شمارہ ۱۰ ربیع الاقل ۱۳۸۵ھ اور حضرت مولانا عبد السمیع صاحب علیہ الرحمۃ کی انوار ساطعہ ص ۲۸۲ سے دو حوالے بزعم خود عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ کی ممانعت و حرمت پر نقل کئے ہیں اور بدحواسی کا یہ عالم ہے کہ ”رضائے مصطفیٰ“ گو جزالوالہ کو ص ۸۶ پر ہفت روزہ لکھ رہا ہے اور ص ۸۷ پر پندرہ روزہ اور انوار ساطعہ کا حوالہ منقول از چٹان ۱۸- مارچ ہے۔ شہادت بھی ملی تو ڈاڑھی منڈا میٹر کی جو شرعی میار پر پوری ہی نہیں اترتی اور چٹان وہ چٹان جس میں عامہ تصاویر کے علاوہ نوجوان لڑکیوں اور سودی قرضوں اور بینکوں کے اشتہار شائع ہوتے ہیں۔ ان کے نزدیک چٹان بھی صحیفہ آسمانی ہے اور پھر رضائے مصطفیٰ میں جو کچھ مذکور ہے وہ اس سے زیادہ نہیں کہ عید میلاد کے موقعہ پر بدعات و فسق و فجور اور جلوس عید میلاد میں بینڈ باج، چمچے وغیرہ خرافات کی ممانعت اور مقابلہ روشنی و ریکارڈنگ وغیرہ سے بچنے کی ہدایت ہے۔

اسی طرح مولانا علامہ عبد السمیع صاحب علیہ الرحمۃ نے بھی آج میلاد میں بہت سے قبیح امور داخل ہو گئے ہیں (بعض دفعہ) قاری و نیکار نہیں ہوتا۔ موضوع جھوٹی باتیں شاعروں کی گھڑی ہوئی پڑھتے ہیں۔ کھانے اور شرینی میں رشوت، سود اور غصب مال ہوتا ہے۔ مولانا عبد السمیع صاحب بھی ان امور قبیح کو برا بتا رہے ہیں۔ ورنہ رضائے مصطفیٰ اور انوار ساطعہ میں عید میلاد یا محفل میلاد کو برا نہیں بتایا گیا اور کوئی بدعت حرمت کا فتویٰ نہیں دیا۔ کنہیا کا جنم اور مہنود کا سانگ یا دیوالی دسہرہ قرار نہیں دیا جیسا کہ مولوی غلیل احمد انبیٹھوی اور مودودی صاحب نے کہا تھا۔ ”رضائے مصطفیٰ“ اور مولانا عبد السمیع صاحب میلاد شریف میں داخل ہونے والی بدعات و خرافات کو روک رہے ہیں۔ میلاد کو نہیں روک رہے مگر طاں جو زفس نے آسمان سر پر اٹھالیا اور سوال کر ڈالا کہ

”کیا ملا محمد حسن رضا خانی بریلوی کے نزدیک مولوی عبدالسمیع اور مولوی محمد صادق ایڈیٹر
”رضائے مصطفیٰ“ گوجرانوالہ بھی وہابی دلیہ بندی ہے ادب گستاخ ہیں؟ کیا بات ہے مناظر
اسلام کی دانشمندی اور معاملہ فہمی کی پیچیدہ سے پیچیدہ مسئلہ اشارہ ابرو سے حل کر دیتا ہے۔
دیوبنداً بات ہے ایسے جاہل و احمق فضلاء تیار کرنے کے لئے اگر علم و استعداد کی یہی رفتار
رہی تو کسی سنی کو دیوبندیوں کے رد میں کوئی کتاب لکھنے کی ضرورت ہی نہ رہے گی۔

”رضائے مصطفیٰ“ گوجرانوالہ کے ایڈیٹر جناب مولانا محمد حفیظ نیازی صاحب ہیں
یہ لکھتا ہے مولوی محمد صادق ایڈیٹر ”رضائے مصطفیٰ“ گوجرانوالہ اور ”رضائے مصطفیٰ“ کو کبھی لکھتا
ہے ہفت روزہ، کبھی لکھتا ہے پندرہ روزہ بھلا جس کو اتنا علم اور شعور بھی نہ ہو جو یہ معلوم
کر سکے کہ ”رضائے مصطفیٰ“ ہفت روزہ ہے یا پندرہ روزہ اور اس کے ایڈیٹر مولانا محمد حفیظ
صاحب یا فخر اہل سنت حضرت مولانا الحاج ابو داؤد محمد صادق صاحب مدظلہ ہیں۔ وہ ان
اخبارات سے کوئی حوالہ کس طرح نقل کر سکتا ہے اور کس طرح سمجھ سکتا ہے

عید میلاد اور اکابر دیوبند | طاہر جوزف نے تو اپنے زعم باطل میں ”رضائے مصطفیٰ“
گوجرانوالہ و انوار ساطعہ کے حوالوں سے عید میلاد النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اور مغل مولود شریف کو ناجائز ثابت کرنے کی کوشش کی ہے مگر ہم بفضلہ تعالیٰ
عید میلاد و مولود شریف کا چوٹی کے اکابر دیوبند سے جواز ثابت کرتے ہیں۔

بانی مدرسہ دیوبند و حکیم الامت دیوبند | ”حضرت حکیم الامت تھانوی کی روایت
ہے۔ فرماتے تھے ایک صاحب نے

میرٹھ میں مولانا (نانوتوی) سے دریافت کیا کہ مولوی عبدالسمیع صاحب تو مولود شریف کرتے
ہیں آپ کیوں نہیں کرتے؟ ”ظہار دیوبند کی طرف سے اسی سوال کے جواب میں ہزار ہا
ہزار صفحات جس زمانہ میں شائع ہو رہے تھے عین ان ہی دنوں میں جماعت کے امام کبیر
دقاسم نانوتوی کی زبان سے یہ جواب بھی سنا گیا تھا کہ بھائی! انہیں مولوی عبدالسمیع صاحب

کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبت معلوم ہوتی ہے مجھے بھی اللہ تعالیٰ محبت نصیب کرے۔ (ص ۲۶۰ قصص الہادی ذی الحجہ ۱۳۵۶ھ)

حضرت تھانویؒ بھی فرماتے تھے، یہ جواب جب مولوی عید السیمع کے کانوں تک کسی طرح پہنچ گیا خود حکیم الامت سے کہنے لگے ”ایسے سے بھلا کوئی کیا لڑے۔“
(سوانح قاسمی جلد اول ص ۴۱۴)

عاجی امداد اللہ صاحب | حضرت (عاجی امداد اللہ صاحب اکابر دیوبند کے پیر و مرشد) سے کسی نے پوچھا کہ قیام مولود کیسا ہے۔ فرمایا مجھے تو لطف آتا ہے۔ (ارواح ثلاثہ ص ۲۲)

یاد رہے کہ حاجی امداد اللہ مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی جیسے اکابر دیوبند کے پیر و مرشد ہیں مگر رشید و خلیل آپ کے عقائد و مسلک سے منحرف ہو گئے تھے اور صاف کہتے تھے،
”حجت قول و فعل مشائخ سے نہیں ہوتی.... جناب حاجی (امداد اللہ) صاحب سلمہ اللہ کا ذکر کرنا سوالات شرعیہ میں بے جا ہے۔“

”فتاویٰ رشیدیہ جلد اول ص ۹۱ کتاب البدعات“
گویا آپ کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ صاحب کا عقیدہ و مسلک شریعت اسلامیہ سے مختلف تھا اور گنگوہی صاحب ان سے زیادہ عالم و وسعت نظر کے مالک اور علمی گہرائی کو جاننے والے تھے۔

مولوی اشرف علی تھانوی کا کاروباری عقیدہ | ”کاپنور میں مجلس میلاد قائم ہوتی ہے اور لوگ کھڑے ہو کر سلام پڑھتے ہیں میراجی جلتا ہے مگر بہر حال وہاں کاپنور میں قیام کرنا قریب بحال دیکھا اور منظور تھا وہاں رہنا کیونکہ دنیاوی منفعت بھی ہے کہ مدرسہ سے تنخواہ ملتی ہے۔“

لہذا میلاد و سلام میں تنخواہ کے لئے شامل ہوتے رہے، ”سیف یانی ص ۶۳-۶۴“
بتائیے مذہبی خودکشی کی ایسی بدترین مثال دنیا کے کسی بھی مذہب میں دیکھی آپ نے
تنخواہ کے لئے قیام و میلاد جائز ہو گیا۔

مولوی رشید احمد گنگوہی کی ڈانٹ ڈپٹ | جب دیوبندی قطب عالم مولوی رشید احمد
صاحب گنگوہی کو علم ہوا کہ اُن کا حکیم الامت
اور تھانوی صاحب کا پُر فریب جواب

میں شرکت کر رہا ہے انہوں نے سخت ڈانٹ پلائی اور اُن کو گنگوہ سے کانپور خط لکھایہ
بات مولوی رشید احمد گنگوہی کے سوانح نگار مولوی عاشق الہی میرٹھی دیوبندی نے خود ہی
کھول دی اس نے مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کا جوابی مکتوب شائع کر دیا۔ ملاحظہ ہو،

جواب مولوی اشرف علی تھانوی | ”یوالا خدمت بابرکت قدوة العرفان زبدة الفضل حضرت
مولانا رشید احمد صاحب دامت برکاتہم تسلیم بعد

تعلیم قبول باد والا نامہ شرف صدور لایا معزز فرمایا حضرت عالی کے ارشاد سے اس
عمل و مولود و قیام کے جو مقاصد علمیہ و عملیہ عوام میں غالب ہیں پیش نظر ہو گئے اور ارادہ
کر لیا کہ ہرگز ایسی مجالس میں شرکت نہ ہوگی اب یہاں (کانپور) کی حالت عرض کر کے
جواب کا انتظار ہے..... (مولود و قیام) کی پوری طرح مخالفت کر کے قیام و شوار ہے
گو اب بھی یہاں کے بعض علماء مجھے دہائی کہتے ہیں اور بعض بیرونی علماء بھی یہاں آکر
لوگوں کو سمجھا گئے ہیں یہ شخص (اشرف علی) دہائی ہے اس کے دھوکہ میں مت آنا.....
اب تین صورتیں محتمل ہیں ایک یہ کہ ایسے موقع پر کوئی حلیہ (دہانہ) کر دیا کروں گا مگر اس کا
ہمیشہ چلنا محال ہے۔ دوسرے یہ کہ صاف مخالفت کی جاوے مگر اس میں نہایت شور و
فتنہ ہے جس کی مدد نہیں دنیوی مفرت یہ ہے کہ اس میں جہلا و اہل سنت (عوام سے
ایذارسانی کا اندیشہ ہے۔ دینی مفرت یہ ہے کہ اب تک جو ان لوگوں کے (دھوکہ سے)

عقائد و اعمال کی اصلاح کی گئی ہے (دہابی بنایا ہے) سب بے اثر و بے وقعت ہو جائے گی اس بدگمانی میں کہ یہ شخص دہابی ہے اب تک پوشیدہ رہا۔ تیسری صورت یہ کہ یہاں کا تعلق ملازمت ترک کر دیا جاوے..... یہاں ربیع الاول و الآخر میں ان مجالس (مولود) کی زیادہ کثرت ہے..... الخ اشرف علی ازکا پور

۲۹۔ محرم ۱۳۲۵ ہجری

”تذکرہ الرشید علیہ اول ص ۱۳۵ و ص ۱۳۶“

یہاں سنی مسلمانوں کے لئے بھی لمحہ فکریہ ہے کہ یہ دہابی لوگ تنخواہ و ملازمت اور دہابیت پھیلانے کے لئے تفتیہ کرتے ہیں اور دھوکہ دینے کے لئے مولود و قیام تک بھی کر گزرتے ہیں۔

مسجد مدرسہ دیوبند میں مولود شریف

فرمایا کہ ایک مرتبہ میں دیوبند پڑھتا تھا وہاں ایک سیاح ولایتی صاحب آئے وہ حضرت حاجی محمد عابد صاحب سے جمعہ کی نماز پڑھانے کی اجازت لے کر منبر پر پہنچ گئے خطبہ شروع کیا چونکہ ربیع الاول کا زمانہ تھا خطبہ کے اندر مولود شریف شروع کر دیا ”ارواح ثلاثہ“ ص ۳۴۹

تحفۃ المقلدین کے نام پر دھوکہ منڈی

مصنف نے صفحہ ۸۹ پر پھر دوبارہ بیڈنا علامہ حضرت عظیم البرکت قدس سرہ العزیز کے والد گرامی کے نام سے ایک فرضی کتاب کو غلط منسوب کر کے بعض علماء اہل سنت کے فتاویٰ نقل کئے ہیں جس کی ابتداء غلط اور انتہا جھوٹ ہے نہ تو امام اہل سنت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے والد بزرگوار کا اسم گرامی مولانا تقی احمد خاں صاحب ہے، نہ ان کی دنیا میں تحفۃ المقلدین نامی کوئی کتاب ہے مولوی جوزف کہیں سے لاکر دکھا دے تو اس کو آنے جانے کے کرایہ کے علاوہ حسب حیثیت مبلغ دس روپیہ

انعام دیا جائے گا۔ ہم اس کی صداقت کا لوہا مان لیں گے۔
حقیقت یہ ہے کہ کانگریسی ایجنٹ نام نہاد شیخ العرب العجم حسین احمد اجدھیا
باشی نے کمال بے ایمانی سے یہ فرضی کتاب گڑھ ”الشہاب الثاقب“ میں اعلیٰ حضرت
علیہ الرحمۃ کے والد ماجد سے منسوب کی تھی اور آج سے بہت پہلے اعلیٰ حضرت قدس سرہ
خالص الاعتقاد صلیٰ پر اور علامہ اجل مولانا شاہ محمد اجل رضوی مفتی سنبھل مراد آباد
”رؤشہاب ثاقب“ ص ۵ پر اس کا رد فرما کر دیوبندیت کے ڈھول کا پول کھول چکے ہیں
جو کھیاں حسین احمد نے ماری تھیں یہ بد بخت حرام خوران کا خون چوس رہا ہے اور فرضی
کتابوں کے جھوٹے حوالے دے کر اپنا نامہ اعمال سیاہ سے سیاہ تر کر رہا ہے اور اس
نے صفحہ ۸۹ پر بعنوان ”احمد رضا خاں بریلوی کے والد ماجد علماء بریلوی کی نظر میں“ جو
سرخ جہانی ہے اس کی بے ایمانی و دھوکہ مندی کی عکاسی کرتی ہے۔ ہم مانتے ہیں
کہ صفحہ ۹۰ پر علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری رضوی مفتی اعظم پاکستان شیخ الحدیث دارالعلوم
حزب الاحناف لاہور صفحہ ۹۱ پر مولانا محمد عنایت اللہ صاحب اور اعلیٰ حضرت فاضل
بریلوی ص ۹۲ پر مولانا اقتدار احمد خاں گجراتی ص ۹۳ پر مجاہد ملت مولانا عبدالحامد بدایونی
علیہ الرحمۃ وغیرہ کے فتاویٰ رشید و خلیل، تھانوی و نانوتوی کے بارہ میں قطعاً حق ہیں
مگر ان کا اطلاق اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے والد ماجد پر نہ ہوگا یہ فتاویٰ فرضی بنیاد پر
لئے گئے ہیں نہ تحفۃ المقلدین نامی کتاب سیدنا اعلیٰ حضرت کے والد ماجد کی تصنیف
ہے نہ اس میں رشید احمد گنگوہی اور قاسم نانوتوی کو علماء دین مومنین صالحین صادقین
مانا گیا۔ جب بنیاد فرضی ہے تو فتویٰ کیسا۔ اور پھر سائل نے علامہ ابوالبرکات صاحب
وغیرہ حضرات کو جو استفتاء بھیجیا وہ بھی جعل سازی کی اعلیٰ دستاویز ہے۔ اس میں نہ
تحفۃ المقلدین کا ذکر نہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے والد ماجد کا نام ص ۸۹ کے استفتاء
میں مولانا مفتی احمد خاں صاحب مرحوم برکیٹ میں بند ہے یہ بعد میں لکھا گیا ہے۔

ورنہ علامہ سید ابوالبرکات صاحب اس سفید جھوٹ کا دامن چاک فرما کر دیوبندی دھوکہ منڈی کا چہرہ بے نقاب فرما دیتے۔ فرضی بنیاد پر ہم بھی اکابر دیوبند سے فتویٰ لے سکتے ہیں کہ ”کیا فرماتے علماء دین مفتیان شرع متین اس شخص کے بارے میں جو کہتا ہے سور کا گوشت مدرسہ دیوبند کے احاطہ میں کھانا جائز ہے“ اور بعد میں برکیٹ میں بند کر کے لکھ دیں۔ یہ بات مولوی قاسم نانوتوی نے تحفۃ المریدین مطبوعہ صبح صادق سیتا پور کے صفحہ ۹۸ پر لکھی ہے تو کیا سور کے حلال ہونے کے فتویٰ کا اطلاق جناب مولوی قاسم نانوتوی صاحب پر ہو جائے گا؟ پھر منقول از رسالہ ”صدائے حق“ ۱۳۴۷ء میں بھی مشکوک ہے یہ نہیں لکھا فلاں نمبر شمارہ فلاں ماہ فلاں صفحہ۔ الغرض ”صدائے حق“ کا حوالہ بھی غیر معتبر ہے۔ اور پھر جن اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے والد بزرگوار کا یہ بد باطن ملاں حوالہ دے رہا ہے وہ حضرت مولانا علامہ نقی علی خاں صاحب بریلوی قدس سرہ مولوی محمد احسن نانوتوی دیوبندی کی تہذیبہ الناس کے عقائد اپنانے کی بنا پر تکفیر فرما چکے ہیں چنانچہ مولوی محمد احسن نانوتوی دیوبندی خود لکھتے ہیں: ”مگر مولوی (نقی علی) صاحب نے براہ مسافر نوازی کوئی غلطی تو ثابت نہ کی اور نہ مجھے اس کی اطلاع دی بلکہ اول ہی کفر کا حکم شائع فرما دیا۔ اور تمام بریلی میں لوگ اسی طرح (کافر) کہتے پھرے..... مولوی نقی علی خاں اس تحریر سے بھی نہ مطمئن ہوئے ان کی رائے میں اثر بن عباس کی صحت قبول کرنے کے بعد مولانا محمد احسن نانوتوی منکر خاتم النبیین ٹھہرتے تھے اس لئے مولوی نقی علی خاں نے رام پور سے ایک فتویٰ منگوا یا جس کی رد سے ”تہذیبہ الناس“ کے عقائد اپنانے کے جرم میں (مولانا محمد احسن کی تکفیر مشہور کی گئی۔) (مولانا محمد احسن نانوتوی ص ۷۸)

یاد رہے اس کتاب کا تعارف مفتی محمد شفیع صاحب صدر دارالعلوم کراچی نے لکھا ہے مذکورہ حوالے سے ثابت ہوا کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے والد ماجد مولانا علامہ نقی علی خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نانوتوی صاحب کی تہذیبہ الناس کے مندرجات کی بنا پر تکفیر کرتے تھے تو

پھر طاں جوزف کس منہ سے کہہ رہا ہے کہ اعظم حضرت کے والد ماجد نانوتوی صاحب اور گنگوہی صاحب کو صالحین صادقین اور علماء دین مانتے تھے یہ صریح بہتان و افتراء ہے۔ جب اعظم حضرت قدس سرہ کے والد ماجد علیہ الرحمۃ نے نانوتوی و گنگوہی کو صالحین و صادقین تحریر کیا ہی نہیں تحفۃ المقلدین نامی ان کی کوئی تصنیف ہے ہی نہیں تو پھر ص ۸۹ تا ص ۹۵ جو علماء کے فتاویٰ شائع کئے ہیں ان کا اطلاق امام اہل سنت اعظم حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد گرامی پر ہرگز ہرگز نہ ہوگا اور یہ سارا کاروبار جھوٹ اور فریب کا ہے۔

طاں جوزف نے ص ۹۲ پر مفتی محمد حسین صاحب نعیمی کا بھی ایک فتویٰ نقل کیا ہے۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے ”جو افراد اپنے کو دیوبندی یا غیر مقلد کہتے ہیں اور سمجھتے ہیں وہ تمام کافر نہیں ہیں صرف وہ افراد کافر ہوں گے جو گستاخ اور بے ادب اور توہین سول صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتکب ہوئے ہیں جو دیوبندی توہین آمیز عبارات کو پسند نہیں کرتے اور کوئی گستاخی اور توہین کے مرتکب نہیں ہوئے وہ کافر بھی نہیں ہیں اسی طرح جو دیوبندی توہین و گستاخی کی وجہ سے کافر ہو اس کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز ہے جو گستاخ نہیں ان کے پیچھے نماز جائز ہے واللہ اعلم بالصواب۔“

مفتی محمد حسین صاحب نعیمی کے اس فتویٰ کے مقابلہ میں طاں جوزف نے ص ۹۵ پر اعظم حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کا ایک فتویٰ نقل کیا ہے جس میں نام بنام تصریح ہے کہ یہ سب کفار و مرتدین ہیں اور یہ کہ من شک فی کفره و عذابہ فقد کفر جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے الخ۔ طاں جوزف کو اس میں بظاہر تضاد نظر آیا کہ اعظم حضرت تو فرما رہے جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے اور مفتی صاحب کہہ رہے ہیں کہ جو گستاخی نہ کرے وہ کافر نہیں اس کے پیچھے نماز جائز ہے تو طاں جوزف کو جان لینا چاہیے مفتی محمد حسین صاحب نے اپنے فتویٰ میں یہ بھی تصریح کی ہے کہ ”جو دیوبندی توہین آمیز عبارتوں کو پسند نہیں کرتے“ (یعنی کفر سمجھتے ہیں) وہ کافر نہیں۔ مفتی صاحب کا مطلب

یہ نہیں ہے کہ جو دیوبندی خود تو توہین نہ کرے اور توہین کرنے والوں کو اپنا مقتدا و پیشوا تسلیم کرتا ہو وہ بھی کافر نہیں۔ ایسا ہرگز ہرگز نہیں۔ مفتی صاحب سے دوبارہ تحقیق کی جاسکتی ہے کہ جو شخص توہین کرنے والوں کو مسلمان اور اپنا امام و مقتدا سمجھے وہ مسلمان ہے یا نہیں؟ ان کا جواب یہی ہو گا کہ جو توہین کرنے والوں کو مسلمان اور اپنا پیشوا سمجھے وہ بھی کافر ہے اور ایسے کے پیچھے نماز باطل و مردود ہے۔ اعلیٰ حضرت اور مفتی صاحب کے فتویٰ میں کوئی تضاد نہیں۔ مصنف ”سیف شیطانی“ نے علماء اہل سنت خصوصاً امام اہل سنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے فتاویٰ مبارکہ اس انداز سے پیش کیے ہیں جیسا کہ علماء اہل سنت بلاوجہ کسی کی تکفیر کرتے ہیں۔ کاش کہ مصنف میں دیانت ہوتی اور وہ اپنے اکابر کی تحذیر الناس ”حفظ الایمان“ ”براہین قاطعہ“ ”صراط مستقیم“ تقویت الایمان کی گستاخانہ عبارات بھی نقل کر دیتا تو ظاہر ہو جاتا کہ فتاویٰ تکفیر کی وجہ کیا ہے۔

قارئین کرام! دیوبندی گستاخانہ عبارات کی تفصیل دیکھنے کے لئے رسالہ حسام الحرمین ”المکوبۃ الشہابیہ“ ”منظرہ بریلی“ ”روشہاب ثاقب“ ”طیب البیان“ ”تقویت الایمان“ اور ہماری کتاب ”تہر خدائے دیوبند“ کا مطالعہ کریں۔

جس قدر دردنگوئی اور دجل فریب کا وافر کوڑہ
رضا خانی کلمہ شریف کا افتراء

بھی اس سے محروم رہا ہو اور کچھ نہیں تو ص ۹۶ پر بڑے طمطراق اور قطعی وثوق و اعتماد سے (معاذ اللہ) لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ کو بریلویوں کا رضا خانی کلمہ شریف قرار دے ڈالا۔ بلاشبہ دیوبند و غابازی ویسے ایمانی کامرکز ہے۔ ملاں جوزف نے یہ حقیقت کا منہ چڑھاتے ہوئے اور دیوبندی کلمہ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ پر علماء اہل سنت کے مواخذہ کے جواب میں محض بدلہ لینے کی نیت سے لکھا ہے۔ قارئین کرام! غور کریں کہ اس ذلیل مصنف میں کتنی بے حیائی ہے۔ سرخی لکھتا

ہے۔ ”رضا خانی کلمہ شریف“ اور حوالہ دیتا ہے ”فوائد فریدیہ کا۔“ اول تو یہ کہ ہم ہسنت تو اس کلمہ کو کلمہ طیبہ نہیں سمجھتے نہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کسی کتاب میں مذکور و منقول اور نہ ہمارا اس پر ایمان بلکہ یہ ظاں اپنے قول سے ایک غیر کلمہ کو کلمہ شریف قرار دے کر خود اپنے اصول سے کافر ہوا کیونکہ چشتی رسول اللہ جب کلمہ نہیں ہے تو اس کو کلمہ شریف قرار دینا سراسر گمراہی ہے۔ دوم یہ کہ اس عنیدہ نیرشید نے اس کو فوائد فریدیہ ص ۸۳ سے نقل کیا ہے اور فوائد فریدیہ اعلیٰ حضرت علامہ امام احمد رضا فاضل بریلوی تہ سمرقند کی تصنیف نہیں ہے بلکہ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب علیہ الرحمۃ کی تصنیف ہے اور خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ کو یہ شخص خود بھی ولی کامل سمجھتا اور رحمۃ اللہ علیہ لکھتا ہے۔ ملاحظہ ہو:

”لیکن پاک سنی تنظیم کے صدر توذیرہ غازی خاں سے بیٹھے ہوئے کوٹ مٹھن کے برگزیدہ انسان اور اپنے مسلم شدہ ولی خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کیا کیا حملے کر رہے ہیں“ (”سیف شیطانی“ ص ۵)

اور لکھتا ہے ”ص ۴ پر خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کا تصنیف شدہ سلسلہ شریفہ“ (”سیف شیطانی“ ص ۹)۔

جب خواجہ صاحب معاذ اللہ چشتی رسول اللہ کے قائل ہیں اور یہ اس کلمہ کو ناجائز سمجھتا ہے تو پھر حضرت خواجہ کو برگزیدہ انسان ولی کامل اور رحمۃ اللہ علیہ لکھنے کا کیا مطلب ہے؟ ایک شخص پر نیا کلمہ گھڑنے کا افتراء بھی کیا جا رہا ہے۔ چشتی رسول اللہ کہنے کا الزام بھی لگایا جا رہا ہے لیکن اس کو برگزیدہ انسان ولی کامل اور رحمۃ اللہ علیہ بھی لکھا جا رہا ہے؟

حقیقت حال کی وضاحت | حقیقت یہ ہے کہ اکابر و اصحاب دلیوبند و دیوبندیوں کے جدید نام نہاد کلمہ لا الہ الا اللہ شریف علی رسول اللہ

marfat.com

Click For More Books

جس پر خود دیوبندی حکیم الامت تھانوی صاحب نے اپنے اس کلمہ پڑھنے والے مرید کو یوں کہہ کر حوصلہ افزائی کی تھی کہ ”اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے“ (الامداد تھانہ بھون) پر علماء اہل سنت کے محققانہ اعتراضات کی یلغار سے تنگ آچکے تھے اس لئے انہوں نے بوکھلاہٹ کے عالم میں جوابی طور پر یہ کلمہ بعض اہل حشیت سے نقل کر کے اس کو رضا خانی کلمہ شریف قرار دیا حالانکہ فوائد فریدہ میں حشیتی رسول اللہ کی وضاحت و تصریح بھی ہے اس کو ملاں رحمانی ہضم کر گیا صرف یہ الفاظ نقل کر دیے جو اس کی دھوکہ منڈی کے لئے مفید تھے اور پھر خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ پر بھی کیا اعتراض ہے جبکہ یہ کلمہ اپنی تفصیل کے ساتھ ”فوائد السالکین“ ملفوظات خواجہ قطب الدین بختیار کاکی مرتبہ خواجہ بابا فرید الدین گنج شکر میں موجود ہے۔

گھر کی شہادت دیوبندی وہابی فرقہ کے ایک اور ملاں جوزف کے ہم فرقہ مصنف ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی اپنی ایک تازہ تصنیف ”توحید خالص“ پہلی قسط گھر کے چراغ کے صفحہ ۸۰ پر اسی حشیتی رسول اللہ کی حقیقت یوں بیان کرتے ہیں:-

”خواجہ فرید الدین گنج شکر بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کی محفل میں مختلف قسم کے ذکر ہو رہے تھے..... ایک مرتبہ شیخ (خواجہ معین الدین حشیتی) کی خدمت میں حاضر تھا اور اہل صفہ بھی موجود تھے اولیاء اللہ کا ذکر ہو رہا تھا کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور بیعت کے لئے پابوسی کی آپ (خواجہ معین الدین حشیتی) جمیری علیہ الرحمۃ نے اُس کو بٹھالیا اُس نے عرض کی کہ میں مرید ہونے آیا ہوں فرمایا ”جو کچھ ہم کہیں گے کرے گا اگر یہ شرط منظور ہے تو بیشک میں مرید کروں گا۔“ اس نے کہا جو کچھ آپ کہیں گے وہی کروں گا۔ آپ نے فرمایا تو کلمہ اس طرح پڑھتا ہے

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایک بار اس طرح پڑھ لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ
چونکہ وہ) راسخ العقیدہ تھا اس نے فوراً پڑھ دیا خواجہ (معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ) نے
اس سے بیعت لی اور بہت کچھ غلٹ عطا کی اور فرمایا میں نے فقط تیرا امتحاں لیا تھا
کہ تجھ کو محمد سے کس قدر عقیدت ہے ورنہ میرا مقصود یہ نہ تھا کہ تجھ سے اس طرح کلمہ
پڑھواؤں میں کون اور کیا چیز ہوں میں ایک ادنیٰ بندگان و غلامان محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے ہوں حکم وہی ہے جو تو اقل سے کہتا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اس بات سے تری صدق عقیدت معلوم ہوئی اب تو میرا مرید صادق ہوا۔
”قوائد السالکین“ ص ۱۲۶ و ص ۱۲۷

مولوی سرفراز گلہڑوی کی شہادت | ملاں جوزف کے ایک اور ہم ذوق و ہم عقیدہ
دلیوبندی و ہابی مصنف مولوی سرفراز گلہڑوی

صاحب لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ کی صفائی پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:
”حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ المتوفی ۷۵۲ھ کی سوانح
عمری ملقب بہ انوار خواجہ میں مذکور ہے کہ ایک شخص حضرت خواجہ صاحب کی خدمت
میں مرید ہونے کے واسطے حاضر ہوا۔ آپ نے اس کے سامنے وہی شرط پیش کی جو حضرت
شبلی نے اپنے مرید کے سامنے پیش کی تھی۔ اس شخص نے وہ شرط قبول کی تو آپ نے
فرمایا کہ پڑھو لا الہ الا اللہ معین الدین رسول اللہ اس نے پہلے انکار کیا لیکن جب
دیکھا کہ اس شرط کے بغیر بیعت محال ہے تو جبراً و قہراً اس نے لا الہ الا اللہ معین
الدین رسول اللہ پڑھا اس کے بعد خواجہ معین الدین صاحب نے ارشاد فرمایا کہ یہ محض
تمہاری عقیدت مندی کا امتحاں تھا عقیدہ وہی رکھنا جو تمہارا تھا۔ میں تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ادنیٰ غلام ہوں (محصلہ) ارشاد والا خیار ص ۵۴
(عبارت اکابر صفحہ ۲۵۵ و صفحہ ۲۵۶ از مولوی سرفراز خاں گلہڑوی دلیوبندی)

marfat.com

Click For More Books

کس قدر ظالم ہے یہ دیوبندی قائل جو زنف! واقعہ کیا ہے کیا بنا دیا گیا منقول ہے
”قوائد فرید“ یہ خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ ”قوائد السالکین“ میں حضرت خواجہ معین الدین جمیری علیہ الرحمۃ
و حضرت خواجہ بختیار کالی و حضرت بابا فرید الدین گنج شکر قدس سرہم نے ذمہ لگایا جا
رہا ہے اعلیٰ حضرت علامہ امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے یہ کس قدر ظلم اور ستم ظریفی
اور بدترین قسم کا سفید جھوٹ ہے کیا اس خرافات والزام تراشی و بہتان طرازی کی زور
حضرت خواجہ معین الدین چشتی حضرت بابا فرید الدین گنج شکر حضرت خواجہ قطب الدین
بختیار کالی قدس سرہم پر نہیں پڑتی؟ کیا دیوبندی قوم میں رتی برابر بھی دیانت ہے
حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ پر بھی کیا الزام جبکہ وہ واقعہ کے بعد فرما رہے ہیں کہ یہ
تمہاری عقیدت مندی کا امتحان تھا۔ میں کس لائق ہوں ادنیٰ غلام و بندگان محمد رسول اللہ
ﷺ سے ہوں اور یہ کہ فرمایا عقیدہ وہی رکھنا جو تمہارا تھا یعنی لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ۔

اس عنوان کے تحت غائب و کذاب مصنف اور جاہل مناظر
رضا خانی درود شریف | نے مولانا شاہ علامہ محمد عارف اللہ صاحب قادری کے شجرہ
طیبہ کے حوالہ ایک درود نقل کیا ہے ہم کہتے ہیں یہ بھی تھانوی درود کا بدلہ لینے کے لئے
لکھا گیا اور یہ علماء اہل سنت کی مار سے بچنے کا ایک ذریعہ ہے مولانا شاہ علامہ عارف اللہ
صاحب قادری کے نام گرامی سے شائع شدہ درود کوئی نیا درود نہیں بلکہ وہی پرانا درود ہے
اور باقی دُعا ہے اور اس کا ترجمہ یہ ہے ”اے اللہ درود و سلام اور برکت بھیج حضور ﷺ پر اور آپ کے آل و اصحاب اولیاء پر اور اپنے عبد ضعیف محمد عارف اللہ قادری
پر“ ہر ذی علم جانتا ہے کہ حضرات اولیاء و علماء پر تبعاً اس کا اطلاق ہوتا ہے اور یہ جائز ہے
ہر کوئی دعا کے اختتام پر کہتا ہے ﷺ اللہ تعالیٰ علی خیر خلقک سیدنا محمد و آلہ و صحابہ اجمعین۔
یہاں بھی آل و اصحاب پر تبعاً و ضمناً درود دعا ہے ورنہ درود و سلام مستقلاً انبیاء و رسل

علیہم السلام کے ساتھ خاص ہے۔ اور اگر مولانا شاہ عارف اللہ صاحب مدظلہ کا تحریر فرمودہ درود واقعی غلط ہے تو پھر اس کو درود شریف لکھ کر ملاں جو زلف بھی گمراہ دسے دین ہوا۔ بہر حال یہ کوئی قابل مواخذہ بات نہیں البتہ دیوبندی تھانوی درود واقعی قابل ملامت ہے جو یہ ہے ”اللھم صل علی سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی“

”الامداد تھانہ بھون بابت ۸۔ صفر ۱۳۳۲ھ“

یہ ہے نیا تھانوی دیوبندی درود جو تبعا نہیں بلکہ مستقلا ہے جس میں تھانوی دیوبندی حکیم الامت کو سیدنا ونبینا تک کہ گیا ہے۔ ملاں جو زلف اپنی بلاؤں دوسروں کے سر ڈال کر اپنا نامہ اعمال سیاہ کر رہا ہے اور بے دریغ جھوٹ پر جھوٹ بکتا چلا جا رہا ہے اور قطعاً شرم و حیا عکس نہیں کرتا۔

آخری وصیت | ”سیف شیطان کے صفحہ ۹۷ پر سیدنا امام اہل سنت سرکار اعظم حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک وصیت نقل کی ہے وہ یہ ہے

”میرا (احمد رضا خاں بریلوی) دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے اللہ توفیق دے“ (دمایا شریف ص ۹)

ملاں جو زلف نے اپنی خمیٹ فطرت سے مجبور ہو کر غیظ و روح کی تسکین کے لئے امام اہل سنت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کی یہ وصیت تو نقل کر دی لیکن جرات لب کشائی نہ ہوئی کسی معقول دلیل سے اس کا مدلل رد نہ کر سکا یہیں سے اس جاہل کی علمی بے بضاعتی آشکارا ہے۔ بہر حال یہ کوئی نیا اعتراض نہیں ہے۔ آج سے بہت پہلے دیوبندی وہابی مناظر یہ اعتراض کر چکے ہیں ۱۳۵۲ھ میں بریلی شریف کے عظیم مناظرہ میں دیوبندی سلطان المناظرین مولوی منظورہ سنہلی نے بھی یہ اعتراض کیا تھا اور محدث اعظم پاکستان امام المناظرین مولانا محمد سرور احمد صاحب قدس سرہ سے ذلت آمیز شکست اور عبرتناک مار کھائی تھی ملاحظہ ہو رد و نیداد مناظرہ بریلی اور ۱۳۵۲ھ میں باغ لانگے خاں طتان میں اور پھر درعی ضلع عظیم گڑھ

میں ۱۳۵۳ھ میں شیرِ بیشہ اہل سنت مولانا محمد حشمت علی خان صاحب رضوی قدس سرہ اور مولوی منظورہ سنبھلی کے درمیان مناظرہ ہوا۔ دونوں جگہ متذکرہ بالا وصیت پر بحث ہوئی۔ اور دیوبندی وہابی مناظر کو بُری طرح مار کھانی پڑی تفصیل ”رویداد مناظرہ اوری و مناظرہ طنان سے معلوم ہو سکتی ہے۔ اسی طرح گزشتہ سال ”دھماکہ“ نامی کتاب میں بھی اس وصیت کو موضوع بحث بنایا گیا اس کا مدلل و مفصل و مسکت جواب فقیر راقم الحروف نے ”قبرِ خداوندی بردھماکہ دیوبندی“ میں عرض کیا ہے لیکن یہ ڈھٹائی اور بے شرمی ہے کہ کٹے ہوئے اعتراضات اور پٹے ہوئے سوالات پھر کئے جا رہے ہیں جو مکھیاں مولوی منظورہ سنبھلی اور مرتضیٰ حسن در بھنگی چاند پوری وغیرہ نے ماری تھیں انہیں کا جنازہ ملاں جوزف سر پر اٹھانے پھر تا ہے کہ میں بھی ایک بقلم خود مناظر ہوں۔ بہر حال اس وصیت پر دیا بند یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت نے فرمایا میرا دین و مذہب ”علائکہ یہ بد بخت غور کریں تو اسی میں جواب ہے کہ جو میری کتب سے ظاہر ہے“ بس جواب ہو گیا۔ امام اہلسنت کی تصانیف مبارکہ کو دیکھ لیا جائے قرآن و حدیث کے خلاف کچھ نہ ملے گا اور اعلیٰ حضرت نے اپنی کتب کی تخصیص اس لئے فرمائی کہ اس دور میں ہر بے دین قرآن و حدیث کا نام لیتا ہے اس لئے دیا بند وہابیہ روافض و قادیانیہ کی کتب نہیں بلکہ میری کتب کا مطالعہ کرنا یہی صحیح مذہب ہے اور قرآن و حدیث کے مطابق ہے۔ اگر کسی دیوبندی میں جرأت اور استعداد و قابلیت ہے تو وہ ثابت کرے کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی فلاں بات ”قرآن مجید“ و حدیث حمید کے منافی ہے۔

احادیث صحیحہ میں ہے کہ قبر میں منکر و کبیر آکر سوال کرتے ہیں ”من ربک“ تیرا رب کون ہے۔ ”ما دینک“ تیرا دین کیا ہے۔ ”مردہ“ دوسرے سوال کے جواب میں کہتا ہے ”دینی الاسلام“ یعنی میرا دین اسلام ہے۔ تو ان احادیث سے میرا دین کہنا ثابت ہوا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ میرا گھر اہل دین خود ساختہ دین۔ اعلیٰ حضرت نے ازراہ محبت یہ فرمایا کہ میرا دین۔

جیسا کہ کہتے ہیں میرا رب۔ میرا رسول تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس کا خود ساختہ رب یا خود ساختہ رسول بہر حال اعلیٰ حضرت کی اس وصیت میں کوئی شرعی خرابی نہیں ہے۔ اور اس وصیت کے بارے میں مولوی ضیاء احمد دیوبندی دہلوی اپنی کتاب "التحقیق المحیب فی بیان انواع التثویب" ص ۲۱ پر لکھتے ہیں اور وصیت کنندہ مصاب اور اس کی وصیت عین شریعت ہوگی پھر اسی صفحہ ۱۲ پر ہے "متبع وصیت مذکورہ عند اللہ مصاب و مشاب ہے" اس جواب پر دیوبندی مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کے مدرس مولوی عبداللطیف صاحب سہارنپوری کی تصدیق بھی موجود ہے۔ ملاں جوزف کو گھر کی خبر لے کر اعتراض کرنا چاہیے۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی اس وصیت کے ذیل میں یہ لایا یعنی بکواس ہے کہ "یعنی کھانے میں بنی اسرائیل کی اقتداء اور جہاد میں ان سے بھی آگے کہ اپنے والد مولانا نقی احمد مرحوم مغفور کو دیوبندی دہلوی اور کافر اور ان کے نکاح اولاد ولد الزنا محروم الارث تک کافوتی دیئے بغیر نہ رکھے۔ ولد الشیطان کی یہ شیطانی بکواس بھی علم و تحقیق کا کوئی حصہ ہے مولانا سیدی نقی علی خان صاحب قدس سرہ کے خلاف کہاں یہ ناپاک فتویٰ ہے؟ اور مولانا نقی علی خان صاحب قبلہ قدس سرہ نے کس کتاب میں کس جگہ پر پریشی کٹھ پتلی تھانوی دیوبندیوں کے خود ساختہ قطب عالم نارسید اور نافرمانی قاسم کو صالحین و صادقین قرار دیا ہے؟ بیج ہے دیوبند جھوٹوں اور کذابوں کا مرکز ہے۔ ملاں جوزف نے کھانے اور جہاد کا نام بھی لیا ہے تو بتائیے کیا دیوبندی کچھ نہیں کھاتے کتے اور کپورے تک تو چیٹ کر جاتے ہیں اور ثواب قرار دیتے ہیں ملاحظہ ہو فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۳ ممکن ہے ملاں جوزف کھانے کا قائل نہ ہو اور حسین احمد ابودھیا ہاشمی کے ہندو آقاؤں کی طرح مرن برت کا قائل ہو۔ الغرض اس قسم کی بے تماشہ لالینی بکواس اور بکثرت الزامات کے باوجود ملاں جوزف اہل سنت و جماعت کو اس شعر کے مصداق قرار دیتا ہے :

marfat.com

Click For More Books

۱۔ وضع میں تم ہوں نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شر مائیں یہود
اس میں ملاں جوزف نے یہ مسلمان ہیں کہہ کر اہل سنت کو تسلیم کر لیا ہے
اور اس کے باوجود وہ جو بکواس کرتا ہے وہ شیطانی فیض ہے۔
اپنے کذاب ہونے کا اقرار | کہتے ہیں جھوٹے آدمی کا حافظہ بہت کمزور ہوتا ہے
یہی حال جوزف شیطانی کا ہے۔ ص ۹ پر لکھا ہے

”رضا خانی خدا“ اس کے ذیل میں ہے۔

فرید با صفا ہستی محمد مصطفیٰ ہستی

چہا گویم چہا ہستی خدا ہستی خدا ہستی

ان اشعار کا صحیح مفہوم سمجھے بغیر ”رضا خانی خدا کی سُرخ جہادی لیکن چونکہ یہ جھوٹا ہے
پر لے درجہ کا کذاب ہے حافظہ کمزور ہے اس کو یاد نہیں رہا۔ اس بد بخت نے ص ۲۹ پر
لکھا تھا ”احمد رضا خاں بریلویوں کے خدا ہیں“ ملاحظہ ہو ”سیف شیطانی“ ص ۲۹۔

قارئین کرام! غور فرمائیں اس کیلئے کذاب کی کوئی بات صحیح بھی ہے۔ کیا یہ مردود عالم
کہلانے کا مستحق ہے؟ کیا یہ حقیقت نہیں کہ یہ دیدہ و دانستہ دوسروں کے خلاف بلا ثبوت
دلیل بکواس کر کے اپنے اکابر کی بگڑیاں اچھلوانا چاہتا ہے کیونکہ آسمان پر تھوکا ہوا منہ
پر آکر پڑتا ہے۔

صفحہ ۹۸ پر لکھا ہے ”ایک شخص نے حضرت بایزید بسطامی کو بیت اللہ کے طواف
کے لئے کہہ مقررہ جا رہے تھے فرمایا کہ اگر بیت اللہ کا طواف کرنا ہو تو مکہ معظمہ جاؤ اور اگر
خدا کا طواف کرنا ہو تو میرا طواف کرلو“

اگرچہ حوالہ نام تمام و خیانت شدہ ہے۔ ہم اس پر مختصر عرض کریں گے کہ اہل اللہ کے
کلام کو سمجھنا جاہل و مجہول ملاں جوزف کے بس کا رنگ نہیں۔ ممکن ہے اُن بزرگ کی مراد یہ ہو

”کہ قرآن مجید میں ہے **وَنَحْنُ اقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ** یعنی اللہ تعالیٰ شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ طوائف چکر لگانے کو کہتے ہیں اس اعتبار سے انہوں نے ایسا کہا ہوگا اور پھر قائل جو زلف خود اپنی سیف شیطانی کے صفحہ ۲۶ پر تسلیم کرتا ہے:

”بےینہ اسی طرح وجد و ذوق اور سکر کی حالت میں اگر کوئی شخص چند کلمات کسی کی طرح

میں کہہ بیٹھے یا فرط محبت میں ایسے الفاظ نکل جائیں جو کہ ظاہری طور پر شریعت کے خلاف معلوم ہوں تو اقول اس کی تاویل کر لی جائے گی اگر تاویل نہ ہو سکے تو پھر قائل کا اعتقاد پوچھا جائے گا اور وہ ظاہر معنی کا مستعد نہیں ہے تو پھر اس پر حکم تکفیر عائد نہ ہوگا“

کیا قائل جو زلف نے اپنے اکابر کے اقوال کی تاویل کا ہی ٹھیکہ لیا ہوا ہے وہ حقیقی

اولیاء اللہ اور مشائخ کرام کے اقوال کی تاویل نہیں کر سکتا! قائل جو زلف نے اپنی اسی کتاب کے ص ۶۳ و ۶۴ پر فقیر راقم الحروف کے متعلق لکھا ہے کہ وہ ظاہر کی عبارت کو

کس طرح سمجھ سکتا ہے۔ جب اس کا یہ قول ہے کہ ہم دیوبندی قائل کی عبارت نہیں سمجھ سکتے تو پھر یہ خود بتائے کہ کیا وہ خود حضرت بابر بدایونی علیہ الرحمۃ جیسے باکمال بزرگ اور

آپس کے ہم عصر اکابر اولیاء اللہ کے عارفانہ اقوال کو کیسے سمجھ سکتا ہے! اور اس شیخ علیہ الرحمۃ نے تو حضرت بابر بدایونی علیہ الرحمۃ کو بیت اللہ کے طواف کے لئے کو معطر جانے کو

فرمایا۔ لیکن دیوبندی مولوی محمود الحسن کہتے ہیں کہ شریف سے نارشید گنگوہی کے وطن گنگوہ چلو۔ اپنے مرثیہ میں لکھتے ہیں:

۔ پھر میں سٹلے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا راستہ

جو رکھتے اپنے سینوں میں ستھ خلاق و شوق عرفانی

بتائے کعبہ میں کس چیز کی کمی تھی! کیا وہاں عرفانی ذوق و شوق پیدا ہونے کا روحانی

سامان نہ تھا؟ اور پھر دیوبندی تو مولوی رشید احمد گنگوہی جی کو اپنا دینی دایمانی قبلہ و کعبہ مانتے ہیں۔ محمود الحسن بے ہند کا نعرہ مار کر لکھتا ہے:

marfat.com

Click For More Books

ۛ ہمارے قبلہ و کعبہ ہو تم دینی و ایمانی
”مرثیہ گنگوہی“ ص ۱ از محمود الحسن شیخ دیوبند
یہ ہے دیوبندیوں کے شیخ کی جرأت کہ مسلمانوں کے دینی و ایمانی قبلہ و کعبہ کی جگہ
گنگوہی کو اپنا قبلہ و کعبہ بنالیا۔ حالانکہ وہ گنگوہی سختی سے منع بھی کر گیا تھا۔
ملاحظہ ہو:

حضور علیہ السلام کو قبلہ و کعبہ کہنا مکروہ تحریمی و منع ہے۔

سوال :- قبلہ و کعبہ یا قبلہ دارین کعبہ کو نین یا قبلہ دینی و کعبہ دنیوی..... یا مثل
ان الفاظ کے القاب و آداب..... کسی کو تحریر کرنے جائز ہیں یا نہیں؟ حرام ہے یا غیر حرام؟
مکروہ تحریمی یا تنزیہی؟

الجواب :- ایسے کلمات مدح کے کسی کی نسبت کہنے اور کہنے کو مکروہ تحریمی (قریبی) ہیں
ہیں لقولہ علیہ السلام ”انظرونی الحدیث رواہ البخاری والمسلم جب زیادہ مدشان نبوی سے
کلمات آپ کے واسطے ممنوع ہوئے تو کسی دوسرے کے واسطے کس طرح درست ہو سکتے
ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم (رشید احمد گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۴۴)
مقام غور و فکر ہے کہ جو چیز نبی علیہ السلام کے لیے مکروہ و ممنوع تھی وہ مولوی رشید
احمد گنگوہی کے لئے عین لہان و اسلام کیسے بن گئی بلکہ محمود الحسن نے رشید گنگوہی کو دینی و
ایمانی قبلہ و کعبہ قرار دے دیا۔ دیوبندیوں کو چاہیے کہ کعبہ شریف کی بجائے رشید گنگوہی
کی قبر کا حج کیا کریں۔

مصنف ”سیف شیطانی“ نے ص ۹ پر پھر دوبارہ ”ہفت اقطاب“ کے اشعار
نقل کئے حالانکہ ان کا جواب ہو چکا ایک چیز کے بار بار ادا دوسے کیا حاصل؟

حضرت حسین بن منصور رافضیؒ لکھتا ہے ”ایک شخص نے حضرت (حسین بن منصور)
کو کہا اے حسین بن منصور تو پیغمبر ہوئے کا دعویٰ

کرتا ہے حضرت حسین نے فرمایا افسوس ہے تجھ پر میری قدر کم کر دی میں تو خدائی کا دعویٰ کرتا ہوں ص ۹ ”سیف شیطانی“

یہ عبارت بھی ناگہل و ناگہان نقل کر کے دھوکہ دیا ہے اور پھر اس کے حوالہ کے طور پر ”قائد فرید“ یہ کام لکھا ہے جو حضرت خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ کی تصنیف ہے جن کو ملاں جوزف برگزیہ انسان (ولی کامل) مانتا اور محمد اٹھ علیہ کتبہ ہے ملاحظہ ہو ص ۵، ۶ و ص ۷۔

اس کے علاوہ مذکورہ بالا الفاظ بھی ذو معنی ہیں قائل کو کفر سے بچایا جائے گا اور الفاظ کو غیر کفریہ معنی پر محمول کیا جائے گا حضرت حسین بن منصور نے فرمایا افسوس ہے تجھ پر میری قدر کم کر دی میں تو خدائی کا دعویٰ کرتا ہوں۔ یعنی افسوس تو اس لئے کہ نبی کہنے سے آپ کی

قدر اس لئے کم ہوئی کہ پیغمبری و نبوت کا دعویٰ کرنے والا مرتد ہو جاتا ہے۔ ایک ولی پر جب یہ الزام لگایا جائے کہ آپ پیغمبری کا دعویٰ کرتے ہیں تو وہ یہی فرمائے گا میری قدر کم

کر دی یعنی معاذ اللہ میں ایسا کہوں تو ولایت ختم اور مرتد ہو جاؤں۔ باقی رہا میں خدائی کا دعویٰ کرتا ہوں تو مطلب یہ کہ میں خدائی (مخلوق) سے ہوں جیسے کہا جاتا ہے خدا کی خدائی میں کوئی

بھی شخص حضور علیہ السلام سے افضل و اعلیٰ و برتر و بالا نہیں خدائی بمعنی مخلوق محمول کیا جائے گا۔ اور اس میں کوئی خرابی نہیں ہے۔ لہٰذا یعنی وہ بے معنی اعتراض سے کیا حاصل؟

اپنے منہ کا فر | اسی طرح صفحہ ۹۸ پر ملاں جوزف نے لکھا ہے حضرت حسین نے فرمایا میں حق (خدا) ہوں۔ یہاں ملاں نے حق سے مراد خدا الیہ ہے اور لفظ

خدا بطور وضاحت برکیٹ میں اپنی طرف سے بند کیا ہے لیکن اس احمق نے خود صفحہ ۹۷ ”سیف شیطانی“ پر لکھا ہے علامہ حق (علامہ دیوبند)۔ یہاں ملاں جوزف علامہ دیوبند کو

علامہ حق (خدا) کہہ کر اپنے منہ کا فر ہوا۔

کافر ہوئے جو آپ تو میرا قصور کیے
جو کچھ کیا وہ تو نے کیا بے خطا ہوں میں

marfat.com

Click For More Books

مٹاں جی نے احمد نافی جامی زندہ فیل کے حوالہ سے یہ بھی لکھا ہے کہ آپ نے فرمایا۔
”ہم خدائے ذوالجلال اور پاک ذات ہیں۔“ فیوضات فریدیہ ترجمہ فوائد فریدیہ ص ۹۔
ہم خدا کی ذات ہیں۔ ص ۹ فوائد فریدیہ کا ترجمہ فیوضات فریدیہ۔“

ہم حیران ہیں جن بزرگ خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ نے ان اقوال کو مرتب کیا ان کو تو قوں
جو زب برگزیدہ انسان مانتا اور رحمۃ اللہ علیہ لکھتا ہے اور ظاہری الفاظ کو بطور اعتراض نقل کر
رہا ہے۔ مصنف ”سیف شیطانی“ یہ بتائے کہ احمد نافی جامی زندہ فیل یہ کہہ کر کافر ہوئے یا
نہیں۔؟ مٹاں گول مول بات کیوں کرتا ہے۔؟ مٹاں جی ص ۲۶ پر تو ظاہری طور پر شریعت کے
خلاف باتوں کی تاویل کا قائل نظر آتا ہے لیکن یہاں خود معترض ہو رہا ہے اور تاویل کی گنجائش
ختم ہو جاتی ہے۔ کوئی اصول بھی ہے یا نہیں؟

سرسید کے متعلق فتویٰ | اس عنوان کے تحت ص ۹۹ پر بحوالہ انتظام المساجد چٹان

۱۔ جنوری ۱۳۶۳ء تا معلوم کس صاحب کا فتویٰ نقل کیا ہے
اور اس کا کیا مقصد ہے ہم نے تکفیری افسانہ میں اشرف علی صاحب تھانوی اور فہرہ کا شمیری
صاحب کے سرسید کے خلاف فتاویٰ اس لئے نقل کئے تھے کہ دیابنہ ہم اہل سنت پر
تکفیر کا الزام عائد کرتے ہیں لیکن حسب مرضی وہ خود بھی تکفیر کا مشغلہ اختیار کرتے ہیں اگر اس
نے ہمارے اکابر کا فتویٰ ”چٹان“ کے حوالہ سے نقل کیا ہے تو یہ اس کی بے وقوفی ہے۔
ہم اہل سنت پر تو دیابنہ تکفیر کا الزام عائد کرتے ہی ہیں لیکن ہم نے تکفیری افسانہ میں سرسید
پر دیابنہ کے جو فتاویٰ نقل کئے تھے ان کا مقصد یہ تھا اور ہم نے یہ ثابت کیا تھا کہ دیوبندی
بھی تکفیر کرتے ہیں اور کفر ارتداد و گمراہی کے فتوے دیتے ہیں۔

حقہ کے متعلق فتویٰ | ”سیف شیطانی“ صفحہ ۹۹ پر اس عنوان سے الخلفۃ علیہ الرحمۃ

کے مجموعہ فتاویٰ احکام شریعت کے حوالہ سے لکھا ہے۔
”جس نے حقہ پیایا گویا اُس نے کعبہ معظمہ میں اپنی ماں سے زنا کیا“ (تقلیناً) احکام شریعت ص ۲۸

حالکہ امام اہل سنت العظمت قدس سرہ کی اس کتاب میں اس قول کا رد ہے اور
اس میں قلیلاً کا لفظ مطبق ہے ہی نہیں۔ یہ اس کا ذاتی تصرف ہے۔ العظمت نے جس
بات کا رد فرمایا ہے وہی الزام آپ کے ذمہ لگایا جا رہا ہے۔ گویا اب دیوبندیوں کو یقین
ہو گیا ہے کہ دیوبندیت کا دفاع صرف اور صرف جھوٹ سے ہی ممکن ہے لعنة اللہ
علی الکاذبین۔۔۔ جھوٹے کی پہچان۔ مان نہ مان میں تیرا مہمان

باقی رہا حقہ پینے سے متعلق العظمت علیہ الرحمۃ کا مفوظ شریف سے حوالہ بتائیے
اس پر کیا اعتراض ہے؟ واصل لائیے۔ دیوبندی قطب عالم مولوی رشید احمد گنگوہی نے
”نئی فتاویٰ رشیدیہ“ ص ۱۳۳ پر حقہ پینا مباح لکھا ہے۔ دور بانی مدرسہ دیوبند مولوی محمد قاسم
نانووی صاحب تو دوسروں کو حقہ خود اپنے ہاتھ سے بھر کر پلاتے تھے۔ ملاحظہ ہو :
”سوانح قاسمی“ جلد اول ص ۱۶۵۔

مخدومہ کو عین سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا | ظاں جوزف نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
سے متعلق مدائق بخشش حصہ سوم سے متا

پر یہ شعر نقل کئے ہیں۔

تنگ و چیت ان کا لباس اور وہ جو بن کا اہسار
مکلی جاتی ہے تباہی کمرنگ لیکر یہ پٹا پڑتا ہے جو بن میرے دل کی صورت

کہ ہوئے جاتے ہیں جامہ سے بروں سینہ و بر

ان اشعار کا سہارا لیکر ظاں جوزف نے مختلف علماء اہل سنت خصوصاً العظمت فاضل
بریلوی علیہ الرحمۃ، قاتل المرتدین مولانا محمد حشمت علی خان صاحب، علامہ ابوالبرکات صاحب و
مولانا ابوالحسنات صاحب و مفتی احمد یار صاحب، مولانا محمد عمر صاحب، مولانا عبدالحامد
صاحب بدایونی۔ صاحبزادہ فیض الحسن صاحب، مولانا عنایت اللہ صاحب کے اہل خانہ
کے متعلق کئی خبروں کی زبان استعمال کی ہے اور لکھتا ہے کہ کیا بریلوی حضرات یہ برداشت کر

marfat.com

Click For More Books

ہیں گے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہمیں تو یہ بھی برداشت نہیں ہوگا کہ کوئی شخص مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی کی بیوی، رشید احمد گنگوہی صاحب کی والدہ، جناب اشرف علی تھانوی صاحب کی ہمشیرہ، حسین احمد کانگریسی، منظورہ سنہلی، مرتضیٰ حسن درہنگی چاند پوری، قاری طیب کے گھر کی تمام بہو بیٹیوں کو بازارِ حسن میں بٹھا دے۔ ہم تو اس ذلیل فعل کی مذمت کریں گے جہ جانیکہ کوئی اشرف علی جیسا مردِ ودیہہ عائشہ صدیقہ کی شانِ ارفع میں بازاری بکواس کے اس ذلیل الزام کے متعدد جواب ہیں:

اول تو یہ کہ عدالتی بخشش حصہ سوم نہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی اپنی تصنیف ہے نہ آپ کی حیات مبارکہ میں شائع ہوئی نہ آپ کے صاحبزادگان حجۃ الاسلام حضرت مولانا شاہ محمد حامد رضا خان صاحب قدس سرہ یا مفتی اعظم مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خان صاحب مدظلہ العالی میں سے کسی کے زیرِ اہتمام چھپی نہ یہ اشعار اعلیٰ حضرت کے اشعار نہ اعلیٰ حضرت و شہزادگان و علماء اہل سنت پر اس کی ذمہ داری ہے۔ ”عدالتی بخشش کے صرف دو حصے ہیں جو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی حیات مبارکہ میں شائع ہوئے حصہ سوم مولانا مفتی قاری محبوب علی خان صاحب مرحوم خطیب ممبئی نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے ۳۲ سال بعد ادھر ادھر سے اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا نعتیہ کلام اکٹھا کر کے کچھ اس میں دوسرے شعراء کا کلام ملا کر غالباً ۱۳۶۲ھ میں شائع کیا تھا ان کی غلطی یہ ہوئی کہ ایک وہابی پریس نابھہ شمیم پریس نابھہ کے مالکان سے معاملہ کیا۔ انہوں نے کتابت کا معاملہ بھی اپنے ذمہ لیا اور اس شرط پر چھاپنے کا وعدہ کیا ان کی غلطی یہ ہوئی انہوں نے بد مذہبوں پر طباعت و کتابت کے معاملہ میں اعتبار کیا لہذا ان کی غلطی سے یہ اشعار سیدہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہا کی مدح میں بے ترتیب شائع ہو گئے۔ ”عدالتی حصہ سوم کے غیر ذمہ دار و ناقابلِ اعتماد ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ یہ پتہ ہی نہیں کہ کون سی نظم کس کی ہے۔ اکثر مقامات پر لکھا ہے مقطع دستیاب نہ ہوا ملاحظہ ہو ص ۳۰ و ص ۳۱ و ص ۳۲ و ص ۳۵ و ص ۳۶ خود اس نظم کا بھی مقطع نہیں جس سے صاحب کلام کا پتہ نہیں چلتا۔ نیز

”حدائقِ سوم میں یہی نظم سے نمبر شمار باقاعدہ لکھا جا رہا ہے لیکن ص ۳۹ پر نظم کا نمبر ۱۹ ہے اس کے بعد ص ۳۹ پر جہاں یہ نظم ہے سرخی میں لکھا ہے ”یلمودہ نہ اس کا نمبر شمار ہے۔ اس سے ثابت ہوا یہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متعلق اشعار نہیں ہیں ”یلمودہ“ ہیں پولیس والوں نے غیر ذمہ دارانہ طور پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مدح کے اشعار کے بعد یہ کتابت کر دی ہے اور چھپ کر شائع ہو گئے حالانکہ وہاں ص ۳۹ پر اس نظم کی سرخی ہے ”یلمودہ“ اور اس کا نمبر شمار بھی نہیں اور پھر دیوبندیوں کے تو وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں تھی کہ ”حدائقِ بخشش“ حصہ سوم میں یہ شعر ہیں جب حصہ سوم شائع ہوا خود اہل سنت ہی کے ایک عالم خطیب مشرق مولانا علامہ مشتاق احمد صاحب نظامی ایڈیٹر ”پاسبانِ الہ آباد بھارت“ نے مولانا محبوب علی خان صاحب علیہ الرحمۃ کو اس غلطی پر متنبہ کیا اور ان کے خلاف سب سے پہلے مولانا مشتاق احمد نظامی (سنی برٹوی) ہی نے بمبئی کے ایک ہفت روزہ اخبار کی ۹۔ ذی قعدہ ۱۳۶۴ھ کی اشاعت میں مضمون دیا اور مولانا محبوب علی خان صاحب نے قبول حق کی ایک مثال قائم کرتے ہوئے اپنا غیر مشروط توبہ نامہ شائع فرما دیا اور ماہنامہ ”سنی“ لکھنؤ کے علاوہ اخبار ”انقلاب“ بمبئی میں بھی یہ توبہ نامہ ۱۰۔ جولائی ۱۹۵۵ء کو شائع ہوا حالانکہ ان کی غلطی صرف اتنی تھی کہ انہوں نے ”بجھ پولیس“ کے دباہیوں پر اعتماد کیا اور کتابت کی تصحیح صحیح طور پر نہ کر سکے۔ بتائیے علی الاعلان تو یہ افواہ اخبارات و رسائل کے ذریعہ توبہ کی اشاعت کے بعد مولانا محبوب علی خان صاحب پر شرعاً کیا الزام ہے؟ تعجب ہے کہ دیا بندہ آج تک اس ”حدائقِ حصہ سوم کو اپنے لئے دھوکہ کا ایک ذریعہ بنائے پھرتے ہیں اور دیدہ وائلہ ملام کو مغالطہ دیتے ہیں۔ ان اشعار کی مفصل بحث ہماری کتاب ”قہر خداوندی بر دھماکہ دیوبندی“ میں ملاحظہ ہو۔

دیوبندی وہابی دراصل یہ اشعار اس بات کے جواب میں حقیقت کا منہ چڑا سنے کے لئے پیش کرتے ہیں کہ ”ایک ذاکر صالح کو مکشوف ہوا کہ احقر اشرف علی تھانوی کے گھر حضرت عائشہؓ کے دلی ہیں انہوں نے مجھ سے کہا میرا (اشرف علی کا) ذہن معاً اس

طرف منتقل ہوا کہ کم سن عورت ہاتھ آئے گی الخ (رسالہ الامداد ماہ صفر ۱۳۳۵ھ۔)
دیوبندیوں نے اس عبارت پر علماء اہل سنت کی مار سے بچنے اور حقیقت کا منہ چڑانے
کے لئے ان اشعار کی فرضی گستاخی گھڑ لی۔ اور یہ مصنف کی جہالت ہے کہ اس کو یہ بھی تمیز نہیں
کہ شعر کس طرح لکھا جاتا ہے دو شعروں کو پانچ ٹکڑے بنا کر بے ترتیب نقل کر ڈالا ہے اور باوجود
کہ صدر الشریعہ بدرالطریقہ مولانا محمد امجد علی صاحب علیہ الرحمۃ کا حضرت عائشہ صدیقہ پر تہمت
لگانے والے پر فتویٰ بھی نقل کر رہا ہے لیکن بے حیائی سے مذکورہ بالا اشعار کے ضمن میں سیدی
صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی صاحب علیہ الرحمۃ کی والدہ محترمہ کی شان میں بکواس بھی کر رہا ہے
مولانا علامہ ابوالحسنات قادری رضوی علیہ الرحمۃ کے متعلق سیف شیطانیؒ مٹ پر لکھتا ہے۔
”مولانا ابوالحسنات تم جیسے رضا خانی نہ تھے“ لیکن پھر بھی مولانا ابوالحسنات علیہ الرحمۃ کی
اماں محترمہ کی شان میں بکواس کر رہا ہے پتہ ہے

خدا جب دین لیتا ہے حماقت آہی جاتی ہے

صناعت پر حضرت صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی صاحب قدس سرہ کا ایک
فتویٰ نقل کیا ہے جس میں سیدہ عائشہ پر تہمت لگانے والے کو کافر و مرتد رافضی جہنمی بتایا
گیا اس کے حاشیہ میں بکواس کرتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ احمد رضا خاں بریلوی بدین
رافضی جہنمی تھا (معاذ اللہ) حالانکہ یہ مردود بخوبی جانتا ہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ کی تنقیص شان
کرنے والا بدین رافضی جہنمی اشرف علی تھانوی ہے ملاحظہ ہو ”الامداد“ ماہ صفر ۱۳۳۵ھ
اور حقیقت بھی یہ ہے کہ رافضیوں سے دیوبندیوں کے گہرے روحانی و جسمانی رشتے ہیں
ملاحظہ ہو :

دیوبندیوں کی لڑکی شیعوں کے نکاح میں | دیوبندی حکیم الامت تھانوی کے پاس ایک
استفتاء آیا۔ سوال و جواب دونوں ملاحظہ فرمائیں
سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ہندو سنی (دیوبندی و بابی) المذہب

عورت بالغہ کا نکاح زید شعی مذہب کے ساتھ برضائے شری باپ کی تولیت میں ہو گیا دریافت طلب یہ امر ہے کہ سنی و شیعہ کا تفرق مذہب نکاح جیسا کہ ہندوستان میں شائع ہے عند الشریعہ صحیح ہوتا ہے یا نہیں؟

اشرف علی تھانوی کا جواب | ”نکاح منعقد ہو گیا لہذا سب اولاد ثابت النسب ہے اور صحبت حلال“ (امداد الفتاویٰ جلد ۲ ص ۱۲۴)

نسیبہ شیعہ کے ساتھ کا ذکر کیا ہوا جانور حلال ہے (امداد الفتاویٰ جلد ۲ ص ۱۳۸)

تعزیر بنانے کی اجازت | مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ ”ایک گاؤں ہے کانپور کے ضلع میں گمنیر پورب میں وہاں کے لوگوں کے

مستحق شہمی ہونے کی خبر سنی تھی میں اُس گاؤں میں ایک مجمع کے ساتھ گیا اور اس باب میں ان لوگوں سے گفتگو کی ان میں سے ایک شخص تھا جو ذرا چودھری سمجھا جاتا تھا میں نے اس کو بلا کر دریافت کیا کہ سنا ہے کہ تم شہمی ہونے کو تیار ہو..... اُس نے کہا میرے ہاں تعزیر بنت ہے (دیتا ہے) ہم ہندو کہہ کو ہونے لگے میں (اشرف علی) نے اس کو تعزیر بنانے کی اجازت دے دی“

..... ”اجمیر میں مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ (استاذ تھانوی) نے اہل تعزیر کی نصرت کا فتویٰ دیا تھا“ (الافاضات الیومیہ جلد ۴ ص ۱۳۸)

شیعوں اور ہندوؤں کی لڑائی اسلام اور کفر کی لڑائی ہے شیعہ صاحبان کی شکست نہیں بلکہ اسلام اور مسلمانوں کی شکست ہے اس لئے اہل تعزیر کی نصرت کرنی چاہیئے۔ (الافاضات الیومیہ جلد ۴ ص ۱۳۹)

نماز جنازہ | ”حضرت (قاسم نانوتوی) نے اُن (شیعوں) کے اصرار پر منظور فرمایا اور جنازہ پڑھنے گئے..... نماز (جنازہ پڑھانے) کے لئے کہا گیا تو آگے بڑھے اور شیعہ کی نماز (جنازہ) شروع کر دی“ (سوانح قاسمی جلد ۲ ص ۱۷۱) اس کے ضمن میں ایک

marfat.com

Click For More Books

نام نہاد کرامت گھڑی گئی ہے۔

●..... مشہور شیعہ عالم اور وکیل مظہر علی اظہر انتقال فرما گئے..... نماز جنازہ دیال سنگھ کالج گراؤنڈ میں ۳۰ نومبر ۱۹۸۷ء بروز اتوار ادا کی گئی نماز جنازہ صبح دس بجے حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ (جانشین مولوی احمد علی صاحب لاہوری) نے پڑھائی۔
”خدا م الدین لاہور ۸۔ نومبر ۱۹۸۷ء ص ۱۱“

مولوی رشید احمد گنگوہی | ”صحابہ کرام کو ملعون و مردود کہنے والا سنت جماعت سے خارج نہیں ہوتا“ (فتاویٰ رشیدیہ جلد ۲ ص ۱۴)

بتائیے رافضیوں کے ہم عقیدہ تاری جہنی معاذ اللہ اعظم حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب ہیں یا اشرف علی تھانوی، قاسم نانوتوی، رشید گنگوہی، محمد یعقوب نانوتوی، عبید اللہ انور۔؟
آپ ہی اپنی جفاؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر بات کریں گے تو شکایت ہوگی

حضرت ابوالحسن خرقانی سے تمسخر | ”حضرت ابوالحسن خرقانی نے فرمایا کہ صبح سویرے ص ۱۱ پر لکھتا ہے۔“ خدا کے ساتھ بریلویوں کی کشتی۔“

اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ کشتی کی اور ہمیں پکھاڑ دیا“
”فیوضات فریدیہ ص ۷۸ ترجمہ فوائد فریدیہ“
بریلویوں کا خدا بریلویوں سے کتنا بڑا ہے اس عنوان کے تحت لکھتا ہے: ”یہ بھی فرمایا ہے (ابوالحسن خرقانی) نے کہ میں اپنے رب سے دو سال چھوٹا ہوں“
”فیوضات فریدیہ ص ۷۸“

اب اس بے وقوف کو کون بتائے کہ حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ بریلوی کیسے ہو گئے؟ وہ غازی اسلام فاتح سونٹ سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمۃ کے معصومی کامل اور شیخ وقت عارف باللہ ہیں۔ ملاں جوزف اپنے پاگل پن میں ان کو بریلوی کہہ رہا ہے

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حظہ ہو "فوائے وقت" لاہور ۵۔ فروری ۱۹۷۹ء صفحہ اول قیام الدین "سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ" نے سومات پر جو آخری ۱۱ واں حملہ کیا تو حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کے خرقہ مبارک کے وسیلے سے دعا کی "سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کا زمانہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ سے بقول دیوبندی کتابچہ "دھماکہ" دو سو سال پہلے ہے "دھماکہ منہ" اور بقول مولوی سرفراز گلکھڑوی دیوبندی "حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ المتوفی ۷۲۵ھ" گویا حضرت ابوالحسن خرقانی قدس سرہ کا زمانہ بقول دیوبندی مصنفین ۷۲۵ھ ہے گویا آج سے نو سو سال پہلے کے حوالہ جات و عقائد بھی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے حشر میں آگئے اور اس کی ذمہ داری بھی بریلویوں پر ہے درحقیقت یہ مردود بریلویوں بدر الزام تراشی کے پردے میں حضرت ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمۃ جیسے اکابر اسلام کی شان میں زبان درازی کر رہا ہے۔ حضرت ابوالحسن خرقانی قدس سرہ اور سلطان محمود غزنوی کی دیوبندیوں کو اس لئے دشمنی اور سخت ناگواری ہے کہ جن ہندوؤں کے حسین احمد دہنی "عطاء اللہ بخاری" کنایت اللہ دہلوی "ابوالکلام آزاد علیہ دیوبندی طلال ایکٹسٹ تھے اور جن کے مال پر اہل دیوبند پٹتے تھے ان ہندوؤں کے مرکز سومات کے مندر پر محمود غزنوی نے حملہ کیوں کیا۔ حضرت ابوالحسن خرقانی قدس سرہ کے خرقہ مبارک کے وسیلے سے دعا کیوں بقول ہوئی "سومات پر مسلمانوں کا قبضہ کیوں ہوا۔ درحقیقت مولوی جوزف اپنے ہندو آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے حضرت ابوالحسن خرقانی کے خلاف زبان درازی بہتان طرازی کر رہا ہے ورنہ اس جیسے جاہل مطلق کے بس کی بات نہیں کہ یہ عارف باللہ حضرت ابوالحسن خرقانی قدس سرہ العزیز کے عارفانہ کلام کو سمجھ سکے سمجھنا تو درکنار اس بد باطن نے تو دیدہ دانستہ مغالطہ دینے کے لئے عبارات بھی جوڑ توڑ کر کے نقل کی ہیں اور پھر حوالہ دی فیوضات فریدیہ ترجمہ فائد فریدیہ کہ ہے جس کے مصنف کو یہ برگزیدہ انسان اور رحمۃ اللہ علیہ لکھ کر دلی کامل تسلیم کرتا ہے۔

میں توں جوزف اور اس کے پاکستانی غلام خانی اکابر سے پوچھتا ہوں وہ صاف صاف بتائیں کہ ان کے نزدیک حضرت ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمۃ اپنے ایسے عقائد جو ”سیف شیطانی“ میں مذکور ہیں کے باعث مسلمان ہیں یا نہیں؟

اگر فاتح سومنات سلطان اسلام محمود غزنوی علیہ الرحمۃ کے مجدد و مادی حضرت عارف باللہ ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمۃ بھی مسلمان نہیں تو پھر کیا مسلمان کی تحکیم داری کا نگہری کٹھ پتلی حسین احمد صدر دیوبند کے پاس ہے؟ شرم تم کو مگر نہیں آتی۔

دو خدا کا تصور | کہتے ہیں۔ خدا جب دین لیتا ہے طاقت آ ہی جاتی ہے۔ یہی حال نیکی مناظر اسلام مصنف ”سیف شیطانی“ کا ہے۔ ص ۱۲ پر لکھا ہے۔

”بریلویوں کا خدا مشرک ہے“ العیاذ باللہ

حضرت خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ کی تصنیف ”فیوضات فریدیہ“ کی ایک عبارت کو خیانت کے خنجر سے ذبح کرتے ہوئے اصل مفہوم کو مسخ کر کے لکھا ہے کہ حقیقی موجد اور حقیقی مشرک خدا جل شانہ ہے مصنف ”سیف شیطانی“ نے اپنے اس بیان سے شرک کا وہ دیوبند کے چہرہ پر سے نقاب کشائی کرتے ہوئے اہل دیوبند کے دو خداؤں کے تصور کو بے نقاب کر دیا کیونکہ اہل دیوبند کے اس جاہل مطلق وکیل نے ص ۱۲ کی سرخی میں خود لکھا ہے ”بریلویوں کا خدا مشرک ہے“ گویا اہل دیوبند کے نزدیک خدا بھی دو بلکہ متعدد ہو سکتے ہیں بریلویوں کا خدا جدا ہے اہل دیوبند کا جدا ہے۔ مرزائیوں کا جدا ہے شیعوں کا جدا ہے۔ دو خداؤں کا تصور پیش کر کے مصنف ”سیف شیطانی“ خود مشرک ہوا۔ کیونکہ بریلوی تو کوئی بھی یہ خیال نہیں کرتا کہ ان کا خدا جدا ہے اور اہل دیوبند کا جدا ہے۔ اور پھر العیاذ باللہ کا کیا مطلب؟ جب دعاؤں (اللہ) مصنف ”سیف شیطانی“ کے نزدیک بریلویوں کا خدا ہے ہی جدا تو پھر اس کے مشرک ہونے پر اسے کیا غم؟ بریلویوں کے خدا کو مشرک لکھتے وقت العیاذ باللہ لکھنا اس بات پر دلالت کرتا ہے یہ خود اپنے بقول اسی مشرک خدا کو ماننے والا ہے۔ مشرک خدا کو خدا مان کر طاق جی

خود بھی رجسٹرڈ مشرک ثابت ہوئے۔

ابھاسے پاؤں نجدی کا زلف دراز میں

لو آپ اپنے دام میں مسیاد آ گیا

اور پھر خواجہ غلام فرید صاحب علیہ الرحمۃ کو یہ بد بخت خود بھی رحمۃ اللہ علیہ اور برگزیدہ انسان مان کر دل کا دل تسلیم کر چکا ہے اگر خدا نخواستہ فی الواقعہ خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ نے ایسا ہی لکھا ہے جیسا کہ جاہل مصنف نے سمجھا تو پھر اپنے بقول مشرک خدا کے بندے کو دل کا دل مان کر رحمۃ اللہ علیہ لکھ کر پھر دوبارہ اپنے ہی فتویٰ سے ڈہل مشرک ہوا۔

حضرت فضیل ابن عیاض اور امام جعفر صادق پر افتراء | ص ۱۶ پر ہی خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ کی فیوضات فریدیہ

کے حوالے لکھا ہے،

۱۱ حضرت فضیل ابن عیاض نے فرمایا: میں عرش و کرسی و لوح اور قلم ہوں۔ میں جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل ہوں میں ہی موسیٰ و عیسیٰ اور محمد ہوں۔

۱۲ امام جعفر صادق نے فرمایا ہے۔ میں قرآن مجید کو جتنا بار پڑھتا ہوں کہ قرآن کو اپنا ہی کلام سمجھتا ہوں۔

بتائیے ان دونوں بزرگوں میں سے کون سا فاضل بریل۔ ہے یا کون سا فاضل بریلوی کے حقہ بیعت میں شامل ہے؟ ایک ہزار سال سے بھی زائد پہلے کے بزرگوں کے اقوال کو بریلویوں کے ذمہ لگایا جا رہا ہے۔ ہم تقیم خود مناظر اسلام سے پوچھتے ہیں اگر فی الواقعہ حضرت فضیل بن عیاض اور حضرت امام جعفر صادق کے ایسے عقائد ہیں جیسا کہ تم نے نقل کیا تو بتائیے ایسا کھنے والوں کے متعلق صاف و صریح حکم شرعی کیا ہے؟ آیا وہ مسلمان ہیں یا کافر و مرتد و مشرک ہیں؟ طاں جی کی حالت عجیب ہے۔

۱۳۔ صاف پچھتے بھی نہیں سانس لیتے بھی نہیں

marfat.com

Click For More Books

قلم خود مناظر اسلام پر لازم ہے کہ اپنے استاد خانہ ساز شیخ القرآن سے فوراً مشورہ کر کے امام جعفر صادق اور حضرت فضیل بن عیاض پر فتویٰ شرعی واضح کرے اور پھر بتائے کہ جن بزرگ خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ کی کتاب فیوضات فریدیہ میں یہ بات ہے وہ مسلمان ہیں یا نہیں مگر نہیں ہیں تو صاف لکھیں اور اگر یہ اور فضیل بن عیاض اور امام جعفر صادق قدس سرہم مسلمان ہیں تو اس چرب زبانی سے کیا حاصل؟

۔۔۔ الہی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے

دے آدمی کو موت پر یہ بدادانہ دے

قارئین کرام! غور فرمادیں کہ اہل دیوبند کا یہ فاضل جاہلیات خدام بارگاہ بریلی اور فاضل بریلوی مولانا الامام احمد رضا قدس سرہ کے پردہ میں کہاں کہاں تک ہاتھ صاف کر رہے ہیں اور کتنے جلیل القدر بزرگوں پر زبان درازی و افتراء پر دازی کی مشق کر رہے ہیں۔ اور یہودیوں کی طرح مریکے مجرمانہ خیانتوں میں شرم و حیا غیرت محسوس نہیں کرتا۔ اگر کوئی سنی مسلمان تلو قوی، گنگوہی، تھانوی وغیرہ کی گستاخانہ کفریہ عبارات نقل کرے تو اہل دیوبند کی چینیں نکل جاتی ہیں لیکن وہ خود حضرت فضیل بن عیاض اور سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر و عظیم المرتبت اکابر اسلام کے ذمہ گستاخانہ کفریہ عقائد لگا رہے ہیں اور مسلمانوں کے قلوب پر نمک پاشی کر رہے ہیں۔

علامہ امام شعرانی اور سیدی علی خواص کا رد

مصنف "سیف شیطانی" نے اکابر اسلام مقتدر ائمہ دین و اہل اللہ کے خلاف

علم بغاوت اٹھایا ہوا ہے ص ۱۳ پر سُرخ لگائی ہے۔ بریلویوں کے ولی کی پہچان ہمارے نزدیک کوئی شخص مروجہ کامل نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے مریہ کی تمام حرکات کو نہ جانتا ہو جو یوم السبت بریکم سے لے کر جنت و دوزخ میں پہنچنے تک ہیں یعنی ہر مریہ کے انقلابات نفسی اور انقلابات صلیبی ازل سے اب تک نہ جانتا ہو۔ (نجم الرحمن ص ۱۳ و ص ۱۴)

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حالا کہ بات مولانا علامہ غلام محمود صاحب پشاوری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علامہ
امام شعرانی کے حوالے سے نقل کی ہے پوری عبارت یوں ہے ”حضرت علامہ امام شعرانی کبریت
احمر کے صفحہ ۱۹۵ پر فرماتے ہیں حضرت سیدی علی خواص کو میں نے سنا تھا۔ انہوں نے فرمایا: ہاں
نزدیک کوئی شخص مرد کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے مریہ کی تمام حرکات کو نہ جانتا ہو
الخ بحم الرحمن ص ۱۰۳ و ص ۱۰۴

کوئی اس بے وقوف کو بتائے کہ علامہ امام شعرانی اور سیدی علی خواص بریلوی کب ہوئے
وہ فاضل بریلوی مدظلہ سے سینکڑوں سال پہلے ہوئے ہیں۔ یہ واقعہ علامہ شعرانی علیہ الرحمۃ کی
کتاب کبریت احمر ص ۱۹۵ پر موجود اور سیدی علی خواص علیہ الرحمۃ سے منقول ہے علامہ شعرانی وہ
ہیں جن کو دیوبندی حکیم الامت تھانوی جی نے ”جمال الاولیاء“ میں جگہ جگہ امام شعرانی امام شعرانی
کہہ کر ذکر کیا ہے۔ اور ان کو امام تسلیم کیا ہے ملاحظہ ہو صفحہ ۵۔ مگر بقلم خود مناظر اسلام قتل سے
انتہا پیدل ہے کہ وہ بریلویت اور فاضل بریلوی کے بغض و عناد سے مجبور ہو کر علامہ امام شعرانی
اور سیدی علی خواص تک پر ہاتھ صاف کر رہا ہے اور حیا محسوس نہیں کرتا۔

گندہ زہنی | قاتل مناظر اسلام ہفتے کے جنون میں مبتلا ہو کر ص ۱۰۳ پر ہی بعنوان عارف کی
پہچان ”قطر ازہ“ ہے: ”ان کے نزدیک یہ ہے کہ وہ عورتوں کے اندام مخصوصہ
کو ہر وقت زیر نظر رکھتا ہو۔“ (بحم الرحمن ص ۱۰۳)۔

حالا کہ علامہ اجل مولانا حافظ غلام محمود صاحب قدس سرہ نے یہ الفاظ اپنے زمانہ
کے خرد مانع و ہابیرہ دیابند کے نقل کئے ہیں۔ وہ علامہ شعرانی سے سید علی خواص کا قول نقل کرنے
کے بعد لکھتے ہیں: ”یعنی یہ عبارت ہے جس پر دیدار شگھی (دیوبندی دہائی) مینڈکنے ٹرا
ٹرا کر آسمان سر پر اٹھایا ہے ابھی یہ لوگ دام مارگی ہیں اور عارف کی پہچان ان (سینوں) کے
نزدیک یہ ہے کہ وہ عورتوں کے اندام مخصوصہ کو ہر وقت زیر نظر رکھتا ہو۔ لا حول ولا قوۃ جہالت
اور ضد سخت سخت مہلک بیماریاں ہیں اللہ تعالیٰ ان کے شر سے بچائے۔“ (بحم الرحمن ص ۱۰۳)

marfat.com

Click For More Books

انصاف پسند قارئین کرام فور فرمائیں خیانت اور بے ایمانی ظاں نام نہاد یوسف رحمانی اور اس کے اکابر کا جدی پیشہ ہے یا نہیں؟ جو بات علامہ غلام محمود علیہ الرحمۃ نے نہیں فرمائی وہ ان کے ذمہ لگائی جا رہی ہے۔ علامہ شعرانی کی جس عبارت سے دہلیبیہ نے جاہلانہ خرافات و گندہ ذہنی کا مظاہرہ کیا تھا مولانا غلام محمود صاحب ان کی اس گندہ ذہنی خود مافی کا جواب دے رہے ہیں لیکن یہ جاہل مطلق اور کورے باطن کا اندھا دہی بات علامہ غلام محمود صاحب کے ذمہ لگا کر اس کو بریلویوں کے ”عارف کی پہچان کا عنوان دے کر اپنے جاہل و غائبن ہونے کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ ہم حیران ہیں جو جاہل اعظم کتاب پڑھتے وقت یہ تک نہ سمجھ سکتا ہو کہ کتاب کا کون سا لفظ مصنف کا اپنا ہے کون سا حوالہ ہے اور کون سا لفظ مستعرض کا کون سا مویہ کا ہے۔ اس کے سر پر مصنف اور مناظر بننے کا بھوت سوار ہے۔ شاید غلام خاں کے اس ”جید عالم“ نے یہ سمجھا ہو گا کہ وہ دیوبندی جاہل قوم کے سامنے تقریر کر رہا ہے تقریر ہوا میں اڑ جائے گی کون گرفت کرے گا لیکن اس کو اور اس کے استاد بد نہاد کو یہ علم نہیں کہ یہ تحریر ہے یہ قیامت تک اہل دیوبندی جہالت و حماقت کا ثبوت فراہم کرتی رہے گی۔ بلاشبہ ”سیف رحمانی“ دیوبندی جہالت کی منہ بولتی تصویر ہے۔ تعجب ہے کیا ظاں جوزف جہالت کے اسی زعم میں علماء عرب و عجم کے مدوح اہل سنت امام و سر تاج اس صدی کے مجدد برحق پچاس مختلف علوم و فنون میں ایک ہزار سے زائد کتب کے مصنف اعظم حضرت الامام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کے مقابل غم ٹھونک کر کھڑا ہے؟ بے حیا باش ہرچ خواہی کن کیا ظاں جوزف اور اس کے استاد بد نہاد اللہ یعلم ما تحمل کل امتی و ما تغنی الارحام الخ۔ واللہ یعلم ما فی الارحام۔ و تقلب فی الساجدین وغیرہ آیات کریمہ کا بھی یہی مفہوم دے کر کہیں گے کہ بریلویوں کا خدا وہ ہے عورتوں کے اندام مخصوصہ و مادہ کے رحم پیٹ میں بچوں کے بڑھنے وغیرہ کا علم رکھتا ہے۔ بیچ ہے۔

ۛ مشادی دین کے ہمراہ عزت شرم و غیرت کی

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کیا آفتاب کی روشنی بول و براز پر پڑنے سے نجس ہو جائے گی۔ کہیں تو عقل و شعور کا دامن
تھامیے سطحی باتوں فرسودہ اعتراضات سے جا بل دیوبندی قوم کا بی جی بہلایا جاسکتا ہے مگر
اہل علم و نیا سے ناپید نہیں ہو گئے ہیں۔ کاش کہ قاتل جی سنی مسلک پر زبان طعن و راز کرنے سے
قبل اپنے قلب عالم مولوی رشید احمد گنگوہی کی شیخ کے حاضر و موجود ہونے سے متعلق امداد السلوک
کا مطالعہ کرتا جس کا حوالہ گذشتہ ادراک پر نقل ہو چکا ہے۔

مصنف کی دیدہ دلیری کے ساتھ مسلسل حقائق پر حیرت ہوتی ہے کہ یہ شخص خیانت کے
فن میں کمال و عروج کو پہنچا ہے اور نہایت ڈھیٹ واقع ہوا ہے اسی صفحہ پر لکھتا ہے:
یعقوب فرطے ہیں کہ وہ مرد ہر اس حمل کی حالت پر مطلع فر ہوتا ہے جو ابھی تک ماں
کے پیٹ میں ہوتا ہے (یعنی) کہ کسی عورت کو حمل قرار نہیں پاتا مگر وہ اُسے جانتا اور دیکھتا
ہے ”و نغم الرحمن“۔

حالانکہ یہ بات بھی علامہ وقت مولانا غلام محمود صاحب علیہ الرحمۃ نے حضرت عارف باللہ
یعقوب خادم حضرت سیدی سید احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرمائی ہے جس کو علامہ ناردق
نے اپنی کتاب التوحید میں نقل کیا جس کی تفصیل علامہ امام شعرانی علیہ الرحمۃ نے ”طائف“ ص ۲۹۲
جلد ۱۔ میں بیان فرمائی۔ مگر اعتراض ہے مذہب اہل سنت پر کہ اس بازی ہو رہی ہے امام
اہل سنت فاضل بریلوی قدس سرہ کے خلاف۔ یہ کہاں کا انصاف ہے؟

دیوبندی حکیم الامت کا چورن | ہم سمجھتے ہیں کہ دیوبندیت و بابیت کے نو زائیدہ مبلغ و
مناظر کے جو اندام مخصوصہ کا مرض ہے وہ قرآن و احادیث
کے دلائل سے رنج نہیں ہو گا۔ اس کے رحم کی خرابی اور ورتو دیوبندی حکیم الامت تھانوی صاحب
کے چورن سے ختم ہو گا۔ ویسے بھی قاتل جو زنف کو چورن بہت پسند ہے تو لیجئے تھانوی کا چورن
حاضر ہے:

”میں (اشرف علی تھانوی) ایک مجذوب کی دُعا سے پیدا ہوا ہوں جن کا نام حافظ غلام تفسی

marfat.com

Click For More Books

ہے۔ اُن سے کہا گیا تھا کہ اس لڑکی میری (اشرف علی کی) والدہ کے اولاد زندہ نہیں رہتی تو (مہذب صاحب نے) فرمایا "اگر اور علی کی کھینچا تانی میں ٹوٹ جاتی ہے اب جو اولاد ہو علی کے سپرد کر دینا۔" اس کو کوئی نہیں سمجھا میری والدہ سمجھ گئیں اور کہنے لگیں "باپ فاروقی میں اور ماں علوی اور نام بچوں کے والد کے نام پر رکھے جاتے ہیں اب جو اولاد ہو ماں کے خاندان پر نام رکھو یعنی اس میں لفظ علی ہو۔" وہ (مہذب) خوش ہوئے اور فرمایا یہ لڑکی (اشرف علی کی والدہ) بڑی ذہین ہے یہی مطلب ہے۔" تانی صاحب نے فرمایا تو آپ ہی نام رکھ دیجئے۔ فرمایا دولڑکے ہوں گے ایک کا نام اشرف علی خاں رکھنا اور ایک کا اکبر علی خاں۔ عرض کیا گیا یہ پٹھان میں فرمایا ہاں ہاں ایک کا اشرف علی اور ایک کا اکبر علی رکھنا ایک ہمارا ہوگا وہ حافظ اور مولوی ہوگا اور ایک دنیا دار ہوگا پھر ہم دو بھائی ہوں گے۔"

”انفاضات یومیہ حصہ پنجم ص ۲۱“

نام نہاد مناظر اسلام کو چاہئے کہ ہمیں بتائے کہ کیا مہذب صاحب جناب تھانوی صاحب کی والدہ محترمہ کے اندام مخصوصہ اور رحم کی حالت و کیفیت پر ہر وقت نظر رکھتے تھے آخر اُن کو کیسے پتہ چل گیا کہ تھانوی صاحب کی والدہ محترمہ کے بچے عمر اور علی کی کھینچا تانی میں ٹوٹ جاتے ہیں اور یہ کہ مہذب نے کس طرح بتا دیا کہ اب اُن کے دولڑکے ہوں گے؟ تھانوی صاحب کی والدہ محترمہ کے رحم و اندام مخصوصہ پر اُن کی نظر تھی یا نہیں؟ — کہئے جناب حکیم الامت کے چورن سے آپ کی بد سہمی دور ہوئی یا نہیں؟

اندام مخصوصہ کا مرض ایسا ہوتا ہے کہ ٹپتے ہی لٹتا ہے اور بانی مدرسہ دیوبند کا چورن

بیماری کوئی بھی ہو حکما و اطباء اس پر متفق ہیں کہ آتی ہے گھوڑے کی چال اور جاتی ہے کیڑی (چیونٹی) کی چال۔ اُمید غالب تو یہ ہے کہ تھانوی جی کا چورن ملاں جوزف کے لئے شافی و کافی ہوگا کیونکہ وہ حکیم ہی نہیں بلکہ حکیم الامتہ دیوبندیہ ہیں اور اگر نہیں جوزف کو اندام مخصوصہ کے دردناک مرض کی شدت جان لیوا ہی ہے تو ہم اس کو بانی مدرسہ دیوبند مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی کے شفاخانہ لئے چلتے ہیں وہ ان کے سب سے

بڑے سول سرجن ہیں:

”مولانا قاسم نانوتوی فرماتے تھے کہ شاہ عبدالرحیم صاحب دلائی کے ایک مُرید تھے جن کا نام عبداللہ خاں تھا اور قوم کے راجپوت تھے۔ اور یہ حضرت کے خاص مُریدوں میں سے تھے ان کی حالت یہ تھی اگر کسی گھر میں محل ہوتا اور وہ تعویذ لینے آتا تو آپ فرما دیا کرتے تھے۔ تیرے گھر میں لڑکی ہوگی یا لڑکا۔ اور جو آپ بتلا دیتے تھے وہی ہوتا ہے“ دارِ اربع شلہ ص ۱۱۱
اب جوزف جی ہی اس عقدہ کو حل کریں اور اس پھندے سے نکلیں۔ ہمیں بتائیں کہ تمہارے دلائی پیر کے خاص دیسی مُرید صاحب کو عورتوں کے اندام مخصوصہ اور محل کی خبر تھی یا نہیں؟ ہر محل دلی عورت کے پیٹ کے اندر لڑکا ہے یا لڑکی اس چیز پر ان کی نظر تھی یا نہیں؟ برطوی دلی اور عارف کی پہچان بتانے سے پہلے گھر کے پیروں اور بزرگوں کی خبر لیں۔

یوں نظر دوڑے نہ بر چھی تان کر

اپنے بیگانے ذرا پہچان کر

قارئین کرام! غور فرمادیں کہ دیوبندیوں کے پیر بھی دلائی ہوتے ہیں۔ کیوں نہ ہوں ان کا مرکز جو دلائی ہے اور ان کی سرکار برٹش اور بربان خودیہ ان کے فرمانبردار اور وہ ان کی رحمت گورنمنٹ تفصیل کے لئے ”تذکرۃ الرشید“ ملاحظہ ہو۔

سیدی عبدالوہاب سیدی احمد کبیر بدوی کی شان میں دریدہ دہنی ”سیف شیطانی“ ص ۱۰۳ پر لکھتا

”ہے۔ برطوی پیروں کے کرشمے۔“ حضرت سیدی عبدالوہاب اکابر اولیائے کرام میں سے ہیں حضرت سیدی احمد بدوی کبیر کے مزار پر بہت بڑا میلہ اور ہجوم ہوتا تھا اس مجمع میں چلے جاتے تھے۔ ایک تاجر کی کنیز پر نگاہ پڑی فوراً نگاہ پھیر لی کہ حدیث میں ارشاد ہوا النظر الا ولیک والثابت علیک پہلی نظر تیرے لیے اور دوسری تجھ پر یعنی پہلی نظر کا کچھ گناہ نہیں اور دوسری کا مواخذہ ہوگا۔ خیر نگاہ تو آپ نے پھیر لی مگر وہ کنیز آپ کو پسند آئی جب مزار شریف پر

marfat.com

Click For More Books

حاضر ہوئے ارشاد فرمایا کہ عبد الوہاب وہ کنیز تمہیں پسند ہے؟ عرض کی ہاں۔ اپنے شیخ سے کچھ چھپانا نہ چاہیے۔ ارشاد فرمایا اچھا وہ کنیز ہم نے تم کو بہہ کی۔ اب آپ سکونت میں ہیں کہ کنیز تو اس تاجر کی ہے اور حضور بہہ فرماتے ہیں معاوہ تاجر حاضر ہوا اور اس نے وہ کنیز مزار اقدس کی نذر کی خادم کو ارشاد ہوا انہوں نے آپ کی نذر کر دی۔ ارشاد فرمایا عبد الوہاب اب دیر کا ہے کی اسے فلاں حجرہ میں لے جاؤ اور اپنی حاجت پوری کرو۔ (ملفوظ ص ۳۸)

یو ابا عرض ہے کہ بلاشبہ سیدی عبد الوہاب شعرانی اور سیدی احمد کبیر بدوی علیہ الرحمۃ

ہم اہل سنت کے پیر ہیں۔ اس دیوبندی مناظر اسلام نے اپنے زعم باطل میں علی الاعلان ان اولیاء کاملین کے خلاف نفرت انگیز و توہین آمیز مہم شروع کی ہے آتش غیظ و غضب میں اس مفید مصنف نے اپنی خرافات کا دائرہ سیدی اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیزہ تک ہی محدود نہ رکھا بلکہ اکابر اولیاء کرام تک ہاتھ صاف کئے ہیں یہ اعتراض بریڈ فورڈ برطانیہ سے شائع ہونے والی ”دھماکہ نامی دیوبندی کتاب میں بھی کیا گیا تھا اور ہم نے بغضبِ تعالیٰ تہر خداوندی بر دھماکہ دیوبندی“ ص ۶۸ و ۶۹ پر اس کا مدلل و سکت جواب دیا ہے تفصیل وہاں ملاحظہ ہو

مختصراً عرض ہے کہ نام نہاد دیوبندی مناظر کا یہ اعتراض شرعی و فقہی مسائل سے ناواقفیت اور اپنے اکابر سے درشہ میں ملی ہوئی جہالت کا باعث ہے۔ قابل غور یہ امر ہے کہ کنیز یعنی شرعی باندی بہہ ہو سکتی ہے یا نہیں؟ حدیث شریف صحیح بخاری شریف میں موجود ہے کہ حضرت ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہتی ہیں میں نے ایک کنیز آزاد کی تھی جب حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے پاس تشریف لائے تو میں نے حضور کو اس کی اطلاع دی فرمایا اگر تم نے اپنے ماموں کو بہہ کی ہوتی تو زیادہ ثواب ملتا۔ اسی طرح ہدایہ اور در مختار میں ہے ”کنیز کو بہہ کیا اور اس کے محل کا استنشا کیا یا شرط کی کہ تم اس کو واپس کر دینا یا آزاد کر دینا یا بدیہ کر دینا یا ام ولد بنانا یا مکان بہہ کیا اور یہ شرط کی کہ اس میں سے کچھ جزو معین مثلاً کمرہ یا غیر معین مثلاً اس کی تہائی چوتھائی واپس کر دینا یا بہہ میں یہ شرط کی کہ اس

کے عوض میں کوئی شے (غیر معین) مجھے دے دینا ان سب صورتوں میں مہیہ صحیح ہوگا (دراپور ورنما)
جب حدیث و فقہ کی رو سے کنیز کا مہیہ ثابت ہے تو پھر واقعہ مذکورہ پر کیا اعتراض آیا تو
دیوبندی قائل بہر صورت اعتراض کرنے کے خبط کو کٹے پھینک کر احادیث و فقہ کی روشنی میں
کنیز باندی شرعی کا مہیہ ناجائز ثابت کرے یا پھر بکواس بازی سے باز رہے اور پھر بحوالہ
کتب احادیث و فقہ یہ بھی ثابت کرے باندی شرعی یعنی کنیز بصورت ملک بغیر نکاح حلال
نہیں۔ اگر ایسا نہیں تو پھر تاجر کے مزار اقدس سیدی احمد کبیر بدوی کو کنیز نذر کرنے سیدی احمد
کبیر علیہ الرحمۃ کے امام سیدی عبدالوہاب شعرانی کو مہیہ کرنے اور ان کے حجرہ میں لے جا کر حاجت پوری
کرنے پر کیا اعتراض اور اس کی دلیل شرعی اور مخالفت فقہی کیسے ہے؟

اور پھر یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ یہ واقعہ کسی بریلوی یا فاضل بریلوی کا نہیں بلکہ سرکار
اعظم حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ سے کئی سو سال پہلے کے بزرگوں کا ہے جن میں سے ایک کو
مولوی اشرف علی صاحب تھانوی اپنی ”جمال الاولیاء“ ص ۵۷ و ص ۱۶۸ پر امام شعرانی امام شعرانی
لکھ کر ان کو ائمہ دین میں شامل کیا ہے۔ اور دوسرے بزرگ سیدی احمد کبیر بدوی علیہ الرحمۃ ان
امام شعرانی علیہ الرحمۃ کے پیرومرشد ہیں جن کے متعلق تھانوی صاحب اپنی ”جمال الاولیاء“ ص ۵۷
پر لکھتے ہیں :

”امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ میں نے بچپن میں خود دیکھا۔ غرضی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں
ان کو حضرت بدوی سے بہت زیادہ عقیدت تھی..... یہ بار بار ان سے گفتگو کرتے وہ
(سیدی احمد کبیر بدوی) قبر کے اندر سے جواب دیا کرتے تھے۔ شعرانوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں
کہ میں نے خود سنا کہ یہ حضرت احمد (کبیر) سے باتیں کیا کرتے تھے وہ قبر کے اندر سے جواب
دے رہے تھے۔“

الغرض بہر دو حضرات علیل القدر اور اکابر دیوبند کے سلسلہ ولی کامل ہیں۔ اس واقعہ کو بریلوی
پیروں کے کرسٹے قرار دینا انصاف و دیانت سے کہاں تک ہم آہنگ ہے اس کا فیصلہ

تارین کرام پر چھوڑا جاتا ہے۔ البتہ ہم بقلم خود مناظر اسلام اور اس کے استاذ خانہ ساز شیخ القرآن سے آنا ضرور پوچھیں گے کہ وہ یہ بتائیں کہ سیدی احمد کبیر بدوی علیہ الرحمۃ اور سیدی امام عبد الوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ اکابر اولیاء کرام میں سے ہیں یا نہیں؟ متذکرہ بالا واقعہ کے بعد ان کے متعلق صاف و صریح حکم شرعی کیا ہے؟ اور ایسے حضرات کو ولی کامل مان کر ان کو رحمۃ اللہ علیہ لکھنے اور ان کی کرامات بیان کرنے والے تھانوی جی صاحب پر کیا فتویٰ ہے؟ مولوی جوزف کی استعداد و قابلیت کا عالم تو یہ ہے کہ اس کو یہ تک خبر نہیں کہ آپ کا نام سیدی احمد کبیر بدوی ہے یا احمد بدوی کبیر ہے کیونکہ طفوظ میں ص ۳۷ و ص ۳۸ پر سیدی احمد کبیر بدوی ہونے کے باوجود اس نے احمد بدوی کبیر لکھا ہے جو اس کی جہالت و ناواقفیت پر دلالت کرتا ہے۔ اسی طرح اس کو یہ بھی علم نہیں کہ محولہ بالا عبارت میں لفظ سکوت ہے یا سکوت ہے ملاں جی سکوت کی جگہ سکوت لکھ رہے ہیں کیوں نہ ہو دماغ میں جو دیوبند ہے وہ کچھ نہیں سوچھنے دیتا۔

غوثِ زمان سیدی عبدالعزیز دباغ پرنہ بان طعن | دیوبندیوں کے شیخ القرآن کے
اس "جید عالم" کی گستاخانہ شوخیاں

اس حد تک بڑھی ہوئی ہیں کہ غوثِ زمان سیدی حضرت عبدالعزیز دباغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ان کی جاہلانہ خرافات کی زد سے نہ بچ سکے۔ کیوں نہ ہو دہابیت کی بنیاد ہی قرآن و احادیث کی تکذیب اور انبیاء اولیاء کی توہین پر ہے خانہ ساز شیخ القرآن کے اس "جید عالم" نے اپنی سیفِ شیطانی ص ۱۴ پر بعنوان "بریلوی پیر اپنے مرید کے پاس ہوتا ہے" لکھا ہے۔ حافظ الحدیث سیدی احمد مہلانی کہیں تشریف لے جاتے تھے کہ راہ میں اتفاقاً آپ کی نظر ایک نہایت حسینہ عورت پر پڑ گئی یہ نظر اول تھی بلا قصد تھی دوبارہ پھر آپ کی نظر اٹھ گئی اب دیکھا کہ پہلو میں سیدی غوث الوقت عبدالعزیز دباغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے پیر و مرشد تشریف فرما ہیں او فرماتے ہیں "احمد عالم ہو کر؟" انہیں سیدی احمد مہلانی کے دو بیویاں تھیں۔ سیدی عبدالعزیز دباغ

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”رات کو تم نے ایک بیوی کے جاگتے ہوئے دوسری سے بمبستری کی یہ نہیں چاہیے“ عرض کیا ”حضور وہ اس وقت سوتی تھی“ فرمایا ”سوتی نہ تھی سوتے میں جان ڈال لی تھی“ عرض کیا ”حضور کو کس طرح علم ہوا“ فرمایا ”جہاں وہ سو رہی تھی کوئی اور چنگ بھی تھا“ عرض کیا ”ہاں ایک چنگ خالی تھا“ فرمایا ”اس پر میں تھا تو کس وقت شیخ مرید سے جدا نہیں ہر آن ساتھ ہے۔“ (ملفوظات ص ۴۹ ج ۲ مطبوعہ پیشنگ کمپنی کراچی)

انصاف پسند قارئین کرام! اور منصف مزاج اہل علم اول تو اس بات پر غور فرمادیں۔ کہ ”سیف شیطانی“ کا جاہل مصنف کسی توسیدی احمد بھلانی لکھتا ہے اور کسی بھلماسی لکھتا ہے بھلا جو جاہل مطلق کسی بزرگ کا نام بھی صحیح نہ لکھ سکے وہ اُن کی کتاب سے حوالہ کس طرح صحیح نقل کر سکتا ہے اور مسند کی نوعیت کس طرح سمجھ سکتا ہے۔ حالانکہ سیدی احمد نہ بھلانی ہیں نہ بھلماسی ہیں بلکہ آپ کا نام گرامی سیدی احمد بھلماسی ہے اور پھر حوالہ میں مدینہ پیشنگ کمپنی کا محض پیشنگ کمپنی بنا دیا گویا دانستہ یا پیشہ ورانہ مہارت کے تحت غیر دانستہ طور پر خیانت اور چوری ہو رہی جاتی ہے اب اصل واقعہ کی طرف آئیے۔ سیدی اعظم حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ واقعہ اپنی طرف سے نہیں بلکہ ”الابریز شریف“ سے نقل فرمایا ہے ”اور اابریز شریف“ میں موجود ہے۔ ”الابریز فی مناقب سیدی عبدالعزیز علامہ احمد ابن مبارک کی مبارک تصنیف ہے جو انہوں نے غوث زمان سیدی حضرت عبدالعزیز دباغ قدس سرہ کے مناقب فضائل میں لکھی ہے ”الابریز شریف“ وہ معتبر و مستند کتاب جس کے متعلق دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی صاحب تھانوی لکھتے ہیں ”الابریز فی مناقب عبدالعزیز الدباغ مولفہ ابن مبارک فاسی جس کی تالیف ۱۲۹ھ میں شروع ہوئی تھی..... یہ چالیس سے کچھ زائد کتابیں ہیں جس کی نقل بھروسہ کی نقل ہے۔ پھر ان کے مولفین بھی ایسے ایسے اکابر اولیاء اور بڑے بڑے علماء ہیں کہ آفاق عالم میں اُن کے مقبول ہونے پر اتفاق ہو چکا ہے“ (جمال الاولیاء ص ۱۷۸) اور دیوبندیوں کے مشہور مفتی جمیل احمد تھانوی ”الابریز شریف“ کے متعلق ایک سوال کا

marfat.com

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

الجواب :- یہ مصنف بڑے اولیاء کرام میں سے ہیں ان کی کتاب (الابرار) معتبر ہے گو میں نے خود نہیں دیکھی مگر مصنف کی جلیل القدر شخصیت سے اس کو صحیح ماننا پڑ رہا ہے۔
مہر جمیل احمد تھانوی مفتی جامعہ اشرفیہ فیروز پور روڈ لاہور۔

(دستخط) جمیل احمد تھانوی، شعبان ۱۴۱۵ھ

اب بے چارہ جاہل مصنف مناظر اسلام بننے کا شوق تو رکھتا ہے مگر نہ کتابیں پڑھتا ہے نہ کتابوں کے نام سے واقفیت ہے نہ پڑھنے کی یاقوت اور نہ علم و استعداد ہے ورنہ قدم قدم پر ٹھوکریں نہ کھانی پڑتیں۔ بقلم خود مناظر اسلام کو چاہیے کہ اپنے ہی پاؤں پر گھاڑی چلانے کا یہ فن چھوڑ دے اظہار حق کے بعد قبول حق میں دیر نہ کرے دنیا چند روزہ ہے ذریعہ معاش لڑائی جھگڑے کے علاوہ اور بھی میسر آسکتا ہے بھٹ دھری اور بے شرمی کا جواز کسی بھی دین و دھرم میں نہیں ورنہ ۔۔۔ جب وہ پوچھے گا سر محشر بلا کے سامنے

کیا جواب جرم و دگ کے تم خدا کے سامنے

ماں جوزف کا سارا اثاثہ یہی جوڑ توڑ کتر بیونت جعل سازی میرا پھیری خیانت و بے ایمانی ہے یا کچھ اور بھی؟ مولوی صاحب غور فرمائیے آپ نے کس قدر بھیانک و لرزہ خیز خیانتوں کا ارتکاب کیا ہے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے پردہ میں بلکہ براہ راست کئے اکابر آئمہ دین اولیاء کا ملین محبوبان خدا پر ہاتھ صاف کئے ہیں۔ ہم اپنی قبر و آخرت کو پیش نظر رکھتے ہوئے دیانت داری سے عرض کر رہے ہیں آپ دیانت داری کے ساتھ دلیو بندیت کی حقانیت و صداقت ثابت کرنے سے عاجز و قاصر رہے ہیں۔ آپ نہ اپنے اکابر کے عقائد و مسلک سے واقف ہیں نہ اپنے مد مقابل اہل سنت و جماعت و امام اہل سنت اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ کے مسلک سے واقفیت رکھتے ہیں۔ آپ کا مطالعہ نہایت محدود اور طبیعت محض جذباتی و جبلی ہے آپ کو ابھی وسیع مطالعہ اور کم از کم ضرورت کے لائق علم و

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

استعداد اور ٹھنڈے دل و دماغ کا بچکانہ اداؤں کی بجائے بالغ نظری کی ضرورت ہے۔
حیات نبوی کا انکار اور امام زرقانی سے تصادم | سیف شیطانی کے جاہل و غبیہ مصنف کو عبارت کے ٹکڑے کر کے پیش کرنے کے در سے اس شدت سے پڑتے ہیں کہ گمان گزرتا ہے یہ مرض اس کا جان لیوا ثابت ہوگا۔ ص ۱۵ پر امام اہلسنت سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کے لفظ جلد ۳۔ ص ۱۳ سے اپنی پسند کا ایک ٹکڑا لے کر یہ سرخی جمادی اُمہات المؤمنین کے متعلق بریلوی عقیدہ اور لکھا: ”انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبور میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں اور وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں“

خامین مصنف نے یہ ایک ٹکڑا نقل کر دیا حالانکہ پوری عبارت اس طرح ہے۔
امام اہل سنت مجددین و ملت اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حیات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مسئلہ پر گفتگو فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ”انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات حقیقی حسی دنیاوی ہے ان پر تصدیق وعدہ الہیہ کے لئے محض ایک آن کو موت طاری ہوتی ہے پھر فوراً ان کو ویسے ہی حیات عطا فرمادی جاتی ہے اس حیات پر وہی احکام دنیویہ ہیں ان کا ترکہ بائمانہ جائے گا۔ اُن کی ازواج کو نکاح حرام۔ نیز ازواج مطہرات پر عدت نہیں۔ وہ رانبیاء علیہم السلام) اپنی قبور میں کھاتے پیتے نماز پڑھتے ہیں بلکہ سیدی محمد بن عبدالباقی زرقانی فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبور مطہرہ میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں“

یہ ہے وہ پوری عبارت جس پر جاہل مصنف کو دورہ پڑا۔ اگر یہ پوری عبارت نقل کر دی جاتی تو ہمیں کسی جواب کی حاجت نہ تھی مگر ان کا کام بہر صورت مغالطہ دنیا اور دھوکہ و فریب سے کام لینا ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ ان کے استاد خانہ ساز شیخ القرآن کا قول ہے کہ اگر حضور علیہ السلام زندہ ہیں تو مدینہ میں مزار کس کا ہے؟ اگر حضور علیہ السلام زندہ ہیں تو صحابہ کرام

نے بڑا ظلم کیا کہ حضور کو زندہ درگور کر دیا۔ اور بابائے دہا بیت اسماعیل قتل معاذ اللہ مکر مٹی میں
مٹنے کے قائل ہیں۔ یہ صاحب تقویۃ الایمانی اور خواہر القرآن دھرم کے خلاف کیسے جاسکتے ہیں
کیونکہ زاغ کا بچہ زاغ اور ناگ کا بچہ ناگ ہی ہوتا ہے مگر اب ملک خداداد پاکستان کے عوام
دخواص ان کے اصلی رنگ و روپ سے باخبر ہو چکے ہیں ان کو کھلے بندوں یہ جرأت نہیں کہ
حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف لکھ یا بول سکیں اس لئے دسے پاؤں اس الزام کے
پر وہ میں حیات انبیاء علیہم السلام کا انکار کرنا چاہتے ہیں اور اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت قدس
سرفہ کا ایمان افر دزارشاد حیات انبیاء علیہم السلام کی عکاسی کرتا ہے جو ان کے لئے تیر و فشر
کا حکم رکھتا ہے اور پھر موخر الذکر شب باشی پر مشتمل الفاظ سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے
اپنے نہیں سیدی محمد بن عبدالباقی زرقانی علیہ الرحمۃ کے میں سیدی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی تو
نقطہ ناقل ہیں ملاحظہ ہو فرماتے ہیں رد مضاجع از واجدہ لستمیع بصن اکمل من الدنیا
..... (شرح زرقانی جلد ۶ ص ۱۶۹)

شرح زرقانی در مواہب لدنیہ علامہ امام زرقانی علیہ الرحمۃ کی معروف ترین تصنیف
ہے جو سے دیوبندی وہابی بھی استفادہ کرتے اور اس کو معتبر جانتے ہیں مگر ظاں جوزف نہ
صرف اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی بلکہ علامہ سیدی امام زرقانی نہ صرف علامہ زرقانی بلکہ اپنے
آباؤ اجداد اکابر دیوبند تک پر ہاتھ صاف کر رہا ہے اور کسی کو خاطر میں نہیں لاتا ہے۔ وجہ
صرف جہالت و نادانیت ہے نہ اس کو ایسی جلیل القدر تصانیف میسر ہیں نہ پڑھ اور
سمجھ سکتا ہے اس کا علمی حدود اربعہ تو ہفت روزہ چٹان اور ہفت روزہ پاکستانی تک ہے
اور بس۔ شب باشی کے نقطے سے بھی اس جابل و دیوبند نے مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے
حالانکہ اس کا معنی فیروز اللغات ص ۴۱ پر رات رہنے کو لکھا ہے۔ شب باش رات
رہنے والا۔ شب باشی باہمی میل سلاپ ہی کو مستلزم نہیں ہے۔ اگر یہی صورت بھی مراد
لی جاوے تو کیا جنت میں ایسا نہیں ہوگا؟ کیا قبور انبیاء و روضۃ من ریاض الجنۃ نہیں

ہیں؟ ہم سمجھتے ہیں کہ حق جی پر قرآن و احادیث کے دلائل کا اثر نہ ہوگا۔ اس کو تو اپنے حکیم الامت کا پورن چاہیئے۔

دیوبندی حکیم الامت کا پورن | تھانوی صاحب فرماتے ہیں ”محمد الحنفی مجذوب آپ ابدال میں سے تھے آپ کی کرامتوں

میں سے یہ ہے کہ آپ نے ایک دفعہ تیس شہروں میں خطبہ اور نماز جمعہ بیک وقت پڑھا ہے اور کئی کئی شہروں میں ایک ہی شب میں شب باش ہوتے تھے ”(جمال الاولیاء ص ۱۶۸)

کیا تھانوی صاحب اپنی اٹنی کھوپڑی سے یہاں بھی یہی تصور کرے گا کہ جن بزرگ کو مولوی اشرف علی صاحب ابدال اور صاحب کرامت مان رہے ہیں وہ کئی کئی شہروں میں ایک ہی شب میں شب باش (باہمی میل و ملاپ) فرماتے تھے۔ بتائیے وہ ایک ہی شب میں ایک ہی وقت میں تیس مختلف مقامات پر کیسے شب باش (میل ملاپ) فرماتے تھے؟ اور ایک وقت میں تیس خواتین سے کس طرح ممکن ہے! امید ہے اب ملاں جی کی سمجھ میں شب باش کا مفہوم آسانی سے آگیا ہوگا۔ ملاں جی کے نزدیک شب باش کا معنی فقط مرد و زن کا باہمی میل ملاپ ہے۔ ہم اس کے اس خود ساختہ معنی کی روشنی میں اس سے پوچھتے ہیں کہ آپ کے حکیم الامت تھانوی جی جن بزرگ کو ابدال اور صاحب کرامت مان رہے ہیں وہ ایک رات میں بیک وقت تیس شہروں میں کس طرح شب باش ہوتے تھے یعنی بیک وقت تیس خواتین کیا کسی مسلمان کے نکاح میں رہ سکتی ہیں؟ اب شب باش ہونے کے معنی کے متعلق جو جواب تمہارا وہ ہمارا جواب جلدی مرحمت فرمادیں اور تھانوی جی کے سابق جالندھری آنجنہانی طنائی غلیفہ کے مدرسہ خیر المداد میں کے شیخ الحدیث و صدر مدرس قاضی محمد شریف سے بھی پوچھ لیں پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی۔

قارئین کرام! شب باش ہونے کی مفصل و مدلل بحث فقیر کی کتاب ”تہر خدادندی بر دھماکہ دیوبندی“ ص ۱ تا ۱۶ ملاحظہ کریں۔

marfat.com

Click For More Books

قرآن مجید کی توہین | غالباً دیوبند میں مناظرہ کی ٹریننگ دیتے وقت دو گرو ضرور دکھائے جاتے ہیں (۱) ڈھٹائی بے شرمی (۲) خیانت و بددیانتی۔ یہی گرو زائیدہ مناظر اسلام نے پٹے باندھ رکھے ہیں۔ صفحہ ۱۰۵ پر ہی ایک سُرخ سی ہے۔
”قرآن مجید کی توہین“ اس کے ذیل میں ہے۔

عرض ہے: خورجی جو گھوڑے کی زین میں لٹکی رہتی ہے اس میں قرآن کریم رکھا ہو۔ ایسی حالت میں سوار ہو سکتا ہے۔

ارشاد: اگر گلے میں نہیں لٹکا سکتا تو جائز ہے۔

(ملفوظ ص ۱۲ جلد ۳)

عرض ہے: ایسی الداری جو چھیت سے لگی ہوئی ہے اس کے اوپر کے درجے میں قرآن مجید رکھا ہے۔ اب اس کی طرف پیر کر کے سوکتا ہے یا نہیں؟

ارشاد: جب پاؤں کے محاذات سے بہت بلند ہے تو حرج نہیں۔

(ملفوظ ص ۱۲ جلد ۳)

بتائیے! اس میں کیا توہین ہے اور اس کی کیا دلیل ہے؟ پہلی صورت میں وضع ارشاد موجود ہے۔ اگر گلے میں نہیں لٹکا سکتا تو جائز ہے۔ کبھی اتفاقاً یہ مجبوری ہو سکتی ہے اور کئی صورتیں ایسی بن جاتی ہیں تو ایسا ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔ اسی طرح دوسری صورت میں پاؤں کے محاذات سے بہت بلند ہے تو حرج نہیں کے الفاظ موجود ہیں۔ اس میں اگر کوئی توہین ہے تو ملاں جی مدلل بیان کرنے اور گھر کی بھی خبر لے۔ چلو آپ کو گھر پہنچاتے ہیں۔

توہین قرآن مجید ہے ملاحظہ ہو:

الزام ہمیں دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا | تھانوی جی کے ایک دیوبندی دہا بی مرید

نے خواب دیکھا کہ میں قرآن مجید پر پیشاب کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا بہت مبارک ہے
(الاقاضات الیومیہ جلد ۱، ص ۱۳۳)

دوسروں کے عیب بے شک ڈھونڈنا رات دن
چشمِ عبرت سے کبھی اپنی سیاہ کاری بھی دیکھ
مکن ہے ملاں جی یہ کہہ کر دھوکہ دے کہ یہ خواب کی بات ہے لیکن یاد رہے اشرِ فعلی
تھانوی جی تو اسکو بیداری میں مبارک خواب بتا رہے ہیں۔ وہ بھی تو بین ہے یہ بھی تو بین ہے کیونکہ
گستاخوں کو گستاخ خواب نظر آتے ہیں اور بیداری میں تعبیر تھانے والے ایسے ناپاک خواب
کو بہت مبارک کہہ کر خود بھی اپنی اندرونی غلاظت کا برملا اظہار کر دیتے ہیں۔ دل کا سنار
زبان پر آہی جاتا ہے۔

نام نہاد مناظر اسلام نے ص ۱۱۱ پر چلتے چلتے عقلمندی کا ایک تیر اور بھی مارا ہے لکھتا ہے :
”اگر خدا خواستہ گئے میں نہیں نکلا سکتا تو خدا تعالیٰ نے ہاتھ تو دیئے ہیں جس سے گھوڑے کو چلا
رہا ہے۔ اس کو کہتے ہیں جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔ بیچ“

خدا جب دین لیتا ہے حماقت آہی جاتی ہے
خود اقرار کر رہا ہے جس سے گھوڑے کو چلا رہا ہے خدا تعالیٰ نے ہاتھ تو دیئے ہیں۔
گویا ان ہاتھوں سے گھوڑے کو چھوڑ دے اور قرآن مجید کو پکڑنے۔ اس میں اس کی دلی خواہش
غالباً یہ ہے کہ جب وہ شخص گھوڑے کا لگام چھوڑ کر قرآن مجید پکڑے گا اور گھوڑا شرارت کرے
یا بھاگے گا تو لازماً سوار گرے گا کیونکہ ہاتھ میں تو قرآن عظیم ہے گھوڑا آزاد ہے جب وہ
گرائے گا تو سوار بھی گرے گا اس طرح قرآن مجید کی توہین و بے ادبی زیادہ ہوگی۔ غالباً ملاں
جی کی سوچ اس طرف کام کر رہی ہے۔ رَلَا خَوْلٍ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔

سے الٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی حسد نہ دے
مے آدمی کو موت پر یہ بدادانہ دے

معراجِ معہِ نعین کی بحث | ملاں جوزف مہر طرف ہاتھ پاؤں مارنے کے بعد اس بحث
پر آکر دم توڑ دیتا ہے میدی اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز

marfat.com

Click For More Books

نے معنوں شریف کی روایت کو ملفوظ ص ۹۲ و ص ۹۵ ”احکام شریعت ص ۹۴ جلد ۲ پر موضوع لکھا ہے ہم ملاں جی کو دعوت دیتے ہیں وہ اپنے علم و تحقیق اور حدیث دانی کے جوہر دکھائیں اس روایت کو غیر موضوع ثابت کر دکھائیں۔ اس میں گھبرانے اور بل کھانے کی کیا ضرورت ہے؟

”آخری گزارش کا پوسٹ مارٹم | ملاں جوزف کی صفحہ ۱۰ کی آخری گزارش بھی سراسر لالچینی و پر خرافات ہے نہ صرف یہ کہ اس میں صرف

زبانی کلامی الزامات و اتہامات کی بوچھاڑ ہے بلکہ یہ آخری گزارش زبان و کلام ادب و لغت سے ناواقفیت اور دیوبندی فضلاء کی جہالت کی بین دلیل ہے اور دلائل حقائق و شواہد سے اس کو دور کا بھی تعلق نہیں۔ کاش کہ ملاں جی اگر فی الواقعہ مناظر اسلام تھے تو یہ ثابت کرتے کہ ہم نے اس کے بقول اس کے اکابر کی عبارات کو بے عمل اور تقدم تاخير کے ساتھ غلط اور بے بنیاد طریقہ سے کس طرح پیش کیا مرزہ جب تھا خیالی پلاؤ پکانے اور چورن بیچنے سے قبل بحوالہ کتب یہ ثابت کیا جاتا کہ ہم نے تکفیری انسانہ میں فلاں عبارت کو آگے سے کاٹ کر فلاں کو پیچھے سے کاٹ کر فلاں کو درمیان سے کاٹ کر دیوبند کی کفریہ نفس کے دو ٹوک سے کر دیئے۔ فلاں عبارت کو غلط معنی پہنائے۔ فلاں عبارت میں کتر بیونت کی۔ فلاں حوالہ غلط دیا۔ اس کتاب میں عبارت اس طرح نہیں اس طرح ہے آخر ہم نے کس نوع کی ہلکاری کی ہے ہمیں سمجھا اور بتا دیا جاتا؟ ملاں جی نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہم نے ان کے اکابر کی عبارات اصل مقام سے ہٹا کر پیش کی ہیں۔ ہم کہتے ہیں آپ ان عبارتوں کو اپنے اصل مقام پر رکھ لیں اور ان عبارتوں کا کوئی صحیح مفہوم تو پیش کریں۔ ہماری اگر چور بازاری ہے تو دلائل سے تو ثابت کریں۔

البتہ ہمارا قصور یہ ضرور ہے کہ علماء دیوبند نے اہل سنت و جماعت کے جن عقائد و معمولات پر کفر و شرک و بدعت کے فتاویٰ دیئے تھے وہ ہم نے ان کے گھر سے ثابت کر دیئے مثلاً مولوی جوزف صاحب کے استاذ محترم جناب مولوی غلام خاں صاحب

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

فرماتے ہیں "کوئی کسی کے لئے حاجت روا اور مشکل کشا اور دشگیر کس طرح ہو سکتا ہے ایسے عقائد والے لوگ بچے کافر ہیں ان کا کوئی نکاح نہیں ایسے عقائد باطلہ پر مطلع ہو کر جو انہیں کافر مشرک نہ کہے وہ بھی ویسا ہی کافر ہے" موصفاً (جواب القرآن ص ۱۴۷)

اس کے مقابلہ میں ہم نے تکفیری افسانہ میں یہ ثابت کر دیا کہ دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی صاحب تھانوی اور صدر دیوبند مولوی حسین احمد صاحب "مدنی" کانگریسی حضور مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مشکل کشا سمجھتے ہیں ملاحظہ ہو۔

کھول دے دل میں در علم حقیقت میرے رب
ہادی عالم علی مشکل کشا کے واسطے

ظاہر ہے مولوی اشرف علی صاحب اور مولوی حسین احمد صاحب مولوی غلام خاں صاحب کے فتویٰ سے بچے کافر ہوئے، ان کا کوئی نکاح نہیں، ان کی اولاد حرامی ہے۔

مگر شاید اہل دیوبند کے ہاں یہ اصول ہے کہ اگر کوئی بریلوی حضور مولیٰ علی کو مشکل کشا مانتا ہے تو کافر و مشرک اور اگر کوئی دیوبندی حضرت مولیٰ علی کو مشکل کشا مان لے تو وہ موحّد مسلمان فتویٰ کفر و کفریہ شرکیہ فتاویٰ جو عقائد اہل سنت پرست تھے وہ ان کے گھر کے بزرگوں اور اکابر علماء پر ثابت کر دیئے۔ ملاں جی اس عبارت کو اصل مقام سے ہٹانا قرار دے رہے ہیں ان کا مدعا یہ ہے کہ اگر کوئی سنی بریلوی حضور سیدنا مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مشکل کشا مانے تو وہی کافر و مشرک ہوگا اور علماء دیوبند مانیں تو نہیں ہوں گے۔ یہ فتاویٰ کفر و شرک صرف اور صرف بریلویوں کے لئے ہیں۔ بتائیے یہ انصاف اور دیانت کا خون ہے یا نہیں؟

ملاں جی اپنی آخری گزارش میں سمجھانا یہ چاہتے ہیں کہ اگر دفعہ درخواستہ کوئی بریلوی شراب پی لے تو وہ گناہگار اور اگر کوئی دیوبندی پی لے تو وہ گناہگار نہیں شراب حرام ہونے کا مسئلہ صرف سنیوں بریلویوں کے لئے ہے۔ ملاں جوزف غالباً ابھی زیر تربیت

marfat.com

Click For More Books

مناظر ہے اور تو اور ابھی اسے اپنے دیوبندی دہائی عقائد سے بھی کما حقہ واقفیت نہیں۔
علاں جی نے اسی بے خبری کے عالم میں یہ بھی لکھا ہے کہ ”علاں دیوبند..... کی عبارات و
فتاویٰ جات اس (محمد حسن علی رضوی) کو رباطن کی سمجھ سے کہیں بالاتر ہیں ”سیف شیطانی“ مثلاً
حالانکہ اس سیاہ باطن کو معلوم نہیں کہ ان کا بابائے دہلیت اسماعیل قتیل صاف لکھ گیا ہے
”جو کوئی یہ آیت ولقد انزلنا الیث ایت بیتنت ہ وما یکفر بها الا الفسقون ہ
سن کر پھر یہ کہنے لگے کہ پیغمبر کی بات سوائے عالموں کے کوئی سمجھ نہیں سکتا اور ان کی راہ پر
سوائے بزرگوں کے کوئی چل نہیں سکتا۔ سو اس نے اس آیت کا انکار کیا (جو کفر ہے)۔“
”(تقویت الایمان ص ۷۷)

انصاف یہ کہجئے۔ پیغمبر کی بات تو ہر کوئی آسانی سے سمجھ سکتا ہے عالموں کی قید نہیں
لیکن علاء دیوبند کی بات (ان کی عبارات) عام آدمی نہیں سمجھ سکتا۔ بانی مدرسہ دیوبند مولوی
محمد قاسم نانوتوی صاحب نے تو یہ لکھا تھا کہ ”انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں
تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات امتی بظاہر مساوی ہو
جاتے بلکہ بڑھ جاتے ہیں“ ”(تسخیر الناس ص ۷۷)

یعنی امتی نبی سے عمل کرنے میں بڑھ جاتے ہیں برابر ہو جاتے ہیں۔ لیکن مولوی
جوزف صاحب فرما رہے ہیں کہ علاء دیوبند علمی اعتبار سے بھی پیغمبروں سے
بڑھے ہوئے ہیں کیونکہ پیغمبروں کی بات تو ہر کوئی آسانی سے سمجھ سکتا ہے لیکن علاء دیوبند
کی دقیق علمی باتیں ہر کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ لہٰذا ہے ایسی ذہنیت پر۔ گویا اب علم اور عمل
دونوں میں پیغمبروں سے علاء دیوبند بڑھے ہوئے ہیں۔ العیاذ باللہ

انگریز کی معنوی اولاد کون؟ | بقلم خود مناظر اسلام پر انگریز پرستی کا بھوت کچھ
اس طرح سوار ہے کہ وہ کسی بھی کام اور کسی بھی مقام
پر اپنے ولی نعمت انگریز کو بھولتا ہی نہیں۔ ثبوت ہونہ ہو یہ سیاہ باطن علاء عرب و عجم کے

ممدوح اس صدی کے مجدد برحق تیدنا اعلیٰ حضرت الامام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز
کو بلا حوالہ وثبوت معاذ اللہ انگریزی مجدد ضرور کہتا ہے ملاحظہ ہو ص ۱۹۱
مالاکہ انگریز دوستی و انگریز پستی علماء دیوبند کا شیوہ رہا ہے اور اس کا بہت ثبوت
ہے تعجب ہے کہ:

○۔ انگریزوں نے چھ سو روپیہ ماہوار تولیں اشرف علی تھانوی صاحب (مکالمۃ الصدیقین ص ۱۹)
لیکن انگریزی مجدد اعلیٰ حضرت۔

○۔ انگریزی حکومت کے خلاف بغاوت کو خلاف قانون کہیں مولوی محمد حسن دیوبندی
ٹانوی (کتاب مولانا محمد حسن ٹانوی ص ۵۵ و ۵۶)۔ لیکن انگریزی مجدد اعلیٰ حضرت۔

○۔ انگریزوں سے مالی امداد بذریعہ حاجی رشید وصول کریں بانی تبلیغی جماعت مولوی الیاس
صاحب (مکالمۃ الصدیقین ص ۱۳)۔ لیکن انگریزی مجدد اعلیٰ حضرت۔

○۔ انگریزی حکومت کو اپنی رحمت و بے ریاستی کا قرار دیں مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب
”تذکرۃ الرشید“ ص ۳۷ جلد ۱)۔ لیکن انگریزی مجدد اعلیٰ حضرت۔

○۔ مرکز و ہابیت مدرسہ دیوبند کا معائنہ کریں اور اس کی داد دیں انگریزی دور کے لیبٹینٹ
گورنر کے خفیہ معتمد انگریزی افسر مسٹر پامر (کتاب مولانا محمد حسن ٹانوی ص ۲۱۴)
لیکن انگریزی مجدد اعلیٰ حضرت۔ اور۔ انگریزوں کو تعویذ دینے

والے پیر سید جماعت علی شاہ علیہ الرحمۃ۔

آخر آپ کی شرم و حیا کا جنازہ کیوں نکل گیا۔ جس طرح ہم ہر بات کے ثبوت میں
حوالہ پر حوالہ نقل کر رہے ہیں اسی طرح آپ کے پاس بھی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے انگریزی
مجدد ہونے یا پیر سید جماعت علی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کے تعویذ دینے کے ناپاک الزامات
کا کوئی ثبوت ہے کوئی دلیل ہے؟ حیرت ہے کہ انگریزی حکیم الامت کی معنوی اولاد
اپنی سیاہ اعمالوں پر پردہ ڈالنے کے لئے دوسروں کو مورد الزام ٹھہرا رہی ہے اور انگریزی

مجدد کی معنوی اولاد کہنے میں کوئی حیار غیرت محسوس نہیں کرتی۔ ملاں جی نے ص ۱۰۱ پر حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری علیہ الرحمۃ پر یہ ناپاک الزام عائد کیا ہے کہ آپ نے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ کے مزار اقدس پر بیماری کرنے والے دشمن اسلام کی کامیابی کے لئے تعویذ دیئے۔ اس ناپاک کتاب میں اس ناپاک الزام کا تو کوئی ثبوت ہے نہیں اور نہ ہو سکتا ہے البتہ مناظرے کا شوق رکھنے والا بعلم خود مناظر اسلام حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پاک کو مزار اقدس لکھ کر خود اپنے اکابر کے فتویٰ کی زد میں آگیا۔

ملاحظہ ہو :

”قبور پر گنبد اور فرش سنجے بنانا ناجائز و حرام ہے اور جو اس فعل سے راضی ہوں گنہگار ہیں“ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد اول ص ۱۴)

”قبر پر مقبرہ اور عمارت بنانا حرام۔ کسی ہی کی قبر ہو“

(تقویتہ الایمان معہ تذکیر الاخوان ص ۸۹)

جو زلف شیطانی مزار اقدس کہہ رہا ہے اور اس کے اکابر مقابر و مزارات کو حرام و ناجائز کہہ رہے ہیں۔ اب یہ خود بتائے کہ اپنے اکابر کے فتویٰ سے یہ کیا سے کیا ہوا؟

ص ۱۰۱ پر اس عنوان کے تحت لکھا ہے کہ ”اکابر دیوبند تو کفر و ارتداد کا مقابلہ کرتے چلے آئے ہیں“

”ہم کہتے اگر ایسا ہو تو بہت خوب مگر یہ تو بتائیں کہ اکابر دیوبند نے تقویتہ الایمان“ ”تہذیر الناس“ ”براہین قاطعہ“ ”حفظ الایمان“ وغیرہ کتب کے گستاخانہ عقائد اور کفریہ عبارات کے سامنے کیوں ہتھیار ڈال دیئے؟ کیا انہوں کو کھلی چٹھی ہے وہ جس طرح چاہیں منہ بھر کر کفر بکریں اور خدا و رسول (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم) کی توہین و تنقیص کریں؟ ملاں جی نے یہ بھی لکھا ہے کہ علامہ محمد حسن یہ جواب دہی ”سیف شیطانی“ پڑھ کر یا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا لہرہ لگاتے ہوئے بتائے کہ اسی خادم (مصنف ”سیف شیطانی“) نے خدمت اور قسلی

کرا دی ہے یا اکابرین علمائے دیوبند کی ضرورت ہے؟

ہم کہتے ہیں آپ نے کہاں تسلی کرائی۔ خود آپ کا خیر تو مطمئن نہیں لیے لایعنی نام نہاد جواب پر آپ خود محمود الحسن کی جے کانفرہ لگاتے ہوئے بتائیں کہ آپ نے اکابر اہل سنت بالخصوص اہل حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کی کون سی عبارت پوری نقل کی ہے اور کس کس عبارت میں خیانت اور بے ایمانی نہیں کی تفصیل تو گزشتہ اوراق سے معلوم ہوگئی ہوگی اور پھر آپ ہمیں ایک طرف تو اسی صفحہ ۱۰۸ پر یہ الزام دے رہے ہیں کہ ہم نے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ کے مزار اقدس پر بیماری کرنے والے دشمن اسلام کو تعویذ دیئے تھے۔ اور ساتھ ہی ہمیں کہا جا رہا ہے کہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیعہ کا لعرہ لگا کر یہ بتاؤ وہ بتاؤ۔ جب ہم خلافت خواستہ سیدی شیخ الشیوخ حضور پر نور فوت اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مخالف ہی تھے تو ان کانفرہ لگانے کا کیا مطلب؟ یہاں بھی آپ کی تضاد بیانی ثابت ہے۔ اور پھر آپ اپنے آپ کو ہمارا خادم پھر لکھ رہے ہیں تو یاد رکھیں کہ نمک حلال خام اپنے آقا پر الزام تراشی نہیں کرتا مگر اہل دیوبند کا خیر کچھ اس طرح ہے کہ

ظ۔ نمک خوردن و نمکدان شکستن

دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب پاک ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے مسلمانان عالم کو اہل دیوبند کے شر و فساد سے بچائے نام نہاد توحید کے جھوٹے فرزندوں کی عیادیں منکاریوں سے پناہ دے سادب و عشق رسالت کے ساتھ کتاب و سنت پر عمل کی توفیق رفیق فرمائے۔ وَصَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ وَنُورِ عَرْشِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

ابو یوسف محمد حسن علی رضوی بریلوی

میلے

۲۲۔ ربیع الاول شریف ۱۳۹۶ھ

marfat.com

Click For More Books

چیلنج | مولوی جوزف نقالی کا بہت ماہر ہے جس طرح ہم نے تکفیری افسانہ میں چیلنج کیا تھا اس طرح اس نے بھی صحت پر ایک چیلنج داغ دیا ہے اور لکھا ہے۔ مندرجہ ذیل رضا خانی جواب دیں۔ حالانکہ ہم نے اپنے چیلنج میں واضح طور پر لکھا تھا، حوالے غلط ثابت کرنے والے یا حوالوں میں کتر بیونت ثابت کرنے والے کو مبلغ پانچ سو روپیہ انعام دیا جائے گا اور عدم ادائیگی کی صورت میں مقدمہ کر کے بذریعہ عدالت بھی یہ روپیہ وصول کیا جاسکتا ہے۔ لیکن ملاں جی نے محض ہوائی چیلنج پر اکتفا کیا اور یہ نہیں بتایا کہ اگر کسی نے اسے جھوٹا ثابت کر دیا تو وہ اپنا کالامندہ کر کے کس سمندر میں ڈوب مرے گا۔ اگر اس کا نام نہاد جواب خود اس کی نظر میں معتبر و معقول ہوتا تو یہ مقدمہ کر کے اور عدالت میں اپنی صفائی پیش کر کے پانچ سو روپیہ انعام حاصل کر سکتا تھا اور یہ عدالتی انعام بطور سند محفوظ رہتا اور بوقت ضرورت کام آتا لیکن بغضب تعالے تکفیری افسانہ کل بھی لاجواب تھا اور آج بھی لاجواب ہے اور سرکار اعظمی فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی برکت سے صبح قیامت تک انشاء اللہ العزیز لاجواب ہے گا کیونکہ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کی تاب کس میں

فلک دار اُس پہ تیرا ظل ہے یا غوث

ملاں جی نے چیلنج کے ضمن میں لکھا ہے کہ ”مندہ مانگا انعام دیا جائے گا“ کیا وہ مختار کل ہیں؟

استادوں کی تقریظ | ”سیف شیطانی کے آخری ورق پر دو عدد استادوں کی تقریظ بھی درج کی گئی ہے گروہ کوئی اتنے جنادری نہیں کہ ان کا طول و عرض ہمیں معلوم نہ ہو ہر دو تقریظ کیا ہیں اندھے کی لاشی ہیں جرمی میں آیا گھسیٹ مارا گیا ہے۔ مولوی شریف طہانی جن کو جامع معقول والنقول شیخ الحدیث و صدر مدرس کے سائن بورڈ کے ساتھ سبایا گیا تھا نے مولوی جوزف کی تحریر کو ظلم و فضل تقویٰ و طہارت توحید کی تلوار قرار دی۔ کیا اہل دیوبند کا یہی علم و فضل تقویٰ و طہارت اور توحید کی تلوار ہے کہ جھوٹ پر

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

جھوٹ بولا جائے کوئی الزام ثابت نہ کیا جائے؟ آگے چل کر اس شریف آدمی نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ چھوٹا سا رسالہ ”سیف رحمانی“ بجواب سامری سیس لکھا گیا ہے۔ قارئین حضرات پر دھ کر خوش ہوں گے ص ۱۱۔ گو سامری خیر المذہب کے سارے اعمال کا دار و مدار اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اس کے حبیب پاک ﷺ کی رضا اور خوشنودی کی بجائے لوگوں کی خوشی پر ہے اس سے ظاہر ہے کہ طاہر جوزف اور اس کے استادوں نے ”تکفیری افسانہ“ کے حقیقی جواب کسے لئے نہیں بلکہ لوگوں کو خوش کرنے ہی کسے لئے ”سیف رحمانی“ کا ڈرامہ اسٹیج کیا تھا کہ جس طرح بھی ہو جھوٹی کھوٹی باتوں سے لوگ خوش ہو جائیں۔

صفحہ ۱۱۲ پر بڑے طعنائی ایک شیخ القرآن صاحب کی تقریظ

نقل ہے یہ صاحب مصنف کے اپنے بقول استاد مکرم ہیں انبیاء و رسل علیہم السلام کرم کریں یا ان کو کرم بھیجیں تو شرک بہر حال یہ کرم ہیں انہوں نے بھی تقریظ میں اپنی شیخ القرآن کا بھرم کھول دیا۔ ان کی تقریظ کی چند سطور ملاحظہ ہوں۔ لکھتے ہیں:

”اکابرین علماء دیوبند کے خلاف ایک رسالہ محمد حسن دہلوی (ساکن سیس کے چند مقامات دیکھنے کا موقع ملا اس نے اپنے بڑوں کی عادت کے مطابق اصل عبارات علماء دیوبند کو کاٹ کر پیش کر کے ان کا اصل مقصد بالکل فوت کر دیا تھا اور اپنے آبائی پیشہ کے مطابق کفر کا فتویٰ ہر سطر پر لگاتا رہا العیاذ باللہ۔“

”شیخ القرآن“ صاحب کی کیا کوثر میں دہلی ہوئی زبان ہے ”اصل عبارات علماء دیوبند کو کاٹ کر پیش کر کے ان کا اصل مقصد بالکل فوت کر دیا تھا“ ایک ایک لفظ ادب و لغت کے سانچے میں ڈھلا ہوا ہے بہر حال ان کو تسلیم ہے کہ اصل عبارات علماء دیوبند کو کاٹ کر پیش کیا گیا ہے یہ طاہر جوزف کی سینہ زوری ہے کہ وہ کہتا ہے عبارات کو غلط اور بے بنیاد طریقہ سے پیش کیا گیا ہے ”ص ۱۱۔ عبارات بہر حال شیخ القرآن کے بقول اصل ہی ہیں نقل نہیں ہیں فرضی نہیں ہیں۔ جرم صرف یہ ہے کہ ان

عبارتوں کو کاٹ کر پیش کیا گیا ہے۔ تو جناب عرض یہ ہے کہ کسی کتاب میں سے عبارت کاٹ کر ہی نقل کی جاتی ہے پوری کتاب نقل نہیں کی جاتی ہے جتنی عبارت پر اعتراض ہو یا جو عبارت کسی کے مدعا کے لئے کافی ہو وہی نقل کی جاتی ہے۔ تراویح یا کسی بھی نماز میں جب امام بھول جاتا ہے تو جو لفظ بھولتا ہے وہی بتایا جاتا ہے یہ نہیں کہ سارا قرآن مجید بتایا جاتا ہو یا پورا قرآن مجید دوبارہ پڑھا جاتا ہو۔ جس کتاب میں جتنی جتنی عبارت غلط تھیں وہی کاٹ کر پیش کیں ہمیں آپ کی طرح خدا واسطے کا بیر نہ تھا کہ ساری کتاب کو نقل کر دیتے اور ہر حرف کو غلط کہتے۔ اب ”شیخ القرآن“ صاحب کی چونکا دینے والی بات سنئے فرماتے ہیں:

”کفر کا فتویٰ ہر سطر پر لگاتا رہا۔ ہم ”شیخ القرآن“ کو پانچ ہزار روپیہ انعام دیں گے اگر وہ یہ ثابت کر دیں کہ ہر سطر میں ہم نے کوئی فتویٰ کفر لگایا ہے۔ ہم نے ہرگز ہرگز اپنی طرف سے کوئی فتویٰ کفر نہیں لگایا جو فتاویٰ نقل ہیں وہ اکابر دیوبند کے اپنے ہیں اور ہر سطر میں وہ بھی نہیں بلکہ ہر صفحہ پر مشکل ایک یا دو فتویٰ نقل ہیں اگر ”شیخ القرآن“ ہر سطر میں فتویٰ کفر دکھادیں تو ہم ان کی صداقت کا لوہا مان لیں گے اور نہ دکھاسکیں اور انشاء اللہ ہرگز ہرگز نہ دکھاسکیں گے تو پھر سو الاکھ مرتبہ لعنتہ اللہ علیہ لکاذبین پڑھ کر اپنے سینہ پر دم کر کے خاموش ہو جائیں تاکہ شیخ نجدی دُور ہو۔“

”شیخ القرآن“ صاحب نے بڑے زور دار الفاظ میں یہ بھی لکھا ہے کہ بحمد اللہ مولانا محمد یوسف صاحب..... نے رسالہ تردید لکھا وحی ہاں لکھا جس میں بریلویوں کی پوری عبارت لکھ کر ان کا تعارض اور ان کے عقائد سے ہی ان کا کفر بتایا۔ مسلمانوں کو چاہیے ایسے عالم جہید کی پوری طرح نصرت دینی اور تعاون کریں.....“

کیا غلام صاحب صرف ایک ہی عبارت ایسی دکھا سکتے ہیں جو پوری یا بر محل نقل کی گئی ہو؟ کیا دیوبندی لغت میں جھوٹے کو ”جہید عالم“ کہا جاتا ہے؟ آخر خوفِ خدا اور شرمِ نبی کیوں سلب ہو گئی؟ کیا خدمتِ دین اور اشاعتِ توحید و سنت اسی کا نام ہے

کہ جھوٹ پر جھوٹ بڑھتے چلے جاؤ۔ آخرت تو کیا دنیا کی شرم بھی محسوس نہ کر دو۔

مولوی غلام خاں صاحب کا فتویٰ | ولوی بندی شیخ التفسیر مولوی احمد علی صاحب لاہوری

کا نماز روزہ نہ کرنے والے گنہگار شخص پر فتویٰ کفر
ہم نے "غلام الدین" لاہور ۲۲۔ فروری ۱۹۳۷ء ص ۴۲ سے تکفیری افسانہ "میں قتل کیا تھا جیسا کہ
گذشتہ اوراق پر عرض کیا گیا ہے کہ مولوی یوسف رحمان صاحب نے اپنی "سیف" میں اپنے
شیخ التفسیر کے اس قول کی تائید کی ملاحظہ ہو "سیف" ص ۴۷ اس پر یہاں سے مولوی یوسف
رحمان صاحب کے استاذ شیخ القرآن مولوی غلام خاں صاحب کو مندرجہ ذیل استفتاء ارسال
کیا گیا سوال و جواب دونوں ملاحظہ ہوں۔

۷۸۶۔ از میسلی۔ ۳۰/۴ جناب مولانا غلام اللہ خان صاحب

ایک استفتاء حاضر خدمت ہے ازراہ کرم مدلل جواب سے سرفراز فرمادیں۔

منیت ہوگی۔

استفتاء ۱۔ (۱) جو مسلمان اپنی غفلت یا کوتاہی کے باعث نماز روزہ ادا نہ کر سکے۔ حج
فرض ہے نہ کر سکے لیکن ان احکام کی فرضیت کا انکار بھی نہ کرتا ہو ایسا شخص مسلمان
ہے یا نہیں؟

(۲) جو شخص: (مولوی احمد علی لاہوری و مولوی یوسف رحمانی) ایسے شخص کو کافر

قرار دے اس کے متعلق حکم شرعی کیا ہے؟

مشتاق احمد اظہر میسلی

جواب ۱۔ احکام شرعیہ کے انکار سے کفر لازم آتا ہے اگر انکار نہیں کرتا لیکن اعمال
میں کوتاہی ہے اگرچہ محنت مجرم ہے لیکن کافر نہیں ہوگا۔

لاشی دعا گو غلام اللہ ۲۶

اب ملاں یوسف رحمانی خود بتائے کہ اس کو اپنے شیخ التفسیر مولوی احمد علی صاحب

marfat.com

Click For More Books

لاہوری کا فتویٰ کفر عزیزیہ ہے یا اپنے ”شیخ القرآن“ مولوی غلام خاں صاحب کا فتویٰ عدم تکفیر عزیزیہ ہے؟ ان دونوں میں چھوٹا کون ہے؟ اور یہ کہ ہمارا موقف کہ فرائض کی ادائیگی میں غفلت کرنے والا گنہگار ہے کافر نہیں۔ دیوبندیوں کے گھر سے ثابت ہے یا نہیں؟ اس مقام پر قارئین کرام کے لئے بھی لمحہ فکریہ ہے سائل دیوبندی ”شیخ القرآن“ سے اپنے استفتاء میں استدعا کر رہا ہے کہ ازراہ کرم مدلل جواب سے سرفراز فرمادیں۔ لیکن شیخ القرآن زبانی و خیالی باتوں سے سائل کو ٹال رہے ہیں یہ ہے ان کا علمی حدود و اربعہ اور استفتاء میں مذکور سوال نسبتہ جو شخص ایسے شخص کو کافر قرار دے اس کے متعلق حکم شرعی کیا ہے؟ کو ”شیخ القرآن“ صاحب بڑی صفائی سے کاٹ گئے اور صاف نہیں کہا کہ وہ مکفر ہے اُس کو اپنے فتویٰ سے رجوع اور توبہ کرنی چاہیئے۔

الوداعی معروضات | آخر میں ہم ارباب علم و دانش اور متلاشیانِ حق و انصاف سے عرض کریں گے کہ وہ زیر نظر کتاب اور جس کا یہ روئے لیکر بیٹھ جائیں۔ فریقین کے دلائل و حوالہ جات کا بالغ نظری کے ساتھ جائزہ لیں تو خود کو صراطِ مستقیم پر پائیں گے۔ بغضِ تعلق نے ہم نے نام نہاد سیفِ رحمانی کی ہر بات کا جواب دیا ہے اور ہرگز دفع الوقتی سے کام نہیں لیا حق و انصاف کو مد نظر رکھا ہے کیونکہ ہم سمجھتے ہیں ہمیں مرنا ہے خالق حقیقی کے سامنے جواب دہ ہونا ہے قبر و حشر و صراطِ ہمارے پیش نظر ہیں یہ حوائث الزام تراشی و مغالطہ آمیزی خواہ بدترین دشمن کے خلاف ہو ہمارے نزدیک سنگین ترین جرم ہے۔ ہم اکابر دیوبند سے بالعموم اور سیفِ رحمانی کے مصنف سے بالخصوص اپیل کریں گے کہ وہ حقیقت پسندی سے کام لیں دنیا چند روزہ ہے مسائل کا اختلاف اپنی جگہ کم از کم اس بات کا خیال و احساس کریں کہ بالخصوص جو لوگ دین و مذہب کے علمبردار و مبلغ ”کہلاتے ہیں انہیں محض اپنی بات بالا کرنے کے لئے جوڑ توڑ و الزام تراشی سے ہرگز کام نہیں لینا چاہیئے۔ ہماری بات میں تلخی اور تیزی ممکن ہے لیکن بخدا ہم نے الزام تراشی

بہتان پر دازی سے کام نہیں لیا وہی خیالی اور جوائی باتوں کی بجائے اپنے ہر دعویٰ پر
دلیل پیش کی ہے ہر بات کا حوالہ نقل کیا ہے منصف مزاج مہذب قارئین کرام کو یہ بات
بالخصوص ملحوظ خاطر رہے کہ ذریعہ نظر کتاب ایک جوائی کتاب ہے ایک رد عمل ہے۔ اور
رد عمل میں معنی دینری ہونا ایک فطرتی امر ہے ہمارے مخاطب سیف رحمانی کے منصف
نے کوفری افسانہ کے ۲۸ تضادات میں سے مشکل ۵ تضادات کا جواب دینے کی ناکام
کوشش کی تھی لیکن ہم نے بغضہ تعالیٰ ہر بات کا حرفاً جواب دیا ہے اور حوالہ جاتا
نقل کئے ہیں کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ فلاں بات کا جواب رہ گیا ہے یا فلاں بات کا بلا ثبوت
وبغیر حوالہ جواب ہے۔ ہم مولوی یوسف صاحب اور اس کے اکابر سے بھی یہی عرض
کریں گے کہ وہ ایسا ہی مدلل و بحوالہ جواب لائیں اور اپنے جواب میں ایسی زبان
استعمال کریں جو ہمارے جواب کی صورت میں ان کے لئے رنج و دلال کا باعث نہ
ہوئے۔ ہمارے مخالفین و معاندین خوفِ خدا اور آخرت کو مد نظر رکھ کر فیصلہ کریں۔
اور اگر ہمارا جواب فی الواقعہ حق و انصاف پر مبنی ہے تو قبول حق میں عار نہ سمجھیں اور
اور اگر ان کے نزدیک ہمارا یہ جواب واقعی ناقص ہے تو پھر اس کا مدلل و مہذب
جواب لائیں اور وہی خیالی باتوں پر انحصار نہ کریں جو دعویٰ کریں اس کی دلیل ضرورہ
پیش کریں۔ اہل دیوبند میں سے اگر کوئی منصف مزاج اپنے اکابر کی اصل کتب دیکھنا
چاہیں۔ بلا تکلف تشریف لا کر دیکھ سکتے ہیں۔ حوالہ جات کی مطابقت کر سکتے ہیں۔
اس کے ساتھ ہی ہم قارئین کرام کو یہ بشارت دینے میں فرحت محسوس کرتے ہیں
کہ انشاء اللہ العزیز عتقریب اہل دیوبند کی ایک اور پُر فریب کتاب کا مدلل و مسکت
جواب آپ تک پہنچے گا جس پر ہفت روزہ ”خدام الدین“ لاہور متعدد بار دل آزار
تبصرہ کر چکا ہے۔ مولیٰ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب پاک صاحب نولاک علیہ
الصلوٰۃ والسلام کے وسیعہ جلد سے ہم سب کو مذہب حق مذہب مہذب

اہل سنت و جماعت پر استقامت بخشے اور اپنے حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام،
غوثِ اعظم، گنج بخش و اعظم حضرت قدس سرہ رحم کے واسن کرم سے وابستہ رکھے۔
وصل اللہ تعالیٰ علی (وآمین)

فقیر قادری گداے رضوی
مُحَمَّد حَسَنُ عَلَوِی
غفرلہ الہی

بانی و مہتمم سنی رضوی جامع مسجد

و جامعہ انوار قادریہ
علامہ اقبال روڈ، ملیسی

۷۸۶
۲۲

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

نبی ربانی کا پیچہ - تین غزلیہ رشتے - کاملہ حق پر حق بارگاہی و درجہ اب

تین اعتقادی رشتے

از عظم ہا مل حسن، برق الحسن، قاطع شریعت، دافع تشدد باہیت،
طہر دار مسک، مل حضرت مدنیس التحریر
مولانا محمد حسن علی حنفی قادری رضوی بریلوی
(دست برکاتیم العالیہ)

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان
نور مسجد کاندھلی بازار کراچی۔

مفتی صاحب اہلسنت شہزادہ اعظم حضرت سرکاد منشی اعظم ذریٰ اہل بیت علیہم السلام
نصرت خدا داد

۱۳۰۶
منظرہ بریلی کی مفصل و داد

۱۹۰۶
دیوبندی و اہل مناظر کی فریب کارانہ طشت از یام
نائب الطہر صمد الشریعت آیتہ جمال مجتہ الاسلام سلطان العلوم
محدث اعظم پاکستان علامہ ابوالفضل محمد سرور احمد صاحب قبلہ قدس سرہ
تقدیم

از افادات اہلسنت مصفا المانورین تقیہ ملاحون محمد حسن علی رضوی بریلی قسیدہ
خلیفہ سیدنا حضرت منشی رفیع و حضور محدث اعظم پاکستان
سیسی ۹۱۰۰۰ پنجاب پاکستان
مرتبہ اہلسنت مولانا محمد حامد نقیہ شافعی اثری بیگزودی ضلع تھانہ
شاخ کردہ ۱۰ رضا اکیڈمی ۲۶ کامیک اسٹریٹ بمبئی ۲۰
سلسلہ اشاعت نمبر

marfat.com

Click For More Books

مصنف سیفِ حمانی نے اپنے برادر بزرگوار کی نظر میں

۹۲

محترم و محرم جناب مولانا محمد حسن علی صاحب زاد اکرامہ سلام مسنون۔
راقم کو آپ جانتے ہیں جبکہ مدرسہ مصباح العلوم میلسی کے ادائے میں راقم کچھ ایام
مدرسہ رہا..... راقم جوزف شیطانی لودھراوی کا اخی البکیر (بڑا بھائی) ہے اس کے
خلاف راقم نے اشتہار پھیلانے اور ذلیل کیا اب یہ دونوں چھوٹے اخوان شیطان قرن نجد
دشمن ہیں اور میری اولاد کو بھی گمراہ کر رہے ہیں اور راقم پر انہوں نے احمد پور (شرقیہ) میں
بھوٹے مقدمات دائر کئے ہیں اور مجھے اور میرے دوسرے بچوں کو قتل کر رہے ہیں راقم
عند الحاکمات ریکارڈ پیش کر سکتا ہے۔ بہر حال جوزف شیطانی کی سیف شیطانی بھی جناب
کے بارے میں لکھی گئی ہے کاروبار بھی راقم انشاء اللہ کرے گا۔ بہر حال آپ واپسی جو اس کے
ضرور فوائد ہیں اور یہ فرمائیں کہ میرے اشتہار جو کہ جوزف کے خلاف ہیں ارسال کردہ
آپ کو ملے ہیں کہ نہیں..... والسلام

ابو عمر محمد عیسیٰ

معرفت حاجی اللہ وسایا صاحب کپڑے والے

مسجد نالے والی شہر لودھراں ضلع ملتان

۲۱/۹

marfat.com

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

"حیات مصنف کا اجمالی خاکہ"

از

حضرت علامہ مولانا سردار احمد رضا مشرف القادری مدظلہ العالی

جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری دروازہ لاہور

مصنف کتاب عذابہ غنیمت اہلسنت علمبردار مسلک اعلیٰ حضرت صاحب تصانیف کثیرہ رئیس التحریر مصام المناظرین حضرت مولانا محمد حسن علی قادری رضوی چشتی صابری دامت برکاتہم القدسیہ کی علمی تحقیقی مذہبی تبلیغی قلمی تحریری خدمات ناقابل فراموش اور اہلسنت کی تاریخ کا ایک روشن و درخشندہ باب ہیں راقم الحروف نے حضرت ممدوح کی خدمت میں بار بار عرض کیا کہ اپنی حیات مبارکہ کے کچھ واقعات بتادیجئے تاکہ راقم ایک جامع و مفصل سوانح حیات مرتب کر سکے تو ہر بار یہی جواب ملا، ارے میں کیا ہوں؟ ابھی تو ہمارے بڑے بڑوں کی سوانح حیات مرتب نہ ہو سکی، پھر اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجددین و ملت کے مندرجہ ذیل اشعار ارشاد فرمائے

اک میں کیا میرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سولا کہ کو کافی ہے اشارہ تیرا
بے نشانوں کا نشان مٹا نہیں
مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا
اے رضا ہر کام کا اک وقت ہے
دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

راقم الحروف کے اصرار پر اپنی حیات مبارکہ کے چند دلنشین واقعات ارشاد فرمائے اور کچھ راقم نے مختلف کتب و رسائل سے اخذ کئے جو موقر قارئین کرام کی خدمت میں حاضر ہیں ولادت:-

قیام پاکستان اور تقسیم ہند سے کچھ پیشتر شہر ہانسی شریف ضلع حصار النبالہ ڈویژن ہریانہ میں جو دہلی سے ۸۰ میل جانب مغرب میں روہتک سے کچھ آگے ہے میں مولانا محمد بشیر احمد قادری رضوی مصطفوی بن شیخ محمد کریم الدین کے گھر صوفی، یہاں تارا گڑھ اجیر مقدس کے بعد

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

پرتھوی راج کا دوسرا بڑا قلعہ تھا جسے سلطان اسلام شہاب الدین غوری نے فتح کیا تھا۔ یہ شہر اولیا اللہ بزرگان دین کا مرکز و مسکن رہا ہے حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ یہاں بارہ سال اور ایک روایت کے مطابق اٹھارہ سال رونق افروز رہے اور یہاں آپ کے محبوب ترین خلیفہ اعظم مجاز مہر ولایت بنیرہ امام اعظم ابو حنیفہ اور حضرت بوعلی شاہ قلندری پانی پتی کے بہنوئی امام العارفین قطب الاولائین حضرت خواجہ قطب جمال الدین احمد ہانسویؒ کا مزار پر انوار ہے جو زبردست عالم و فاضل ادیب و شاعر تھے اور بیان و کلام کا جادو جگاتے تھے۔ حضرت ممدوح کے خاندان کے افراد حصب سنی مسلمان تھے گھر میں میلاد و گیارہویں شریف کی تقاریب اہتمام سے ہوتی تھیں یہی وجہ تھی کہ حضرت ممدوح ایام طفولیت ہی سے انکے مزار پر انوار پر قلعہ کہنہ ہانسی پر واقع حضرت میراں صاحب نعمت اللہ دلی شہید اور عقب قلعہ حضرت سلطان شہید اور شہر میں مختلف مقامات پر حضرات اولیا کرام اور شہداء عظام کے مزارات طیبہ پر اکثر حاضری دیا کرتے تھے اب آپ کے آباء و اجداد روہنگ دہلی روڈ کی وسط میں شہر سانپلہ سکونت پذیر رہے پھر ضلع روہنگ میں مہم شریف اور انبالہ چھاؤنی کو مسکن بنایا انبالہ چھاؤنی میں ریلوے اسٹیشن سے بالقابل شیشوں والی حویلی کے نام سے آپ کا جدی مکان آج بھی موجود ہے پر دادا کا انتقال اس وقت ہوا جبکہ آپ کے جدا مجد بہت تھوڑی عمر میں تھے لہذا آپ کے دادا کی پرورش اپنے نانا کے گھر شہر ہانسی شریف میں ہوئی اور یہیں سے خاندانی سلسلہ آگے بڑھا۔

تعلیم و تربیت :-

آپ نے ۱۹۴۵ء میں شہر ہانسی کے اسلامیہ پرائمری اسکول میں داخلہ لیا اور ۱۹۴۷ء میں قیام پاکستان کے بعد مہاجر ہو کر والدین کیساتھ پاکپتن شریف بہاولپور ریلوے لائن پر واقع ضلع ملتان کے اہم شہر سیلی میں قیام پذیر ہوئے اور ٹڈل تک تعلیم سیلی ہی میں حاصل کی اس زمانے کے ٹڈل آج کی ایف اے کے برابر ہوتی تھی اور تحصیل علوم دینیہ و عربیہ جامعہ غوثیہ نعیمیہ گجرات حکیم الامت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ اور ۱۹۵۸ء میں آپ نے جب

marfat.com

Click For More Books

نائب اعلیٰ حضرت مظہر صدر الشریعہ محدث اعظم پاکستان امام اہلسنت علامہ ابو الفضل محمد سردار احمد قادری رضوی قدس سرہ صدر المدرسین و شیخ الحدیث دارالعلوم بریلی شریف کے علوم و معارف کے دریا بہتے دیکھے اور آپ نے ہر باطل فرقے کا رد و ابطال کیا ہر طرف انکا جہ چہ و شہرہ ہوا تو آپ نے یادگار رضا پاکستان مرکزی دارالعلوم جامعہ رضویہ مظہر اسلام لاکھنؤ (فیصل آباد) میں حضرت محدث اعظم پاکستان قدس سرہ سے طویل خط و کتابت کی انکے خطوط میں غضب کی جاذبیت و کشش اور ایک خاص روحانیت کا فرما تھی انکے قلمی و تحریری ارشادات دل کی گہرائیوں میں اترتے چلے گئے اور آپ تحصیل علم کے لیے مرکزی دارالعلوم جامعہ رضویہ مظہر اسلام حاضر ہو گئے اور متعدد مدرسین جامعہ رضویہ سے ابتدائی و متوسط کتب پڑھیں اس دوران بھی وقت ملنے پر حضرت محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمہ کے دورہ حدیث میں شامل رہتے اور دل کی گہرائیوں میں اترنے والے آپ کے ارشادات و فرمودات اور احادیث مبارکہ پر آپ کا محققانہ و محدثانہ تبصرہ و توضیح بغور سنتے علوم دیدیہ کے حصول کے بعد محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمہ سے حدیث شریف کی کتب پڑھیں اور اسناد حاصل کیں یہ محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمہ کا کمال تھا یا کرامت کہ چھ چھ گھنٹے سات سات گھنٹے بیٹھ کر جم کر پڑھاتے کسی صورت میں دورہ حدیث کے اسباق کا ناغہ نہ کرتے جب بہت ہی زیادہ دینی ضرورت کے پیش نظر باہر تبلیغی دورے پر جانا پڑتا تو پھر واپسی پر رات کو دورہ حدیث شریف کے اسباق پڑھاتے اور اکثر رات کو ایک ایک بجے تک پڑھاتے رہتے وہ حدیث شریف کی کوئی ایک کتاب یا ایک کتاب کے بعض اسباق پڑھانے والے محدث یا شیخ الحدیث نہیں تھے بلکہ تمام و کمال بالاستعاب دورہ حدیث شریف کی جملہ کتب حرفا حرفا پڑھاتے عبارات کی تصحیح فرماتے اور علوم معارف کے دریا بہاتے اور طلباء کے سوالات اور مخالفین کے اعتراضات کے محققانہ جوابات ارشاد فرماتے کوئی پہلو تشنہ نہ چھوڑتے دن رات طلباء کے کمروں میں جا کر خود نگرانی فرماتے خلوص و ایثار کیساتھ بے لوث خدمت و تبلیغ سیت اور اشاعت مسلک اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی تاکید فرماتے محدث اعظم پاکستان علیہ

الرحمہ کے ایسے روح پرور شب و روز کے مشاہدات نے حضرت ممدوح کے افکار پر گہرے مسلکی روحانی اثرات مرتب کیے اور آج اصغر کا ذکر نہیں بلکہ اکابرین کرام بھی حضرت ممدوح کو علمبردار مسلک اعلیٰ حضرت، پاسان مسلک رضا، حافظ و جانثار مسلک اعلیٰ حضرت ترجمان مسلک اعلیٰ حضرت قاطع بد مذہبیت، مجاہد اہلسنت، ضیغم اہلسنت صاحب تصانیف کثیرہ رئیس التحریر کے القابات سے یاد کرتے ہیں یہ سب امام اہلسنت حضور محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمہ کی قادر نظر فیض اثر کا کرشمہ و کرامت ہے۔

یا الہی نامیوں کے نام سے منسوب رکھ دایما بخیر ہے ڈکٹار رضا کے واسطے

خطابت و امامت

زمانہ طالب علمی میں جوہی رضوی مسجد فیصل آباد اور اس کے بعد جامع مسجد فریدیہ بلدیہ ملی ملتان ڈویژن میں علم و فضل کے دریا بہا رہے ہیں اور خوب جم کر مذاہب باطلہ کی سرکوبی فرما رہے اور ترویج و اشاعت مسلک اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔

تصانیف جلیلہ

یوں تو حضرت ممدوح میں اللہ پاک کے فضل و کرم سے اور اس کے حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقہ سے اور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کے کی نظر عنایت سے بہت سے اوصاف جلیلہ پائے جاتے ہیں لیکن حضرت محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمہ کی نظر فیض اثر سے انکی تعلیم و تربیت کی وجہ سے آپ پر تصنیف و تالیف و مناظرہ و ابطال مذاہب باطلہ کے علاوہ بالخصوص اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کے کی شخصیت مطہرہ پر خطابت کا رنگ اغلب نظر آتا ہے یہ انہیں سرکاروں سے غایت درجہ محبت کا نتیجہ ہے آپ نے سلسلہ تصنیف و تالیف اپنے شیخ طریقت حضرت محدث اعظم پاکستان کے کی حیات مبارکہ سے ہی شروع فرمادی تھی اور یہ آپ کی کم عمری کا زمانہ تھا۔ مضامین میں اسکی ابتدا ماہنامہ ماہ طیبہ سیالکوٹ سے ہوئی اور کتب میں آپ کی سب سے پہلی تصنیف لطیف "نور مجسم یا پیشہ مسلک" ہے۔ جو ایوان دیوبندیت پر

marfat.com

Click For More Books

رضوی میزائل ثابت ہوئی جس نے بڑے بڑے نجدی دیوبندی کلفیاں رکھنے والے نام نہاد علماء کو حجّارۃ من سَجیل اور کَعَضِب مَأْكُول کا مزہ چکھا دیا۔ بد مذہبیت بالخصوص نجدیت و دیوبندیت کے طول عرض عمق سے حضرت ممدوح بخوبی واقف ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ کے تحریر کردہ کتب و رسائل بد مذہبیت پر اور مسلک اعلیٰ حضرت کے تحفظ و دفاع میں ناقابل تردید و ناقابل فراموش دستاویز و ریکارڈ کی صورت میں بفضلہ تعالیٰ تاقیام قیامت لاجواب رہیں گے۔ مذہب مہذب مذہب حق اہلسنت و جماعت مسلک اعلیٰ حضرت کی تائید و حمایت میں اور ابطال باطل میں ہزاروں اہم مضامین لکھے جو ناقابل فراموش یادگار تاریخی سرمایہ ہے مخالفین اہلسنت کے چوٹی کے مشہور و ممتاز مناظرین و اہل قلم کی عنق پر آپ کا تحفظ شان رسالت میں بے دریغ چلنے والا قلم شمشیر برہنہ نظر آتا ہے آپ کی تصانیف کی کل مجموعی تعداد آٹھ سو پچاس سے متجاوز ہے جو کتابیں زیور طباعت سے آراستہ ہیں انکی مجموعی تعداد ایک سو کے لگ بھگ ہے۔ جن میں مشہور اور تکرار سے چھپنے والی کتب مندرجہ ذیل ہیں۔

- ۱۔ نور مجسم یا مبشر ملکم
- ۲۔ آئینہ حق و باطل
- ۳۔ تمہیہ الجہال
- ۴۔ اکابر دیوبند کا تکفیری افسانہ
- ۵۔ انوار حق بجواب اظہار حق
- ۶۔ سیف الجبار علی متن الافتخار
- ۷۔ برق آسانی برقتہ شیطانی
- ۸۔ برہان صداقت برد نجدی بطالت
- ۹۔ قہر خداوندی بردھاکہ دیوبندی
- ۱۰۔ جرم و سزا

- ۱۱۔ تذکرہ محدث اعظم پاکستان
- ۱۲۔ دیوبندی شاطر، بچے منہ کافر
- ۱۳۔ اظہار حقیقت
- ۱۴۔ ضرب کبیر
- ۱۵۔ قرآن اور دیوبندی مولویوں کا ایمان
- ۱۶۔ آئینہ صداقت اہلسنت
- ۱۷۔ اثبات حرارات
- ۱۸۔ تحقیقی تعاقب (الجوابات الرضویہ فی السوالات نجدیہ)
- ۱۹۔ مجدد اعظم اصطلاح مسلک اعلیٰ حضرت
- ۲۰۔ وصایا شریف پر اعتراضات کے جوابات
- ۲۱۔ جواب خواب التحریر فی التعمیر
- ۲۲۔ اہلسنت کی یلغار بجواب اہل حدیث کی پکار
- ۲۳۔ عجائب انکشاف
- ۲۴۔ محاسبہ دیوبندیت جلد اول
- ۲۵۔ محاسبہ دیوبندیت بجواب مطالعہ بریلویت جلد دوم
- ۲۶۔ آئینہ شفاف محدث اعظم پاکستان
- ۲۷۔ امام اہلسنت محدث اعظم پاکستان کا عالمگیر علمی روحانی فیضان
- ۲۸۔ مناظرہ بریلی نصرت خداداد معہ تقدیم رضوی
- ۲۹۔ کوئٹہ کی فضیلت معہ فتاویٰ اکابر اہلسنت
- ۳۰۔ محاکمہ کا محاسبہ رد طاہر القادری
- ۳۱۔ بیس تراویح چیلنج پر چیلنج

۳۲۔ لاؤڈ اسپیکر پر نماز مع تحقیقات اکابر اہلسنت

۳۳۔ تقدیم رضوی بر قول فیصل

۳۴۔ آئینہ نجد و دیوبند

۳۵۔ ایک غلط فہمی کا ازالہ

۳۶۔ تین اعتقادی رشتے بجواب تین خونی رشتے

۳۷۔ مناقب مجدد اعظم

۳۸۔ گستاخوں سے اتحاد و اشتراک

۳۹۔ دیوبندی مولویوں کے عقائد باطلہ کی نگلی تصویر

۴۰۔ الفتنہ الکبریٰ تقدیم لا جواب

علاوہ ازیں ماہنامہ ماہ طیبہ کوٹلی لوہاراں سیالکوٹ ہفت روزہ پندرہ روزہ ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ، ماہنامہ رضوان حزب الاحناف لاہور، ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف، ماہنامہ نوری کرن بریلی شریف، ماہنامہ سنی دنیا بریلی شریف، ماہنامہ دامن مصطفیٰ بریلی شریف، ماہنامہ فیض الرسول براڈن شریف انڈیا، ماہنامہ اشرفیہ جامعہ اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ یوپی، ماہنامہ جام نور کلکتہ، ماہنامہ سنی آواز ناگپور مہاراشٹر، ماہنامہ نور و ظہور قصور، ماہنامہ السعید ملتان، ماہنامہ القدر ساہیوال، ماہنامہ فیض عالم بہاولپور، روزنامہ سعادت فیصل آباد، روزنامہ انجام کراچی روزنامہ جنگ لاہور کراچی، روزنامہ مشرق لاہور، روزنامہ لاہور ملتان، ہفت روزہ الہام بہاولپور، روزنامہ آفتاب ملتان، روزنامہ سنگ میل ملتان، ماہنامہ النظامیہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، ہفت روزہ ضرب اسلام کراچی، ماہنامہ القول السدید لاہور، رفیق علم دارالعلوم امجدیہ کراچی، علاوہ ازیں بے شمار دینی، مسلکی رسائل اور جرائد میں بکثرت مضامین لکھے اور علمائے اہلسنت کی دینی مذہبی سیاسی خدمات کو متعارف کرایا جو بلاشبہ یادگار علمی تحقیقی تاریخی سرمایہ ہیں آج کل محاسبہ دیوبندیت جلد سوم اور سیرت صدر الشریعہ زیر قلم ہیں، اگر ان ہزاروں صفحات پر

پھیلے ہوئے مضامین کو باب بندی کے بعد یکجا کر کے کتابی شکل دی جائے تو بلاشبہ کئی ضخیم جلدوں پر محیط ہونگے۔

دینی مذہبی مسلکی جرائد کی ادارت

مولانا مختار احمد نعیمی کیساتھ فکر حضرت ممدوح نے ماہنامہ آستانہ فیض عالم، لاہور داتا دربار و گجرات جاری کیا، پھر محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ کے خلیف اکبر حضرت صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی کے حکم پر جامعہ رضویہ منظور اسلام فیصل آباد کے ہفتہ وار ترجمان محبوب حق میرا نائب مدبر کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں، پھر مسلک اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کی ترویج و اشاعت کے لئے میلیسی سے سہ ماہی مجلہ "نور بصیرت" کا اجراء فرمایا

مختلف النوع دینی خدمات

میلیسی شہر میں سنیت و رضویت کی تبلیغ و اشاعت کے لئے حضرت ممدوح نے سب سے پہلے انجمن خدام الاولیاء قائم فرمائی جس نے ضلع ملتان میں علماء اہلسنت کی تصانیف کو عام کرنے کے لئے انتھک کوشش کیں اور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت رحمہ کے مسلک کی تبلیغ و اشاعت میں ایک اہم مقام حاصل کیا متعدد جلسے کرائے جن میں بارہا مولانا غلام محمد بشیر احمد رضوی ساہیوال اور مولانا محمد شفیع اوکاڑوی مرحوم کو مدعو کیا ماہانہ گیارہویں شریف کا اہتمام کیا بعد ازاں حاجی محمد سلیمان اور مولانا ابو القحار عبد الجبار صاحب کے تعاون سے تحصیل بازار میلیسی میں ایک کرائے کے چوبارہ میں جامعہ رضویہ سراج العلوم قائم فرمایا لیکن کچھ عرصہ کے بعد امام اہلسنت محدث اعظم پاکستان علامہ ابو الفضل محمد سردار احمد قادری رضوی چشتی علیہ الرحمہ نے حضرت ممدوح کو ایک خط تحریر فرمایا کہ جامعہ رضویہ سراج العلوم کے نام سے ہمارا مدرسہ گوجرانوالہ میں ہے آپ اپنے مدرسہ کا نام تبدیل فرما کر مدرسہ خفیہ رضویہ مصباح العلوم رکھیں چنانچہ حضرت ممدوح نے مدرسے کا نام تبدیل فرما کر مدرسہ خفیہ رضویہ مصباح العلوم رکھ دیا اور ساتھ ہی انجمن خدام الاولیاء کا نام تبدیل فرما کر لائل پور کی انجمن فدایان رسول پر انجمن فدایان

رسول رکھ دیا، پھر احباب اہلسنت حاجی سلیمان صاحب وغیرہ نے آپ کو مدرس لانے کے لیے فیصل آباد بھیجنا چاہا لیکن قریب ہونے کی وجہ سے آپ علامہ کاظمی علیہ الرحمہ کی خدمت میں ملتان گئے اور مدرسہ انوارالعلوم کے فاضل مولانا سید کاظم القادری کو اپنے ہمراہ لائے علاوہ ازیں محدث پاکستان کی یادگار میں مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج و اشاعت کے لیے میلسی میں مدرسہ حنفیہ غوثیہ انوار رضا قائم فرمایا جس نے کافی عرصہ دینی مسلکی تبلیغی خدمات سرانجام دیں، انجمن خدام رضا اہلسنت، بزم انوار رضا اہلسنت جیسے اہم اداروں کی کارکردگی میں آپ کی سرپرستی قابل تحسین ہے۔ شہر میلسی میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت امام اہلسنت کا عرس یوم رضا سب سے پہلے آپ ہی نے شروع فرمایا، آجکل وسیع اراضی پر سنی رضوی جامع مسجد اور مدرسہ کی تعمیر و ترقی میں مصروف ہیں۔

مناظرے و مباحثے

حضرت ممدوح نے دینی مسلکی جذبے اور دلولے کے تحت متعدد مناظروں اور کامیاب مباحثوں میں شرکت فرمائی فتح پور میلسی میں مولوی عبدالشکور دین پوری دیوبندی اور مسجد مائی والی میلسی میں مولوی سلطان محمود مظفر گڑھی سے کامیاب مباحثے فرمائے موضع جیر شاہ میلسی کرم پور میں مولانا غلام مہر علی گولڑوی چشتیاں شریف اور صدر تنظیم اہلسنت مولوی دوست محمد قریشی کے درمیان نوک جھونک ہوئی اور مولوی دوست محمد قریشی نے مناظرہ کا چیلنج دیا تو میلسی سے حضرت ممدوح نے مولوی دوست محمد کو جوابی چیلنج دیا اور دس اہم سوالات پر مشتمل ایک اشتہار شائع کیا جس سے مولوی دوست محمد لا جواب ہو گیا۔ آپ نے شورش کاشمیری ضیاء القاسمی فیصل آبادی اور غلام راولپنڈی دیوبندی مولویوں کے چھوٹے موٹے کتابچوں اور پمفلٹوں کے جوابات کی صورت میں چیلنج کیا لیکن وہ قبول کرنے سے عاجز رہے پاکستان کے دیوبندی مناظرین میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس کے ذمہ آپ کا تحریری تصنیفی مناظرانہ اور مختلف النوع سوالات کا قرض نہ ہو رسائل و جرائد کے فائل گواہ ہیں کہ مخالفین اہلسنت میں سے جس کسی نے بھی مذہب

اہلسنت و مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف زہر اگلا تو آپ نے حاسدین او معاندین کو مدلل و مسکت دیمان شکن جواب دیا علاوہ ازیں بہت سے تحریری مناظروں میں شرکت فرمائی اور مخالفین اہلسنت کے مناظرین کو شکست فاش دی۔ اہلسنت و جماعت کے لئے آپ کی تحریری تصنیفی خدمات قابل فخر و باعث مدد و شکر ہیں۔

فتاویٰ اکابر اہلسنت ایک تاریخی ریکارڈ

حضرت ممدوح مدظلہ العالی کے پاس اکابر اہلسنت مشائخ طریقت کی نایاب کتب اور برصغیر پاک و ہند کے اکثر مناظروں کی روئداد کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہے اور مختلف ادوار میں علماء اہلسنت میں جن بعض مسائل پر علمی تحقیقی اختلاف ہوتا رہا ان سب کا فیصلہ کن جواب آپ نے حضور سیدی مرشدی مفتی اعظم علامہ الشاہ محمد مصطفیٰ رضا خان بریلوی، مفسر اعظم مولانا محمد ابراہیم رضا خان جیلانی میاں، محدث اعظم ہند علامہ سید محمد محدث کچھوچھوی، حضرت علامہ ملک العلماء علامہ محمد ظفر الدین بہاری، محدث پاکستان ابوالفضل مولانا محمد سردار احمد قادری چشتی، امام العلماء حضرت علامہ قاری سید محمد خلیل الکاکمی محدث امرتھوی، مفتی پاکستان علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری رضوی، علامہ مفتی مظہر اللہ دہلوی، حکیم الامت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی، مولانا عبدالحامد بدایونی، شیخ القرآن علامہ عبد الغفور ہزاروی، فقیہ کبیر علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی، مفتی محمد عمر نعیمی، مفتی محمد رفاقت حسین کانپوری، علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری، علامہ مفتی تقدس علی خان صاحب قدس اسرارم سے حاصل کیے اور مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف نئے نئے ماڈرن محققین کی راہیں مسدود فرمائیں اکابر اہلسنت کے یہ فیصلہ کن نورانی فتاویٰ اہم علمی ذخیرہ ہیں اکابر اہلسنت آپ پر بہت کرم و شفقت فرماتے تھے۔ آپ فتاویٰ کے اس علمی ذخیرہ کو فتاویٰ اکابر اہلسنت کے نام سے شائع فرمانا چاہتے ہیں آپ نے تذکرہ محدث اعظم پاکستان کے لیے ایک ہزار سے زائد صفحات پر مشتمل مواد جمع کیا ہے جو اس موضوع پر لا جواب دے مثال مجبوجہ ہے۔

شرف بیعت، اجازت و خلافت

حضرت ممدوح مدظلہ العالی کو شرف بیعت محدث اعظم پاکستان علامہ ابو الفضل محمد سردار احمد قادری رضوی چشتی سے حاصل ہے اور پھر آپ کی خدمات دینیہ اور مذہبی جذبہ کو دیکھ کر محدث اعظم پاکستان نے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ چشتیہ صابریہ میں اجازت و خلافت سے شرف فرمایا اور ۲۳ ذی قعدہ ۱۳۸۱ھ مطابق ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء بروز دو شنبہ کو مولانا معین الدین صاحب شانی سے اجازت و خلافت نامہ لکھوا کر اپنی مہر اور دستخطوں سے ارسال فرمایا 'شہزادہ اعلیٰ حضرت مخدوم اہلسنت مفتی اعظم مولانا الشاہ مصطفیٰ رضا خان صاحب سجادہ نشین خانقاہ عالیہ رضویہ بریلی شریف آپ پر بہت ہی کرم فرماتے تھے حضرت مفتی اعظم ہند نے بھی مولانا موصوف کو سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں اجازت و خلافت عطا فرمائی اور ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ کو مفتی مجیب الاسلام نسیم اعظمی رضوی سے نہایت خوشخط اجازت نامہ لکھوا کر اپنی مبارک مہر اور دستخطوں سے ارسال فرمایا اسی طرح خلیفہ اعلیٰ حضرت ملک العلماء مولانا شاہ محمد ظفر الدین بہاری اور نبیرہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ محمد ابراہیم رضا خان عرف جیلانی رحمۃ اللہ علیہما نے بھی اپنی اپنی اجازتوں سے سرفراز فرمائیں بارگاہ اعلیٰ حضرت کے نعت گو شاعر حضرت سید محترم مخدوم اہلسنت سید ایوب علی رضوی بریلوی علیہ الرحمہ نے آپ کے شجرہ کے لیے یہ شعر تحریر فرما کر شامل شجرہ فرمایا

بارش انوار رضا ہو رضویوں پر تا ابد مرشدی سردار احمد رضا کے واسطے

جذبہ تبلیغ دیں دے حسن رضوی کے طفیل دائما بجا رہے ڈنکا رضا کے واسطے

زینہ اولاد و اخلاف

راقم الحروف سردار احمد رضا مصطفوی رضوی، مولانا انوار احمد رضا مصطفوی رضوی دلدار احمد رضا برہانی رضوی، اتمار احمد رضا قادری، حامد رضا قادری، مصطفیٰ رضا قادری، دیدار احمد رضا قادری قارئین کرام ہم سب کے لیے خدمت دین و خدمت مسلک اعلیٰ حضرت ھ کی دعا فرمائیں۔

(ماخوذ کتاب مفتی اعظم اور ان کے خلفاء جلد اول ۲۴۳ مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی ۳)

(مقالہ محمد غلام مصطفیٰ عجمی نامہ نگار امروز ملتان مشرق، لاہور کتاب برہان صداقت پہلا ایڈیشن ۱۳)

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امیر شریعت، حکیم الامت، علامہ الحاج ابوداؤد محمد صادق قادری رضوی صاحب مدظلہ العالی

امیر جماعتِ رضائے مصطفیٰ پاکستان

خطیب مرکزی جامع مسجد زینۃ المساجد گوجرانوالہ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد!

عصر حاضر میں مخالفین اہل سنت، مذہب حق مذہب اہل سنت، مسلک حق، مسلک اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف اپنی مختلف کتب و رسائل میں جارحانہ الزام تراشیاں کر رہے ہیں اور شرمناک مغالطوں سے بھرپور کتب و رسائل شائع کر رہے ہیں..... بفضلہ تعالیٰ ضیغ اہل سنت، قاطع بد مذہبیت، سر شکن دیوبندی، حضرت مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی صاحب نے اپنی کثیر تصانیف میں مخالفین کی خیانتوں کا مدلل و محقق، علمی تحقیقی تعاقب فرمایا ہے..... زیر نظر کتاب ”برق آسمانی بر فتنہ شیطانی“ جو جواب ہے نام نہاد ”سیف رحمانی“ کا جسے مخالفین کے نام نہاد مناظر یوسف رحمانی کے نام سے شائع کیا گیا تھا، درحقیقت دیوبندی مولوی غلام خان راولپنڈی اور دیوبندی مولوی محمد شریف شیخ الحدیث خیر المدارس ملتان کی کاوشوں کا نتیجہ تھی..... مولانا موصوف نے نام نہاد ”سیف رحمانی“ کا حرفاً و دلائل و شواہد سے بھرپور جواب دے کر ان کا ناطقہ بند کر دیا..... درحقیقت یہ حضور اعلیٰ حضرت، مجدد دین و ملت، اور سیدی آقائے نعت، محدث اعظم پاکستان قدس سرہا کی کامل نظر کا فیض ہے..... مولیٰ تعالیٰ جل شانہ اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقہ میں ضیغ اہل سنت، مصنف ”برق آسمانی بر فتنہ شیطانی“ کو اجر عظیم، جزاء جمیل سے سرفراز فرمائے، آمین

برادران اہل سنت، وقت کی نزاکت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے، سنی لٹریچر کی تبلیغ و اشاعت میں زیادہ سے زیادہ معاونت فرما کر اپنے عقیدہ و مسلک کے تحفظ و دفاع میں اپنی دینی ذمہ داریوں کو کما حقہ پورا کریں، آمین (فقیر ابوداؤد محمد صادق قادری رضوی)

marfat.com

Click For More Books

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ جلیل

علامہ مفتی محمد عبدالقیوم قادری رضوی ہزاروی مدظلہ العالی
☆ ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور ☆ صدر تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان

عصر حاضر میں سوادِ اعظم اہل سنت و جماعت اور مسلکِ مجددِ اعظم، سرکارِ اعلیٰ حضرت،
عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف مخالفین اپنی مختلف کتب میں حقائق و شواہد کا چہرہ مسخ
کر کے جارحانہ الزام تراشیاں کر رہے ہیں..... ہر دن ایک نئی تحریر نئی کتاب منظر عام پر آتی
ہے جو امتِ مسلمہ، عوام اہل سنت میں شدید اختلاف کا باعث بنتی ہے..... الحمد للہ! ہم اہل
سنت و جماعت (بریلوی) کی ہر دور میں یہ کوشش اور کاوش رہی ہے کہ امتِ مسلمہ کو انتشار کی
 بجائے ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا جائے اور انہیں صحیح معنوں میں تاریخی مستند و معتبر حقائق و شواہد کی
روشنی میں اصل حقیقت حال سے آگاہ کیا جائے..... ماشاء اللہ اس سلسلہ میں کشف
الحقائق، قاطع بندہ بیت، مولانا محمد حسن علی قادری رضوی بریلوی دامت برکاتہم العالیہ نے زیر نظر
تصنیف لطیف ”برق آسمانی“ میں احقائق حق اور ابطال باطل کا مظاہرہ فرمایا ہے اور مخالفین
اہل سنت کا علمی تحقیقی تعاقب فرمایا..... ان ناقابل تردید دستاویز کا ہر سنی مسلمان کے پاس
ہونا ضروری ہے تاکہ اپنے عقیدہ و مسلک کا بروقت تحفظ و دفاع کیا جاسکے، اللہ تعالیٰ جل شانہ
اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ سے اس کاوش کو قبول فرمائے آمین۔

محمد عبدالقیوم ہزاروی

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۱۸ محرم الحرام ۱۴۲۳ ہجری قمری / ۲۲ مارچ ۲۰۰۳ء

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

تقدیم احوال واقعی

از خطیب مشرق، فاضل جلیل، علامہ مشتاق احمد نظامی مدظلہ العالی
ایڈیٹر ماہنامہ ”پاسبان“ لاہ آباد و مہتمم دارالعلوم غریب نواز، لاہ آباد، انڈیا

عزیزم (مولانا صاحبزادہ) فصیح الدین نظامی سلمہ (مہتمم و منصرم مکتبہ) نظامی
کتابستان میرے استاد زادے ہیں، اُن کی خواہشوں اور آرزوؤں کا لحاظ اس رشتے کی بنیاد پر
میرے حق میں ایک طبی تقاضا ہے جس کی تکمیل میں میں خود بھی مسرت محسوس کرتا ہوں، ویسے بھی
کتابوں کی طباعت و اشاعت کا انہیں لطیف و پاکیزہ ذوق ہے جسے دیکھ کر مسرت محسوس ہوتی
ہے..... حسن کتابت، نفیس طباعت، دیدہ زیب سرورق اور اس طرح کے دیگر لوازمات جس
سے کتاب اپنی ظاہری زیب و زینت میں پورے مارکیٹ پر بھاری بھرکم ہو جائے، اس کے
اہتمام میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتے..... اور کیوں نہ ہو، وہ کسی اجنبی ماحول سے نہیں لائے گئے
بلکہ کتابوں اور علم کے شہر میں آنکھ کھولی اور جامع معقول و منقول، استاذ الاساتذہ، بحر العلوم، شمس
العلماء، حضرت مولانا محمد نظام الدین صاحب قبلہ (تلمیذ ارشد سیدی سندی حضرت قبلہ محدث
اعظم پاکستان دسیدی صدر الشریعہ و حضور مجاہد ملت لاہ آبادی قدس سرہم) کی نگاہ تربیت
نے انہیں نوازا، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ کتابوں کے ظاہری، باطنی محاسن اُن کی نگاہوں کی گرفت سے
آزاد نہیں رہتے..... یہی وجہ ہے کہ اُن کا نظامی کتابستان دیکھتے ہی دیکھتے نہیں بلکہ پلک
جھپکتے شہر کی پوری مارکیٹ پر بادل بن کر چھا گیا..... میں اپنی زیر ترتیب کتاب ”مازیانہ“
جائزہ..... کی تکمیل میں مصروف ہوں، اسی اثنا میں عزیزم مولانا فصیح الدین سلمہ آئے اور ”برق
آسمانی برقعہ شیطانی“ (مصنفہ ضنیفہ اہل سنت، علمبردار مسلک اعلیٰ حضرت، زینت علم و قلم،

مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی (پر بطور پیش لفظ یا مقدمہ وغیرہ کچھ لکھنے کی خواہش ظاہر کی
میں نے وعدہ کے ساتھ کتاب لے لی.....

جستہ جستہ دیکھا..... کتاب ”برق آسمانی“ پسند آئی..... زیر مطالعہ کتاب
”برق آسمانی“ میں دیوبندی جارحیت کے مقابل مدافعت کا حق ادا کیا گیا ہے..... مصنف
نے اس کی کوشش کی ہے کہ جذبات کی ہماہمی میں بھی سنجیدگی اور متانت کا دامن ہاتھ سے نہ
چھوٹے اور قلم کی آوارگی جو علماء دیوبند کے حق میں یزرد ہو چکی ہے اُس کی پرچھائیں تک نہ
پڑنے پائے..... ”برق آسمانی برفتنہ شیطانی“ ہر چند کہ کتاب کا نام فوق البھڑک ہے اور
ذہن یہی ہوتا ہے کہ نئی نئی اصطلاحات سے زبان کی سادگی کو چٹخارہ بنا دیا ہوگا مگر واقع ایسا نہیں
ہے..... علماء دیوبند اپنی ہزلیات میں مثال نہیں رکھتے..... دروغ بیانی، الزام تراشی،
بہتان بندی، عبارات میں کتر بیونت، اور نوع بنوع علمی خیانتیں، اُن کی فطرت ثانیہ نہیں بلکہ عین
فطرت ہیں..... ایک ایسے خائن اور شاطر حریف کے مقابل، قلم کی آزادی و آوارگی پر پہرہ
بٹھانا بجائے خود فاضل مصنف، ضیغم اہل سنت، مولانا محمد حسن علی صاحب رضوی بریلوی مدظلہ کا
ایک ایسا کمال ہے جس کی جس قدر بھی تحسین کی جائے، وہ کم ہے۔

”برق آسمانی برفتنہ شیطانی“ ایک معلوماتی کتاب ہے جس کا صلی صغی مستند حوالہ جات
کی گرفت اور بندشوں میں جکڑا ہوا ہے..... فاضل مصنف نے حوالہ جات کی صورت میں
بڑی احتیاط سے کام لیا ہے اور مختصر سے صفحات میں اتنا مفید و کارآمد مواد و میٹرل دے دیا ہے کہ
دوسرا کوئی قلمکار اس کی روشنی میں ہزاروں صفحات لکھ سکتا ہے..... بریلی اور دیوبند کے
اختلافات سے متعلق جو اباب ذوق اپنی معلومات میں توسیع و اضافہ کے خواہش مند ہوں اور
ایسے دانشور جو علماء دیوبند کے الزامات کا کھوکھلا پن اور صحت مند جوابات کے متلاشی ہوں، اُن
کے لیے ”برق آسمانی برفتنہ شیطانی“ کا مطالعہ تریاق اور آبِ حیات سے کم نہیں..... حوالہ
جات کے تتبع و تلاش کے پیش نظر ”برق آسمانی برفتنہ شیطانی“ سے مباحثہ اور مناظرہ میں بھی کام لیا

جاسکتا ہے، اس لیے زیر نظر کتاب عوام و خواص دونوں کے لیے یکساں یکساں طور پر مفید ہے۔
فاضل مصنف حسین اہل سنت، زینت علم و قلم، مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی مدظلہ
اس لیے قابل تحسین ہیں کہ انہوں نے علماء اہل سنت کی طرف سے مدافعت کا حق ادا کر دیا ہے جو
ان کے لیے زادا آخرت کا حصہ وافر ہے..... خداوند قدیر جل شانہ شرف قبولیت سے نوازے
اور اس کا بہترین صلہ عطا فرمائے..... آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم۔

مشتاق احمد نظامی

ایڈیٹر ماہنامہ ”پاسبان“ لاہور آباد و مہتمم دارالعلوم غریب نواز، لاہور، انڈیا
۱۰ اشوال المکرم ۱۴۰۱ ہجری قمری

اکابر دہلی
کا
تذکرہ فی افسانہ
ترتیب:
حضرت علامہ مولانا
محمد حسن علی رضوی قادری مدظلہ العالی
سند شاہ قراہی الحق قادری
رضوی مدظلہ العالی
بازار
جمعیت اشاعت اہلسنت
منور مسجد کاغذی بازار کراچی

دینیت پر ایک تدریسی کتاب تلمیذ دوستوں
محاسبہ دیوبندیت
جلد ۱-۲
مطالعہ بریلویت
زیر طباعت
حضرت مولانا محمد حسن علی رضوی مدظلہ العالی
ادارہ خوشیہ رضویہ
کرم پک، بریلی، یو۔ پی۔ اے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

پُرانی کتب کی تجدید اشاعت

(عصری تقاضا ---- مسلکی ضرورت)

بفیضانِ نظر مرشدی و مولائی، پیر طریقت، رہبر شریعت
حضرت ابو محمد محمد عبدالرشید قادری رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
(۱۳۲۸ھ / ۱۹۲۷ء ----- ۱۳۲۳ھ / ۵ ستمبر ۲۰۰۲ء)

”برق آسمانی برفتنہ شیطانی“ پہلے ۱۳۹۶ھ میں منظر عام پر آئی۔۔۔۔۔ مکتبہ فریدیہ، ساہیوال لائق صد تحسین ہے کہ جس نے اس کی اشاعت اولین کی تھی۔۔۔۔۔ اور اب یہ اٹھائیس سال بعد، ۲۵ صفر المظفر ۱۴۲۳ھ / ۲۸ اپریل ۲۰۰۳ء کے دن، امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، مجدد دین و ملت، الشاہ احمد رضا خان محدث بریلوی قدس سرہ العزیز (المتوفی ۲۵ صفر المظفر ۱۳۳۰ھ / ۱۲۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء) کے چوراسی ویں عرس مبارک پر منظر عام پر آرہی ہے۔۔۔۔۔ اس ضمن میں ناشر برادر مکرم، محمد سلیم جلالی قادری رضوی صاحب کی کاوشیں لائق صد تحسین ہیں جنہوں نے اس سے قبل فاضل شہیر علامہ عبدالکیم خاں اختر نقشبندی مجددی مظہری شاہجہا پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی گرانقدر تصنیف: ”کلمہ حق“ پندرہ سال کے طویل عرصہ کے بعد ۲۷ رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ / ۱۳ دسمبر ۲۰۰۱ء کو شائع فرمائی۔۔۔۔۔

”برق آسمانی“ نام نہاد ”سیف رحمانی“ کا ردِ بلیغ ہے۔ اہل علم و سنت و احباب بخوبی جانتے ہیں کہ دروغ

marfat.com

Click For More Books

باقی، الزام تراشی، بہتان طرازی، عبارات میں کتر بیونت اور رنگ برنگی خیانتیں کرنا علماء دیوبند کا معمول ہے اور کئی بار تو یہ لوگ فرضی کتب کے خود ساختہ اقتباسات اور من گھڑت صفحات نمبر تراش کے بھی اپنا من پسند شوق پورا کر لیتے ہیں..... ایسے ہی دیوبندی نجدی علماء کے لیے خوب کہا گیا ہے۔۔۔ (تغیر بقدر سیر)۔

خود بدلتے نہیں "حوالے" بدل دیتے ہیں ہوئے کس درجہ فقیہان "نجد" بے توفیق

اور ان کے مشہور کانگریسی مولوی، شیخ الاسلام ٹانڈوی صاحب (م ۱۳۷۷ھ/ ۱۹۵۷ء) کے متعلق شاعر مشرق (۱۸۷۷ء۔۔۔ ۱۹۳۸ء) نے بے ساختہ کہا تھا اور خوب کہا تھا۔

عجم ہنوز نداند رموز دیں ورنہ
زدیوبند حسین احمد ایں چہ یواں لکھی است

مختصر یہ کہ مولانا دیوبند اپنے نام نہاد علماء کی دریدہ دہیوں پہ پردہ ڈالنے اور "تخذیر الناس" (۱۲۹۰ھ/ ۱۸۷۲ء) "براہین قاطعہ" (۱۳۰۳ھ/ ۱۸۸۷ء) مہری دستخطی فتویٰ گنگوہی (ربیع الآخر ۱۳۰۸ھ/ ۱۸۹۰ء طبع میرٹھ) اور "حفظ الایمان" (۱۳۱۹ھ/ ۱۹۰۱ء) میں لے اللہ تبارک تعالیٰ عزوجل و محمد رسول اللہ علیہ التحیۃ والثناء کی شان کے خلاف مذکور رہنمائی، جتنی، چلاتی گستاخیوں کو چھپانے کے لیے علمائے اہل سنت و جماعت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم پر کچھڑا اچھالتے ہیں گویا چاند پر تھوکنے کی گھناؤنی کوششیں کرتے ہیں..... مقصود و مطلوب یہی ہوتا ہے کہ محققین عظمیت الہیہ و پاسبان ماموس مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء (یعنی علمائے حق رحمہم اللہ تعالیٰ) کی عزت و عظمت و وقار و صولت کو عامۃ المسلمین کی نظروں میں گھٹایا، مٹایا جاسکے تاکہ ان کے چہیتے طواغیت کی گستاخیاں، دریدہ دہیاں چھپ جائیں..... اسی ناپاک سلسلہ کی ایک غلیظ کڑی "سیف شیطانی" تھی جس کی بردقت، بھرپور گرفت، ضعیف اہل سنت، سر شکن دیوبندیت، علامہ مولانا محمد حسن علی رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے فرمائی۔

(۱) ان چاروں تحریروں کے تحریری پس منظر کو "کل حق" (پھر: بزم رحمت، لاہور) میں احسن طریقہ سے اجاگر کیا گیا ہے

marfat.com

Click For More Books

محترم قارئین! دیوبندی وہابی مصنفین و مولفین و ناشرین کی عادت ہے کہ وہ اپنے گھسے پٹے رسالے اور کتا بچے دھڑا دھڑ پھیلاتے ہیں یا پھر ان کے بعض "محققین" بھی تردید شدہ دیوبندی کتا بچے اور رسائل سامنے رکھ کر اپنا ایک نیا کتا بچہ تیار کر لیتے ہیں.....

ان حالات میں جبکہ یہ باطل تحریکیں ابھی تک "مٹی میں مل کر مٹی" نہیں ہوئیں..... مسعود عالم ندوی کے مطابق کہ ایک دور یہ بھی آیا کہ وہابیہ ہر چلتی پھرتی تحریک کا ضمیر بن کر رہ گئے..... اور مولانا حسنین رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۳۱۰ھ - ۱۴۰۱ھ) نے لایزالون یخرجون حتیٰ یخرج آخرهم مع المسيح الدجال (۱) سے استدلال کر کے یہ نکتہ واضح کیا کہ: آخری تحریک دجال کی ہوگی چنانچہ اس وقت یہ دجالی تحریک کا ضمیر ہوں گے..... (معنا) (۲) چنانچہ آخری دم تک ان باطل تحریک کی مذمت و مخالفت میں جمالی و جلالی تصانیف کی کثیر بیانیہ پر اشاعت کی نقد ضرورت ہے..... ان بہت سی اہم تصانیف اکابرین اہل سنت میں ترجمان سنت، قاطع بد مذہبیت علامہ محمد حسن علی رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی کتب "قہر خداوندی"، "تکفیری افسانے"، "برہان صداقت"، "آئینہ صداقت و اہل سنت"، "تحقیقی تعاقب"، "انوار حق"، "محاسبہ دیوبندیت" (جلد اول و دوم) اور کتاب ہذا "برق آسمانی" وغیرہم نمایاں مقام رکھتی ہیں۔

قارئین کرام! ہر پانچ دس سالہ وقفے کے بعد، عوام و خواص کی ضرورت کے پیش نظر، جمالی ہوں کہ جلالی اسلوب پہنچی، علمی، تحقیقی نوعیت کی ہوں کہ عام فہم، عوامی طرز کی تصانیف، الغرض ہر قسم کی مستند، معلومات افزاء کتب و رسائل کی تجدید اشاعت ہوتی رہنی چاہیے، اس سے ان کے محفوظ، حقائق تازہ، ریکارڈ درست، تحقیق میں سہولت اور بزرگوں کی علمی خدمات پیش نظر رہنے کے امکانات روشن رہتے ہیں..... اس ضمن میں مختلف دینی مذہبی اداروں، تنظیموں، مکتبوں اور مخیر حضرات کو مل جل کر کوئی جامع، منضبط و موثر پروگرام تیار کر کے خوش اسلوبی سے زیر عمل لانا چاہیے،

(۱) سنن نسائی شریف، مشکوٰۃ شریف، باب قتل اہل الردۃ

(۲) "عالم اسلام کے اسباب زوال" (مطبوعہ لاہور)

بصورت دیگر وہ یہ حقیقت مد نظر رکھیں کہ

فطرت افراد سے اغراض بھی کر لیتی ہے کبھی کرتی نہیں ملت کے گناہوں کو معاف (۱) یاد رہے کہ رنگ برنگے فساد مچاتے دنیوی بندے وہابی کتا بچے اور رسائل شوز و غل بچا کرتے اگر نمودار ہوں تو پرانی کتب اکابرین اہل سنت موجود ہونے کی صورت میں ان کا فی الفور قلع قمع کرنے اور کما حقہ ازالہ کرنے میں نہایت آسانی ہو جاتی ہے..... بازوق سنی قارئین اور نئے محققین، ان پرانی کتب اہل سنت کی مدد سے جلد از جلد جدید رد تیار کر سکتے ہیں..... اے کاش! اہل بصیرت اس جانب توجہ فرمائیں۔ اثر کرے نہ کرے سن تو لے مری فریاد نہیں ہے داد کا طالب یہ بندہ آزاد اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور مصیم قلب سے دعا ہے کہ اپنے حبیب پاک، شاہ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ واصحابہ وبارک وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے اس کتاب کو چار دانگ عالم میں مقبولیت بخشے اور اس کے فاضل محقق، علامہ موصوف مدظلہ العالی کی حیات و خدمات و تصنیفات و تالیفات و علم و عمل میں بے حد حساب برکات و فیوضات شامل فرمائے اور اس کی مثل ہمیں بھی نصیب فرمائے، آمین ثم آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ واصحابہ وبارک وسلم الی یوم الدین۔

ایک میرا ہی رحمت میں دھوئی نہیں شاہ علیہ السلام کی ساری امت پہ لاکھوں سلام
بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب تا ابد اہل سنت پہ لاکھوں سلام

گدائے در اولیاء اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ
محمد رفیق شیخ حنفی قادری رضوی عفی عنہ
ایم اے معاشیات

۲۰ صفر المظفر ۱۴۲۳ھ / ۲۳ اپریل ۲۰۰۳ء
داتا کی نگری، لاہور

(۱) "ضرب کلیم" : ڈاکٹر محمد اقبال (نظم بعنوان "دین و تعلیم")

بسم اللہ الرحمن الرحیم

☆ دُنیا ئے سُنّت کو عظیم الشان خوشخبری ☆

پاکستان کی شہرہ آفاق شخصیت، رُوحِ رواں سُنّت و رضویت

صمصام المناظرین، ضیغم اہل سُنّت، قاطع بد مذہبیت،

حضرت علامہ مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی دامت برکاتہم العالیہ

کی زیر سرپرستی و زیر اہتمام

سرزمین میلی (ضلع دہاڑی) میں یادگارِ رضا، سُنّی رضوی جامع مسجد اور جامع

انوار القادریہ کا قیام تبلیغِ قرآن و سُنّت اور ترویج و اشاعتِ مسلکِ امام اہل

سُنّت، اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت قدس سرہ العزیز کے عظیم الشان پروگرام کے لیے بعونِ تعالیٰ عمل میں

لایا گیا ہے.....

وسیع اراضی پر احبابِ اہل سُنّت و جماعت عظیم اللہ تعالیٰ و نصرہم کے تعاون سے بحمدِ تعالیٰ

کام جاری ہے۔

اس خالص دینی، مذہبی، مسلکی پروگرام کی تکمیل کے لیے خطیر رقم کی اشد ضرورت ہے۔

احبابِ اہل سُنّت، جاٹھارانِ مسلکِ اعلیٰ حضرت سے تعاون و اعلیٰ البر والتقویٰ کے قرآنی

ارشاد کے تحت، تعاون کی پُر زور اپیل کی جاتی ہے کہ نقدی یا تعمیراتی سامان مثلاً سینٹ، سریا، اینٹ

روڑی، بجری اور مارٹل وغیرہ فراہم کر کے اس کارِ خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔

پتہ ترسیل زر

ناظم اعلیٰ و اراکین سُنّی رضوی جامع مسجد ☆ جامعہ انوار القادریہ

المعلن:

علامہ اقبال روڈ ○ میلی ○ پوسٹ کوڈ نمبر ۰۶۱۲۰۰ ملتان ڈویژن

marfat.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ضیغیم اہل سنت، فاتح دیوبندیت

حضرت علامہ مولانا محمد حسن علی رضوی مدظلہ العالی کا تازہ شہ پارہ

محاسنیہ دیوبندیت

جلد اول و دوم : ضخامت ۴۶۰ + ۵۰۰ صفحات
جلد سوم زیر طبع (جلد مقرر عام پر آرہی ہے)

جلد اول کے مضامین کا سرسری جائزہ

- ★ دیوبندیت وہابیت پر ایک تاریخی ناقابل تردید ستاوین
- ★ مائچسٹر (انگلینڈ) کی آغوش میں پلنے والے دیوبندی مٹلا مائچسٹری کی خرافات کا رد و بلغ
- ★ دیوبندیوں وہابیوں کے نئے "رحمۃ اللعالمین" (متوفی ۱۳۱۷ھ / ۱۸۹۹ء) کی نقاب کشائی
- ★ علامہ دیوبندی برٹش گورنمنٹ کی زیر پرستی و تعاون، نشوونما کی اصلیت
- ★ مسٹر پامر کا جنوری ۱۸۷۵ء کو مدرسہ دیوبند کا معائنہ اور تعریفی سرٹیفکیٹ
- ★ فاتحہ خوانی، ایصالِ ثواب پر دیوبندی وہابی اعتراضات کا تحقیقی محاسبہ
- ★ مزاراتِ صحابہ کرام و اولیاء عظام سے عداوت و دیوبندیہ وہابیہ کا تنقیدی جائزہ
- ★ دیوبندیوں وہابیوں کی مستند کتب سے ان کا وہابیانہ مسلک بے نقاب
- ★ مائچسٹری مٹلا کی دروغ گوئیوں، مغالطہ آمیزیوں، تلہسیوں اور جہالتوں پہ تازیانہ
- ★ قائد اعظم، علامہ اقبال، سرسید احمد خان، شبیر عثمانی، عطاء اللہ بخاری، ابوالاعلیٰ مودودی وغیرہم کے خلاف
- ★ علامہ دیوبند کے فتاویٰ کی مثالیں۔۔۔۔۔ اور اس کے علاوہ کافی علمی مواد

سطر سطر اُجالا حرف حرف سویرا رُخ دیوبندیت پہ زنائے دار چھیرا

وہ کتاب جس کا سیٹ ہر سنی لائبریری کی زینت ہونی چاہیے۔

"مطالعہ بریلویت" کا مکمل رد زیر ترتیب و تدوین ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>